کتاب مین سخت کلامی نہین کی گئی اور ذکر اسامی خلفا و علما مین آداب ملحوظ رہا مگر مطابق قانون
اعلان کیا جاتا ہے کہ کتاب مذہب شیعہ کی ہے بجواب کتاب اہلسنت حضرات اہلسنت اسکو ملاحظہ نکرین ۔

وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ

حصہ اول

سنہ ۱۳۱۲ ہجری

ذوالفقار حیدری

جملہ حقوق محفوظ

بتصحیح و نظر ثانی حضرت مولف علام جناب مولانا الحکیم
السید علی اظہر صاحب ابن علامۂ زمن مولانا السید حسن دام ظلہما
رئیس کھجوہ ضلع چھپرہ بتاریخ ۲۳ ماہ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ بمقام لکھنؤ

در مطبع اثنا عشری باہتمام مالک مطبع سید عابد علی طبع ہو

Presented by Ziaraat.Com

فانتقمنا منهم فانظر كيف كان عاقبة المكذبين

بعون خالق اکبر و یمن پیغمبر و آله الاطهر علیهم السلام ما اضاء الشمس و استناء القمر

و بہ تمام ہمم و حسام ہد کتاب مستطاب قاطع مکاید اہل شر قامع عقاید اذناب من فحش شانہ ہوا اتہ

مسمے بہ

سیف اللہ الاکبر علی مغروری الضرب المنکر

ملقب بہ

ذوالفقار حیدر

۱۳۱۱ھ

از تصنیفات عالم علامہ فاضل فہامہ کاسر اعناق منکری الامامۃ مرغم اناف المنحرفین عن طریق الاستقامۃ و

حاذۃ السلامۃ الحایز لقصبات السبق فی میدان البرہان بفرسان العلم والعرفان الفایز مما اشتہر

من ان العلم علمان علم الابدان و علم الادیان المدخر من الکمال بالحظ الاوفر ذو الشرف

الابہر والمجد الازہر مولانا الحکیم السید علی اظہر ایدہ اللہ

وابقاہ و مشکل شر دقاہ

۵

مع رسالہ ارغام اللئیم و الجام القسیم بر حاشیہ

بمقام لکھنؤ در مطبع اثنا عشری

باہتمام سید عابد علی رضوی حلیۂ طبع پوشید

Presented by Ziaraat.Com

بلقیاہ صلوٰۃ متواترۃ متوافرۃ متظافرۃ و سلاما متتابعاً
متوالیاً متکاثراً لا یدرک مبتدأها و لا یعلم منتهاها
بعد دما احاط به علمه و احصاه اما بعد پس کہتا ہے بندہ
افقر الی رحمۃ اللہ الاکبر السید علی اظہر بن العالم الجلیل المؤتمن مولانا السید
حسن بن علی ادام اللہ ظله العالی ما دامت الایام و اللیالی و حشرنا فی زمرۃ
موالی محمد و علی و عترتهما علیهم الصلوٰۃ و السلام من اللہ العلی کو یہ رسالہ ہے
مسمی بہ سیف اللہ الاکبر علی مفرق ذی الضرب المنکر تردید
مین رسالۂ منکرہ مسمے بالضرب المنکر کے جسکو لکھا ہے بعض اہل خلاف
و دوراز انصاف نے بہوس جواب میرے رسالہ مسمی بالفاروق الاکبر
کے کہ جواب مین ایک تحریر قصیر و تقریر پر تزویر ناصب معنوی صوری
مولوی محمد فاروق فاروقی فیروزپوری کی ہے چونکہ اُسنے اُس تحریر مین
وجود ذیجود حضرت خلیفۃ الرحمن حجۃ اللہ المنان علی الانس و الجان صاحب
الامر و الزمان جناب مہدی موعود عجل اللہ ظہورہ بحق جدہ المحمود و ابیہ المسعود
علیهم الصلوٰۃ و السلام من اللہ الودود الی یوم الورود و یوم الشهود کا انکار
صریح کیا تھا نہ فقط خلافاً للشیعہ بلکہ خلافاً لکمل اولیا کمحی الدین العربی و
عبد الوہاب الشعراوی وغیرہما کما سیاتی و بتوجیہ غیر وجیہ و توجیہ سفیہہ و تاویل
علیل و تشکیک رکیک باوجود ثبوت و استدلال و استناد بمفاد حدیث
متواتر متفق علیہ قوی الاسناد من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ
جاہلیۃ کے امام زمان کا منکر اور سفینۂ نوح سے متخلف ہو کر بمصداق الغریق
یتشبث بکل حشیش بسبیل شک و ارتیاب باہمال اضطرار و اضطراب کبھی سورہ
قرآن کبھی خلفا کو امام زمانہ بتایا اور عوام کالانعام کے تخویف

Presented by Ziaraat.Com

کے لیئے دام مکر بچھایا تھا لہذا فقیر نے سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین بہ تردید ابطال
اُسکے ایک رسالہ لکھا و بغرض استیناس و رفع استیحاش و دفع
وسواس و مناسبت تامہ و رعایت عامہ نام اُس رسالہ عجالہ کا
الفاروق الاکبر بین عارف امام آخر الزمان والجاہل المنکر
رکھا تھا چنانچہ بوجہ متانت و رزانت و حصانت و ترک طعن و تشنیع و کلمات
اہانت وہ ایسا مقبول انام و مطبوع خاص و عام ہوا کہ خود مجیب مذکور ہمنام
رسالہ مسطور نے باوصف صحت ذات و سلامتی حواس مع الاشتراک فی الاسم
والنسب للاوفق الالفاظ المشہورۃ علی لسان العرب کے عدل تقدیری فاروقی کو
عام فرمایا اور السکوت کالرضا کو دلیل مقبولیت بتایا ہرچند سائل ذی نور عمی
شیعی ایدہ اللہ القوی نے بغرض اتمام حجت اُسکے جواب الجواب کا مطالبہ
کیا مگر مجیب مذکور با طائف الحیل عذر تلف و ضایع ہونے رسالہ
مذکور کے پردے مین روپوش ہو گیا کہ زمانہ طوال زیادہ از دوازدہ سال
اسکو گذر گیا تا آنکہ اس سال کہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری ہے زبانی بعض اخوان
الصفاء اہل الوفا حماہ اللہ وکفی معلوم ہوا کہ وہ رسالۂ فاروق جو بمنزلہ
تریاق فاروقی تھا بعض منکرین امام مبین کے لیئے تیزاب فاروقی ہو گیا
اور وہ فادزہر بمصداق ع کما ہو المثبت فی الاضداد دوا ہو وفی فم
الافاعی صار سما ہو بعض مخالفین کے حق مین ایسا سم امر بلکہ مین
ہلاہل ثابت ہوا کہ مختل الحواس ہوکر برودت کو حرارت اور حلاوت کو
مرارت اور محبت کو عداوت اور لینت کو خشونت اور رفق کو شدت
سمجھا چنانچہ اُسی حالت دوری مین امادہ اطفاء نور حق و اخفاء صدق
مطلق ہوا اور مادہ کسب حرفہ ذمیمہ حسب عادت قدیمہ طائفہ لئیمہ متاع کاسد

وجیفہ فاسد تحفہ اثنا عشریہ مسترقہ کالا ے ید کابلی کو جمع کر کے بکمال بغض واعتساف و حسد جواب رسالہ فاروق کا نہایت شد و مد و غایت جد و کد سے لکھا اور براہ نصب و عناد و حقد نام اُسکا الضرب المنکر علی فرق الاظہر رکھا کہ غلظت و فظاظت کا نمونہ اور شہاب ثاقب طعن و ملامت کا نشانہ ہے آیہ کریمہ ان انکر الاصوات لصوت الحمیر ۵ جسکی شان کے مطابق اور حکم محکم انھم لیقولون منکرا من القول وزورا جسکی منکریت و تزویر کی مصدق ہے پس ازانجا کہ اس حیری وسینہ زوری و مال مردہ دہلوی و کابلی کے ناحق خوری پر سفہا کا فخر و مباہات و عوام کا التفات و ابتہاج و نشاط مثل کیف ورق النشاط حد سرور سے متجاوز ہو کر بسرحد اختلاط و خبط و اختباط پہونچا اور باوجود تعدد و تکثر اجوبہ حقہ تحفہ مسترقہ کی جو اصل و بنیاد کلی بغض و عناد و خمیر مایہ ہر جور و فساد کا ہے عوعو و غوغو الکافر و نہوا ناچار مداوا الکابتلاثہ النخا واجب قرار پایا اور اشتیاق قلبی نے جو مدت سے واسطے تحریر جواب تحفہ کے زبان اُردو میں دلگزین تھا اپنا اثر دکھایا کہ مولف ضرب منکر نے تحفہ کو ایسا چورا پایا ہے کہ بنا بر عقائد فاسدہ اُسکے مصداق ع من زقرآن مغز را برداشتم ، بنگیا ہی پس اسکی تردید گویا تحفہ کی تردید ہے اور رکل جدید لذیذ کا لطف بران مزید ہے لہذا فقیر نے محض بنظر امتثال امر ربانی کونوا انصار اللہ الخ و تعمیل حکم نبوی اذا ظہرا لبدع فلیظہر العالم علمہ الخ و بالحاح و اصرار اکثر برادران ایمانی و اخلاء روحانی مجبور ہو کر اور واجب و لازم جانکر صرف بغرض نصرت دین و حمایت شرع متین و رعایت ضعفاء مومنین و ہدایت عامہ مسلمین والزاحۃ مکاید مخالفین و ازالہ مفاسد معاندین باقامۃ دلائل و براہین

باوجود کثرت اشتغال و اشتغال بال و تشتت احوال بکمال استعجال بسبیل ارتجال اس جواب باصواب کو تحریر کیا اور مخاطب نامی بلکہ عامی کی سخت کلامیوں کے جواب دینے کو جو حد سے بڑھے اور کفش دوز کے بھی سر چڑھے ہوئے تھے محض فضول وطریقۂ ظلوم و جہول خلاف شرافت و آدمیت موافق سبعیت وبہیمیت سمجھکر طریقہ انبیا و اوصیا پر سلوک قولا لہ قولا لینا کا مد نظر رکھا تا اہل خلاف بھی اگر بنظر انصاف اس کتاب کو دیکھین امید ہے کہ پروردگار عالم کیسکو انمین توفیق رفیق سے اپنے رحیق تحقیق پلائے اور سواء الطریق حق کیطرف ہدایت فرمائے ولو کان الحق مرا اذ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً اور ہر چند مخاطب نے اکثر میرے الفاظ و عبارات صحیحہ کو بوجہ قلمی ہونے رسالہ مذکورہ کے خود تحریف و تصحیف کر کے گنجائش اعتراضات و نمایش تمسخرات کیا ہے مثل اسکے کہ الحمد للہ کو الحمد اللہ اور رشید کو چیدا اور پر کو بر بنا کر اسپر اعتراضات لاطائل سے لیاقت علمی کو اپنے دکھایا اور حجم رسالہ کو بیفائدہ بڑھایا ہے لیکن مینے غیر اغراض دینی سے اعراض و اعتراض لاطائل سے احتراز اولے والنسب معلوم کیا مگر جہان پر اعلان فساد اعتقاد یا اظہار کذب مخاطب یا تنبیہ بخطا یا معارضہ جواب ضروری ہوا البتہ وہان پر بیان امر واقعی مین مجبور و معذور رہا جیسا کہ منصف مزاجون پر راستی اس کلام کی بخوبی ظاہر ہوگی و ازینجا است کہ جبکہ مخاطب نے خطبہ کو طول دیا اور اسمین اکثر عقائد فاسدہ و باطلہ کو فضول ذکر کیا اور بیجا آیات و احادیث کو بلا ربط بھی لکھ دیا جس سے بزعم ناقص اسکے مذہب باطل کی حقیت اور خود بدولت کی علمیت و قرآن و احادیث سے واقفیت کا عوام کے دلونمین کچھ ایہام ہو

Presented by Ziaraat.Com

پس لائق ہوا کہ ان عقاید باطلہ کے حسب عادت قدیمہ اہل حق مخالف ہی کی
کتابوں سے تردید کیجاوے اور بہ تمہید حریف بخوبی کھولدیا جاوے تا عوام
و جہال بظاہر آیتہ و روایتہ کو دیکھکر کید کیا وسی صید صیاد نہوں وعلے
اللہ نصر المومنین وھو الموفق والمعین قال المخاطب
المنکر لامام المسلمین جاحد الحق بعد ما اتاہ الیقین
المندرج تحت قولہ تعالی لا یومنون بہ وقد خلت سنۃ
الاولین المسمی بقسیم الدین بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
الذی لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر خالق کل شئ وھو
علی کل شئ قدیر الذی جعل طاعتہ واجبۃ علی العباد
فقال فی کتابہ المجید وما خلقت الجن والانس الا
لیعبدون وان من شئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون
ولم یجب علیہ شئ فقال عز من قائل لا یسئل عما یفعل وھم
یسئلون وھو الذی ھدانا الصراط المستقیم صراط الذین
انعم علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین
ونجانا من النصب والرفض والتشبیہ والتعطیل والاعتزال
والارجاء والجبر والقدر وغیرھا من البطالات بلطفہ
العمیم وفضلہ المتین وھو الذی ارسل الینا رسلا مبشرین
ومنذرین وجعلھم ائمۃ یھدون وانزل علیھم الکتب
ھدی للمتقین المستعدین للوصول الی منازل
الیقین لعل الامم بھا یھتدون وخص من بین الرسل
الکرام والانبیاء العظام حبیبہ ورسولہ الذی لولاہ

Presented by Ziaraat.Com

المخرج الدنيا من العدم من هو نوره مظهر انوار التجليات
ومنبع اسرار الخفيات وبه اظهر الله العالم وجعله لحلقة النبوة
والرسالة الخاتم وشهد عليه بانه خاتم النبيين ورحمة
للعالمين وشفيع للمذنبين وسيد ولد ادم اجمعين وجعل
امته خير امم الماضين ووعد اصحابه الكرام خصوصا
منهم الخلفاء الراشدين بالاستخلاف في الارض
بعد النبي الكريم وبتمكينهم على الدين المرضي القويم و
تبديل خوف من الامن فان يعبدن ولا يشركوا بي شيئا
الى يوم الدين ورضي الله عنهم ورضوا عنه ذلك الفوز المبين
فانجز وعده ولا يخلف الله الميعاد فسبحان ربك رب العزة عما
يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين والصلوة
والسلام على خير خلقه سيدنا محمد المصطفى افضل الانبياء المرسلين
وحبيب رب العالمين الذي قال مثل اهلبيتي فيكم مثل سفينة
نوح من ركبها نجى ومن تخلف عنها غرق واصحابي كالنجوم بايهم
اقتديتم اهتديتم واني تارك فيكم الثقلين ان تمسكتم بهما لن تضلوا
بعدي احدهما اعظم من الاخر كتاب الله حبل الممدود من
السماء الى الارض عترتي اهلبيتي ان يتفرقا حتى يردا علي
الحوض انظر كيف تخلفوني فيهما فتبين برسول الله صلى الله عليه
واله واصحابه وسلم بهذه الاحاديث الثلاثة ان الشريعة
كالبحر لا يمكن عبورها بغير اتباع القران على تفسيرها
التي تثبت بالتحقيق من اصحابه العظام واهلبيته

الکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فتبین لهذا اما قال اللہ تعالی
فی شانہ العظیم بالمومنین روف رحیم وجعلہ اللہ سراجا منیرا
وانزل علیہ نورا مبینا فصار التا امامین فی کل حین واوان
وکل مکان وزمان لانہ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نبی
اخر الزمان وکتابہ اخر ما نزلت من الملک المنان ما جعل اللہ
هدایتهما موقوفۃ ومقیدۃ بزمان دون زمان بل هی الان
کما کانت من وقت البعث متزایدۃ فی کل مکان ولما کانت الهدایۃ
واحدۃ نهما الامام لا الامامان ونبینا وشفیعنا صلی اللہ علیہ
والہ واصحابہ وسلم امام الانبیاء والمرسلین فقال کنت نبیا وادم
بین الماء والطین وعلی الہ واصحابہ هداۃ الاسلام ودعاۃ
الانام لاسیما الخلفاء الراشدین وتابعیهم وتبع تابعیهم الی
یوم الدین خصوصا منهم الاربعۃ المجتهدین الایمۃ المتقین
رضوان اللہ علیہم اجمعین وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی
الامی وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واولیاء امتہ
وسلم تسلیما کثیرا کثیرا انتهی کلامہ **اقول وبہ نستعین**
قولہ الحمد للہ الذی لیس کمثلہ شئ الخ **اقول** وبہ نستعین
صدق اللہ العظیم حیث قال تنزیلا علی الرسول الکریم
لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون
سبحان اللہ سچ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہ کیوں کہتے ہو جو چیز کہ نہیں
کرتے ہو غرض اس سے اظہار اس امر کا ہے کہ حضرات اہل سنت بنا بر
عرف عام عموما اور حضرت مخاطب خصوصا مصداق اسی آیہ کریمہ کے

ہین کہ قول انکا فعل کے مطابق نہین ہوتا ہے جو عین علامت نفاق ہے
جیساکہ تطبیق وتصدیق اسکی وجوہ مفصلہ ذیل سے صرف خطبہ ہی مین
ظاہر ہو جائیگی پہلے یہ کہ حمد و شکر منعم حقیقی کو یہ حضرات عقلاً واجب
نہین جانتے ہین صرف بخوف شرع زبان سے کہدیتے ہین اُس بات کو کہ
دلمین جسکے منکر ہین دوسرے اعظم نعمات الٰہیہ کا کہ وجود بابرکات
حجۃ اللہ فی الارضین جناب صاحب العصر والزمان علیہ السلام والصلوٰۃ
کا ہے باوجود قیام حجت و برہان انکار و کفران کرکے شکر کرنا عین کفر
ہے تیسرے جب بحدیث متفق علیہ فریقین ہدایت منحصر تمسک ثقلین
ہے تو غیر ثقلین کے ساتھ تمسک کرنیوالے بیشک اہل ضلالت سے ہونگے
اور حمد و شکر اہل ضلالت کا مقبول نہین ہوسکتا وانما یتقبل اللہ من
المتقین چوتھے بعد الحمد للہ الذی جو ایہ لیس کمثلہ شئ کو جوڑ دیا ہے
اپنے عقاید کے خلاف کیا ہے بلکہ عیاذاً باللہ باعتقاد اساطین مخاطب
نقیض اسکے مثلہ شئ کہنا چاہیے کیونکہ اکثر حضرات اہلسنت بلکہ اعاظم
ائمہ دین و اماثم مجتہدین انکے جنکے اقوال پہ انکی شریعت و آئین کا مدار
ہے مثل خاتم ائمۃ المجتہدین ابن تیمیہ و امام المحدثین بقول شاہ جی علامہ
ذہبی و امام ابن مندہ و مقاتل بن سلیمان جنکے عیال امام شافعی تھے بقول
ابن خلکان فی وفیات الاعیان اور اکثر حنابلہ جسمیت خدا کے تعالے
کے قایل ہین چنانچہ غنیۃ الطالبین مین بھی ہے واما المقاتلیہ فمنسوبۃ
الی مقاتل بن سلیمان حکی عنہ انہ قال ان اللہ تعالی جسم و
انہ جثۃ علی صورۃ الانسان لحم و دم و اعضاء من راس
ولسان وعنق الخ یعنے مقاتلیہ وہ لوگ ہین جنکی نسبت مقاتل بن

سلیمان کیطرف ہے کہ اُس سے منقول ہے کہ اُسنے کہا بیشک اللہ تعالی
جسم ہے اور بیشک جثہ اُسکا اوپر صورت انسان کے ہے گوشت و
خون و اعضا سر و زبان و گردن سے الخ اور کتاب ملل و نحل علامہ شہرستانی
مین ہے و مثل مضر و کہمش و احمد الھجیمی و غیرھم من اھل السنۃ
قالوا معبودھم صورۃ ذات اعضاء و ابعاض الخ یعنے مثل مضر و
کہمش و احمد ہجیمی وغیرہ کے اہلسنت سے قائل ہین کہ معبود انکا صورت
ہے صاحب اعضا و اجزا یہان پر شبہہ نہو کہ اہلسنت مین سے
کوئی فرقہ معتزلہ وغیرہ جو اکثر بجائے سپر پلش کیا جاتا ہی قایل اسکا ہوگا
کیونکہ بتصریح صاحب بحر المذاہب وغیرہ بتحقیق علما اطلاق اہلسنت کا
فرقہ اشاعرہ و ماتریدیہ ہی پر ہوتا ہے جسمین شاہ جی و منکر بھی داخل ہین
بدخول تام نہ معتزلہ وغیرہ پس اب انصاف چاہتا ہون کہ جب خداوند
عزوجل تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا بتحقیق الحضرات کی
جسم و جثہ رکھتا ہے بصورت انسان بلکہ بشکل امرد نوجوان تو ایسے
مذہب والا اگر لیس کمثلہ شئی کہے تو دو حال سے خالی نہین ہے کہ معتقد بھی
اسکا ہے یا نہین اگر معتقد ہے تو اپنے دین سے خارج ہوکر کافر ہوگا اور
اگر معتقد نہین ہے تو زمرہ یقولون بالسنتہم ما لیس فی قلوبھم مین
داخل ہوکر کافر ہوگا ع زہر طرف کہ شود کشتہ سود اسلام است ؂
علاوہ اسکے جب کل اہلسنت رویت خدا کے کالقمر فی لیلۃ البدر قایل ہین
اور اپنی صحاح کے مصدق ہین پس اس سے زیادہ حماقت کیا ہوگی پھر
لیس کمثلہ شئی کہان رہا فلم تقولون علی اللہ ما لا تعلمون **پانچوین قولہ**
ھو السمیع البصیر یہان بھی در صورت اعتقاد جسمیت خدا و اثبات

Presented by Ziaraat.Com

چشم و گوش جملہ محظورات سابقہ درپیش ہین او در صورت عدم اعتقاد
مذکور مذہب حق پر آئینگے جو عاقبت اندیش ہین **چھٹے قولہ** خالق کلشئی
سے اگر خالق کل خیر و شر و خالق جملہ افعال بشر مقصود مخاطب ہے
جو تمامی اہلسنت کا عقیدہ ہے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مین بھی یہی عقیدہ
بستم آنکہ ہرچہ از بندہ یا حیوانات دیگر صادر میشود از خیر و شر و کفر و
ایمان و طاعت و معصیت ہمہ پیدائش خدا و بایجاد اوست انتہی تو ہرچند
آپکے مذہب والے موافق اور کل اشرار بلکہ شیاطین اور کفار تک بھی
آپکو شکریہ کے لایق جانینگے مگر ساتھی اسکے بنیاد دین اسلام و اساس وعد
و وعید و عذاب و ثواب و بہشت و دوزخ و اوامر و نواہی الٰہی و بعثت
رسل و تنزیل کتب و خلافت خلفا کا بھی انہدام لازم ہوگا فتامل فمن
یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ
اور اگر یہ مقصود نہو تو مذہب حق موجود ہے جسکے سوا سب مردود ہے
ساتوین قولہ وھو علی کلشئی قدیر اولا یہ قول بعد خالق کلشئی
کے بیموقع و بیفائدہ زائد ہے وہو لغو اسلیئے کہ خالقیت کل شئی کو
قادریت علی کل شئی لازم ہی ثانیا آپکے امام رازی نے کہا ہے کہ بلخی
اسکا قایل تھا کہ اللہ تعالے اوپر مثل مقدور بندہ کے قادر نہین ہے تو
علی کلشئی قدیر کیونکر صحیح ہوگا ثالثا اشاعرہ بھی قایل عموم قدرت بہ نسبت
کلشئی کے نہین ہین بلکہ کہتے ہین کہ خدا اپنے صفات کی ایجاد پر قادر نہین ہے
بلکہ اسکو بطریق ایجاب پیدا کیا ہے جیسا کہ محقق دوانی نے تصریح کی ہے
پس مخاطب کا کلشئی کہنا درحقیقت اپنے ایمہ کا جھٹلانا ہے اور اپنے
مذہب کو برباد کرنا ہے فافہم **قولہ الذی جمل طاعتہ الخ**

اقول یہ عبارت مخبوط کئی وجہوں سے نامربوط ہے پہلے یہ کہ محض ذکر خدا
کے طاعت کو واجب کرنیکا عباد پر مقام حمد وشکر مین بیموقع ہے تا وقتیکہ
طاعت خدا کا وسیلہ و ذریعہ ہونا بھی استحقاق اجر و ثواب بحساب کو ذکر
نہ کیا جائے خصوصاً ایسے شخص سے جو افعال خدا کو معلل باغراض نہ جانتا ہو
دوسرے یہ کہ لغت مین طاعت بمعنی انقیاد و فرمانبرداری ہے کما
فی القاموس اور یہ معنے عام ہے کہ خدا نے اپنی طاعت کے ساتھ
رسول و اولی الامر کی طاعت کو بھی واجب کیا ہے جیسا کہ فرمایا اطیعوا
اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم پس بقول مخاطب تخصیص
کی کیا جگہ ہے اور مقام حمد مین تعریف ناقص بیان کرنے سے کیا امید
ثواب ہے فتفکر فی الجواب تیسرے درصورت تخصیص
وجوب بطاعت خدا باوجود شمول طاعت رسول وغیرہ انکار سمجھا
جاتا ہے طاعت رسول وغیرہ سے اور منکر اسکا بیشک کافر ہے چوتھے
چونکہ انتفای جزء مستلزم انتفای کل کو ہوتا ہے لہذا اطاعت خدا سے
بھی انکار ثابت ہو گیا خصوصاً بنا بر مذہب اشاعرہ کے کہ مخاطب انھین
بے شعورون سے ہے بوجہ اسکے کہ انکے نزدیک حسن و قبح اشیا عقلی
نہین ہے بلکہ شرعی ہے پس انکار طاعت رسول راساً مستلزم انکار
طاعت خدا ہے پس مخاطب اس شعر کی مضمون کے مصداق ہوئے
ذہب الحمار لیستفید لنفسہ ؛ قرنا فاب وما لہ اذنان پانچویں
جو آیہ ما خلقت الجن الخ کو سند مین وجوب طاعت کے لایا ہے
محض دلیل نافہمی ہے اولاً اسلیئے کہ طاعت عام ہے اور مفاد اس
آیت کا کہ عبادت ہی خاص ہے اور استدلال خاص سے عام پر درست

ترجمہ

ص ۳۵ ضرب مسکت مطبوعہ مطبع نولکشور

ازالۃ الغین مقالہ سادسہ

نہین ہی جیسا کہ ازالۃ الغین مین ہے فان العلماء اجمعوا علی ان العام
لا دلالۃ لہ علی الخاص باحدی الدلالات الثلث انتہی یعنی تمامی
علما نے اجماع کیا ہی کہ عام کو کسیطرح کی دلالت خاص پر نہین ہے
ثانیا اگر طاعت سے قبول مخاطب مین خاص عبادت بھی مراد لیجائے
تو یہ آیہ مفید وجوب ہرگز نہین ہو سکتا جو مطلوب ہے کیونکہ علامت
وجوب اسمین کوئی مذکور نہین ہے اور بالفرض اگر وجوب تسلیم بھی کیا
کیا جائے تو انحصار جملہ طاعات کا صرف واجب ہی مین لازم آتا ہی حالانکہ
بہت سی طاعتین سنت و مستحب بھی ہین فافہم چھٹے بعد اسکے آیہ ان
من شئی الخ کو پہلے سے بھی کچھ زیادہ بیموقع و بیمحل و بیفائدہ لایا ہے
یہانتک کہ مخاطب کے حافظ ہونیکے بھی پوری دلیل نہین ہو سکتی فاحفظہ
وتبصر **قولہ** ولم یجب علیہ شئی الخ **اقول** یہ دعوی مخاطب کا بھی کئی
وجہون سے محض غلط و صریح البطلان ذات مقدس ایزد سبحان پر سراسر
افترا و بہتان ہے اعاذ کا بس اسلیئے کہ مبنی اس کلام سراپا ملام کا وہی
خیال خام ہے جو دماغ مین سنیونکے راسخ ہے کہ اللہ تعالے سے بالا کون
ہے جو اُسپر کچھ واجب کر سکے حالانکہ یہ نہین سمجھتے کہ وجوب کے معنے کیا
ہین وجوب اصطلاحی فقہا یہان مراد نہین ہے مثل نماز و روزہ وغیرہ کے
بلکہ مراد لزوم عقلی ہے من قبیل قضایا قیاساتہا معہا کے یعنے جو فعل
خدا کا موافق اُسکے حکمت کے اور ترک اُسکا مخالف اُسکے حکمت کے ہو
جیسے خدائے تعالے کا متصف ہونا بالصفات حسنہ اور منزہ ہونا اسمات قبیحہ
سے باارادہ کردنیدہ دن سے طاعت کا اور کراہت اُسکی معصیت سے وہ
ضروری ہی اور اسی ضرورت کو معتبر لو جوب کرتے ہین اور اسمین کوئی قباحت

کلام مرسلہ وجوب بلطف ... وجہ ... امام فخرالدین رازی

نہین ہے شاید سُنی لوگ بھی معاذ اللہ خلاف اسکے جایز نجانینگے ثانیاً بعد
تسلیم اسکے کہ دوسرا کوئی واجب نکر سکے لیکن اگر بمقتضائے غایت رحمت
واحسان ونہایت تفضل وامتنان خود ذات مقدس اُسکے اپنے اوپر کسی
امر کو مثل لطف ورحمت وغیرہ کے واجب کرلے تو اُسکو کون منع کرسکتا ہی
جیساکہ فرمایا لا یسئل عما یفعل الایہ فصدق فر من المطر و
وقع تحت المیزاب بخلاف مانحن فیہ کہ بہ نسبت معبود
وعبد دونونکے درحقیقت واجب کنندہ خود ذات اُسکی ہے نہ غیر
اور عقل محض دریافت کنندہ اور سمجھنے والی ہے چنانچہ خود فرماتا ہے
وکان حقا علینا نصر المومنین یعنے ہے حق ہمپر مدد مومنین کی
جیساکہ مخاطب نے ترجمہ کیا ہے لیکن حسب عادت قدیمہ عام طائفہ ذمیمہ
اپنے کتمان حق سے باز نہ آیا لفظ حق کو بغیر ترجمہ من حیث یشعر او لا یشعر
چھوڑ دیا شاباش ؎ این کار از تو آید ومردان چنین کنند اگر حق
دریافت کرنا منظور ہوتا تو حق کا ترجمہ بھی کرتا دیکھئے صاحب قاموس
حق کو معنے واجب لکھتا ہے گو منکرین براہ چوری وسینہ زوری معنی حق
کی چوری ہی کی مگر الحق سے کب بچ سکتے ہین بیں بیں مثل مشہور مخاطب پر پوری
بدولی کلمہ حق بر زبان جاری ثالثاً آپکے امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر
کبیر مین بذیل آیہ کتب ربکم علی نفسہ الرحمہ لکھتے ہین المسئلۃ الاولی
کتب کذا علی فلان یفید الالزام وکلمۃ علی ایضا تفید الایجاب
ومجموعہما مبالغۃ فی الایجاب فہذا یقتضی انہ سبحانہ راحما بعبادہ
رحیما بہم علی سبیل الوجوب انتہی یعنے کتب کذا علی
فلان معنی وجوب کا فایدہ دیتا ہے اور کلمہ علی بھی مفید وجوب ہے

۳۵ قرب الاسناد

ج ۲ ص ۴۴ قاموس لغۃ حق

تفسیر کبیر جلد ۱ ... انعام ...

اور دونون کا مجموعہ مبالغہ درباب ایجاب ہے پس مفاد آیہ یہ ہوا کہ تمھارے
پروردگار نے اپنے نفس پر رحمت کو واجب کیا ہی بمبالغہ وتاکید تنبیہ
شاید وجہ اس مبالغہ کی یہی ہو کہ تا آپ لوگ انکار نکریں والعلم عند اللہ
رابعاً امام مذکور ذیل مسئلہ رابعہ مین تفسیر اس ایہ کے لکھتے ہین قال اللہ تعالے
فقد جاءکم بشیر ونذیر المعنی ان حصول الفترۃ یوجب احتیاج
الخلق الی بعثۃ الرسل واللہ تعالی قادر علی کل شئی فکان قادراً
علی البعثۃ ولما کان الخلق محتاجین الی البعثۃ والرحیم الکریم قادراً
علی بعثۃ الرسل وجب فی کرمہ ورحمتہ ان یبعث الرسل الیہم
الخ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے کہ آیا تم سبکے پاس بشیر ونذیر معنے اسکے یہ ہین
کہ فترۃ کا ہونا موجب احتیاج خلق ہے طرف بھیجنے رسولونکے اور جب
حق تعالے ہر شئے پر قادر تھا اور مخلوقات محتاج طرف بعثت کے اور رسولونکو
بھیجنے پر بھی قادر تھا تو اسکے کرم ورحمت پر واجب ہوا کہ رسولونکو مبعوث
فرماے الخ پس مقام انصاف ہے کہ ارحم الراحمین تو اپنے نفس پر لطف
ورحمت ونصرت مومنین وبعثت رسل کو بتاکید ومبالغہ واجب فرماے
اور بر خبر لا تقنطوا من رحمۃ اللہ خلاف سے منع وتہدید شدید کرے
امام رازی انکا بھی خدا تعالے پر رحمت وبعث رسل کو واجب بیان کرے
پھر ہم مخاطب کے قول ولہ یجب علیہ شئی کو اعتقاد فاسد ومخالف حکم
خدا ورسول وامام کیون نہ کہین بہرکیف جب مخاطب وہم مشرب اونکے
عموماً وجوب رحمت پروردگار کے منکر ہین تو اب مخاطب ساتھ کتب
ربکم کے ہم مومنین ہوے نہ حضرات مخالفین وکذلک نجزی المجرمین خاصاً
ایہ لا یسئل عما یفعل الخ کو اثبات لم یجب علیہ شئی کیواسطے لانا اُسے خلل دماغ کا

تفسیر کبیر جلد ثالث سورۂ مائدہ چھاپہ مصر ص ۵۷۰

[illegible]

اشرہے جسکی طرف کچھ اشارہ ہوا اولاً ادنیٰ عربی دان بھی سمجھ سکتا ہے کہ دلالت اس آیہ کی عدم وجوب پر کسی طرح اقسام ثلثہ دلالت سے نہین ہے کیونکہ نہ تو لایسئل بمعنے لم یجب ہی نہ جزاُسکا نہ لازم ثانیاً باتفاق مفسرین لایسئل بمعنے لایستفسر ہے وچونکہ خداوند تعالےٰ حکیم ہے اور واجب ہی کہ فعل حکیم قرین عدل وصواب ہو پس کوئی سوال نہین کرتا فعل حکیم سے کہ فعل صواب کیون کیا برخلاف خطاکارونکے کہ اُنسے پوچھا جاتا ہی کہ خطا کیون کی پس اس آیت کو تو دلالت اوپر وجوب فعل صواب کے ہوئی نہ اوپر عدم وجوب کے ثالثاً یا وصف مخالفت فریقین اگر اس آیت سے بالفرض عدم وجوب بتاویل البعد ثابت ہو تو آیات سابقہ سے وجوب صریح بتاکید اکید ثابت وظاہر ہوتا ہے پس بیشک عند التعارض والتناقض تنزیل صریح مقدم ہوگی تاویل بعید بلکہ قبیح پر رابعاً بعد تسلیم آپکی طرف سے جو امام رازی کا جواب ہوگا وہی جواب ہمارا بھی تصور کیا جائیگا حذو النعل بالنعل اور تفصیل اسکی بھی مابعد مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ **قولہ** وھو الذی ھدانا الخ **اقول** یہ قول بھی کئی وجہوں سے مردود ہے **پہلی** چونکہ عموماً ہر مذہب والا اپنے کو حق اور دوسرے کو باطل تصور کرتا ہے لہذا یہ جملہ خبریہ بلا دلیل صدق کاذب ہے قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین **دوسری** خصوصاً مخاطب کا بنا بر عقاید فاسدہ سابقہ ولاحقہ کے اہل ہدایت سے ہونا ممنوع بلکہ باطل وحلیۂ صحت سے عاطل ہے جس راہ کو آپ لوگ راہ ہدایت وصراط مستقیم وطریقۂ انبیا وشہدا وصدیقین وصالحین تصور کرتے ہین محض کجروی وغلط فہمی آپکی ہے معاذ اللہ ان لوگونکو اُس طریق سے کیا واسطہ کیا یہ

یہ بحث جلد ۲ ذوالفقار حیدری ضمیمہ میں بہ بسط تمام مرقوم ہے ۱۲ منہ

لوگ بھی معاذ اللہ خدا کو جابر و ظالم اور بندونکو مجبور و مظلوم سمجھتے تھے بلکہ درحقیقت فرقہ حقہ شیعہ البتہ صراط مستقیم پر ہے اسواسطے کہ انکے دین کا سلسلہ انبیا و شہدا و صلحا مثل جناب رسالت مآب و علی مرتضی و امام حسن و امام حسین سید الشہدا علیہم التحیۃ و الثنا تک باقرب و اقصر طرق منتہی ہوتا ہے اسلیئے کہ اصول و فروع انکے ماخوذ ہین ان لوگون سے جنکے اخذ کرنے پر حدیث متفق علیہ تمسک ثقلین و سفینہ دلالت کرتی ہی بخلاف اُس فرقہ کے کہ سلسلہ اُسکا کفار و منافقین و مرتدین و قاسطین و مارقین تک کہ جنکا کفر و نفاق و ارتداد ہم کتب اہلسنت سے ثابت کرتے ہین منتہی ہوتا ہے ؎ بعمد امیر وی راہت نہ انیست ہا مرادت کعبہ و رویت بحیین ہست :: قولہ دبخانا من النصب اقول منکر کا یہ دعوی بھی سراسر کاذب ہے کیونکہ سنی لوگ ہرچند زبانی برات اپنی ناصبیت سے ظاہر کرتے ہین مگر رفتار خلاف گفتار ہے جو شان منافقین و کفار ہے یقولہم لہذا ناصبیت انکی اور انکے علما کی اور زیبا ہونا خطاب ناصبی کا انکے لیئے انھین کی کتابون سے ثابت کیا جاتا ہی بس واضح ہو کہ نصب و ناصبیت کے معانی لغت مین بہت ہین لیکن علماے اہلسنت نے کئی طرح پر اطلاق کیا ہی پہلی انکے قطب صمدانی غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے وتسمیھا الرافضۃ ناصبیۃ لقولھا باختیار الامام ونصبہ بالعقد یعنے سنیونکو رافضی لوگ ناصبیہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ سنی لوگ اختیار کرتے ہین امام کو اور نصب کرتے ہین اُسکو بعقد بیعت الخ پس بنا بر اس معنے کے جو عین معتقد اہلسنت ہے اگر قطب صاحب سچے

معنی نصب و ناصبیت

صہ ۲۱ غنیۃ الطالبین ترجمہ از احسن عبد الحکیم مطبوعہ مطبع مرتضوی فی ذکر اسماء اہلسنت

ہین تو مخاطب کا نجانا کہنا ناجائز وکذب محض بلکہ اپنے دین وایمان سے
دست بردار ہونا ہے اور اگر یہی سمجھکر نجانا کہا ہے تو مبارک کیا دچشم ما
روشن دل ماشاد خدا نجات دے آپکو اس عقیدۂ بد سے **دوسری**
امام شافعی اپنے اشعار مین جو فصول المہمہ ابن صباغ مالکی مین منقول
ہین فرماتے ہین سے اذ انحن فضلنا علیا فاننا ؛ روافض بالتفضیل
عند ذوی الجہل ؛ وفضل ابی بکر اذا ماذکرته ؛ رمیت
بنصب عند ذکری للفضل ؛ فلازلت ذا رفض ونصب
کلیهما بحبیهما حتی اوسد فی الرمل ؛ یعنے جب ہم فضیلت دیتے
ہین حضرت علی کو تو جاہل ہمکو رافضی کہتے ہین اور جب ہم فضیلت
ابو بکر کو ذکر کرتے ہین تو ناصبی کہے جاتے ہین پس ہمیشہ ہم انھین
دونون رافضیت وناصبیت مین رہینگے یہانتک کہ پیوند خاک ہون
انتھی پس یہان علاوہ محذور لزوم تناقض وتضاد کے صدق وکذب
مخاطب وامام مین بوجہ محبت ابوبکر مراد لینے کے نصب سے بیعت مخاطب
کے ساتھ خلیفۂ اول کی ٹوٹی جاتی ہے یکقلم سنت ہی باطل ہوئی
جاتی ہے اسواسطے کہ جامع صغیر سیوطی مین ہے عن عائشة قالت
قال رسول الله من تمسك بالسنة وجبت له الجنة قالت
عائشة یارسول الله وما السنة قال حب ابیك وصاحبه
یعنی عمر انتھی یعنے عائشہؓ نے حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے
کہ فرمایا جو تمسک کرے ساتھ سنت کے جنت اسکے واسطے واجب ہے
پوچھا عائشہؓ نے کہ سنت کیا ہے یارسول اللہ فرمایا کہ محبت تیرے باپ کی
اور صاحب اُسکے عمر کی انتھی پس جب سنت نام ہے محبت شیخین کا

تفضیل جناب امیر بقول امام شافعی رفض ہے

رافضی کہنا جہل ہے

اور نصب بمعنے محبت ابوبکر ہے تو نجات ظاہر کرنا نصب سے درحقیقت
سنت سے دست بردار ہونا اور رنجاہنا ہے اور جب سنت سے
نجات پایا تو جہنم واجب ہی آپکے لیئے وہو المطلوب تیسری قاموس ص ۷۶ قاموس
مین ہے کہ النواصب والناصبیہ واھل النصب المتدینون
ببغضۃ علی کرم اللہ وجہہ لانھم نصبوا لہ ای عادوہ الخ
یعنے نواصب اور ناصبیۃ اور اہل نصب وہ ہین جو بغض و عداوت
حضرت علی کو دین اپنا کہتے ہین اسوجہ سے کہ اُن سبنے حضرت سے
دشمنی کیا الخ اب یہان پر قابل توضیح یہ امر ہے کہ اگر مخاطب کا مقصود
نجاتا من النصب سے نجات بغض و عداوت حضرت امیرؑ سے ہے
تو خدا توفیق رفیق کرتا تو ایسا ہوتا لیکن ابھی تک تو نہین ہوا ؎
وانت بحمد اللہ غیر موفق ہاں شیعیان علی ابن ابی طالب بحمد اللہ
ہمیشہ سے ساتھ اسکے باقرار مخالف و موالف موفق ہین بلکہ خود لفظ
شیعہ علی اسپر دلالت کرتا ہے جیساکہ صاحب قاموس فرماتے ہین شیعۃ ص ۳۰ قاموس
الرجل اتباعہ وانصارہ اور بدیہی ہی کہ اتباع و انصار محبین ہوتے
ہین نہ مبغضین اور ظاہر تر اس سے عبارت مابعد اسکے ہی کہ فرماتے
ہین قد غلب ھذا الاسم علی کل من یتولی علیا و اھلبیتہ
حتی صار لھم اسما خاصا یعنے یہ لفظ ایسا مخصوص بمحبان علی
ہے کہ اب معنے دیگر محتاج بقرینہ ہونگے پس جو لوگ باین لقب ملقب
ہین ضرور ہے کہ محبین سے ہون برخلاف اہلسنت معاویہ کہ اسی
لفظ کو دلالت اوپر بغض جناب امیر کے ہے اسلیئے کہ سنت معاویہ
معلوم ہے کہ بغض جناب امیر ہے ہر چند زبانی آپ دعوی محبت کرتے

Presented by Ziaraat.Com

ہین مگر قلب آپکا مکذب اُسکا ہے اور آپ لوگ کی فلتات لسان سے

بمو داے قاموس سے می تراود چکنم آنچہ در آوند دل ہست ؛؛ لاعن

شعور کلمات بغض وعناد نکلتے ہین اور بے باکانہ الفاظ توہین وتہجین

مثل ان الرجل لیہجر کہ سراسر خلاف تعظیم وتکریم وعلامت بغض و

نفاق ہے ظاہر ہوتے ہین جیساکہ ناظرین تحفہ مسروقہ ومنتہی الکلام

وازالۃ الغین پہ ظاہر ہے بہرحال دشمنی ان سنیو نکی جناب امیر و اہلبیت

طاہرین کے ساتھ اس درجہ شہرت و تواتر پہ ہے کہ کفار یہود و نصارا

بھی واقف ہین اور اپنی کتب تواریخ مین لکھتے ہین چنانچہ کتاب

خلاصۃ التواریخ عالم مصنفہ مارشن صاحب مین ذکر فرق اسلامیہ

مین لکھا ہے کہ پس دو فرقے ہوے ایک محب علی جسکو شیعہ کہتے ہین

ایک دشمن علی جسکو سنی کہتے ہین الخ اور اسمین تو کوئی شک نہین

ہے کہ اہلسنت محبت ثلاثہ کے قلبًا ولسانًا مقر ہین اور روایات صحیحہ

صحاح اہلسنت سے مخالفت درمیان جناب امیرؑ اور ان حضرات کی

ثابت ہی چنانچہ صحیح مسلم مین بزبان صدق ترجمان خود حضرت عمر

موجود ہے کہ علی وعباس مجھکو اور ابوبکرؓ کو کاذب وغادر و آثم جانتے

ہین اور یہی صحیح بخاری مین اُنھین حضرت کے بیان سے ہے کہ ہم

سب نے بیعت ابوبکر کی وما خالفنا فی ذلک الا علی والزبیر واتباعھما

یعنے اور نہ مخالفت کیا ہملوگونکی اس بیعت مین مگر علی اور زبیر

واتباع اُنکے نے اور یہی صحیح مسلم مین ہے کہ چھ مہینہ تک بیعت نہ کی ابوبکر

کی جناب امیر نے اور نہ کسی بنی ہاشم نے کما نقل فے جامع الاصول

اور بعد وفات جناب سیدہ باضطرار واکراہ بیعت کی اور شاہ ولی اللہ نے

[illegible]

ص ۱۸۸
حصہ دوم مترجمہ منشی
شیو پرشاد مطبوعہ
دار السلام شاہجہان آباد
۱۸۴۴ء

ص ۱۵۶
صحیح مسلم ج ۲ کلکتہ

ص ۱۵۲
صحیح مسلم

ازالۃ الخفا مین لکھا ہے چون روز دیگر بیعت عامہ منعقد شد سادات ص ۲۷ ازالۃ الخفا مقصد دوم
اہلبیت تخلف نمودند و این اشکالے دیگر بہم رسید حضرت شیخین بحسن تدبیر
این اشکال را برانداختند الخ ثم قال و در ہمین ایام مشکلے دیگر کہ فوق جمیع ص ۲۶ ازالۃ الخفا
مشکلات توان شمرد پیش آمد و آن این بود کہ زبیر و جمعے از بنی ہاشم در خانۂ
حضرت فاطمہؓ جمع شدہ در باب نقض خلافت مشورتہا بکار میبردند حضرت
شیخین اینرا بتدبیر یکہ بایستے برہم زدند الخ اور وہ حسن تدبیر یہ تھی کہ حضرت
عمر آتش افروزی خانہ جناب سیدہ فاطمہ الزہراؓ پر مستعد ہوگیے اور قسم
کھائی کہ گھر جلادینگے جیسا کہ اسکا اقرار خود شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا
مین اور اُنکے فرزند ارجمند نے تحفہ مین اور ابو الفدا نے تاریخ مین اپنی
کہا ہے بلکہ اکثرون نے آگ لکڑی لیجانا اور بعض نے آگ لگانا بھی لکھا ہی
الغرض مخالفت و عداوت بین الخلفا و جناب امیر ہرچند آپ لوگ
چھپائین مگر چھپ نہین سکتی اور اگر فرمائی کہ یہ سب روایت ہی تو عداوت
معاویہ ساتھ جناب امیر المومنین و حسنین کے تو درایت ہے اسکا کوئی
بھی انکار نہین کرسکتا کہ کتنی لڑائیان صفین مین لڑے زبان سے
نوبت بہ تیغ و سنان آئی اور جناب امام حسن مجتبیٰ پر صف کشی کی اور
بقصد لڑنے کے آے کہ بمجبوری نوبت مصالحہ آئی اُسپر بھی خبر شہادت
جناب امام حسنؑ سنکر فرط مسرت و شادی سے اللہ اکبر کہا جسپر فاختہ
عمہ معاویہ نے بیساختہ اُس دین ساختہ سے کہا اعلی موت ابن فاطمہ
تکبر یعنے کیا جناب سیدہ کے بیٹے کے مرنے پر تو تکبیر کہتا ہی اور سب و
شتم و لعن و طعن کی سنت بہ نسبت جناب امیر اور ائمہ طاہرین کے
آپکے یہان اُسکی جاری کی ہوئی ہی جو مدت دراز تک ہر سر منبر ہوا کی اور ابھی تک

کسی نہ کسی نوع سے آپکے یہان وہ بدعت جاری ہی کما یظہر من ازالۃ
العین یہانتک کہ باوصف ایسی عداوت وبغض جناب امیر کے آپلوگ
معاویہ کو خلیفہ برحق وامیر المومنین وخال المومنین کہتے ہین اور
رضی اللہ عنہ کے ساتھ یاد کرتے ہین اور اُسکے فرزند رشید یزید پلید
قاتل جگر گوشۂ رسول رب مجید کو بھی خلیفہ برحق وامیر المومنین اور
لایق صلوات جانتے ہین جیسا کہ بیان ہوگا حالانکہ حدیث نبوی جو متواتر
ومتفق علیہ بین الفریقین دربارہ جناب امیر المومنین علیہ السلام
ہے کہ لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق یعنے علی کو نہ
دوست رکھیگا مگر مومن اور دشمن نرکھیگا علی کو مگر منافق اُس سے
بھی منافق ہونا معاویہ کا ثابت وظاہر ہے اسپر بھی اُسکو خلیفہ وامام
اپنا جانتے ہین پس جب آپ محب ودوست ثلثہ ومعاویہ ویزید ہین
توضرور دشمن علی واہلبیت بھی ہوے اور ہین ومحب العدو عدو
پھر ناصبیت مین آپلوگونکے کیا عذر ہے ع تحب عدوی ثم تزعم
اننی صدیقک فالرای عنک لعازب اور بمناسبت مقام اس
جگہ ایک حکایت توزک تیموری لکھی جاتی ہے کما نقل علماے بخارا ور
عہد امیر تیمور متفق شدہ سجلے نوشتند کہ چون علی مرتضی راضی بقتل
عثمان بود بغض ودشمنی او بقدر ترنج بر ہر مسلمانے واجب است
وپیش امیر تیمور آوردہ درخواست ثبت مہر کردند وگفتند نقل ہاے
این سجل در ممالک خود بفرست امیر تیمور گفت من کہ انرا نمیدانم پیش
مرشد من ابوبکر طایبادے ببرید انچہ او حکم من است پس بردند آن
سجل نزد شیخ درحالیکہ مشغول ساختن دیوار گلی از دست خود بود و

خادم شیخ گل بر داشتہ مید اد شیخ چون سجل را دید بران دستخط کرد کہ اگر
علی مرتضیٰ راضی بقتل عثمان بود پس واے بر حال عثمان انتہی اور قریب
اسی مضمون کے علامہ نور الدین سمہودی نے بھی جواہر العقدین مین
لکھا ہی جسکا ترجمہ بعینہ یہ ہے کہ خبر دیا مجھکو شیخ امام مالکیہ شہاب الدین
احمد بن یونس قسطنطنی مغربی نے اپنے زمانہ مجاورۃ مدینہ رسول مقبول
مین کہ بعض مشائخ معتمدین نے خبر دیا کہ ایک شخص نے اعیان اہل مغرب سے
قصد حج کیا ایک شخص نے اہل ثروۃ سے سَو اشرفیان لاکر اُسکو دین کہ مدینہ
منورہ مین جاکر کسی شریف و سید صحیح النسب کو یہ مال دینا شاید اس ذریعہ
سے مجھکو توسل ہو خدمت جد امجد اُنکے جناب رسالتمآبؐ مین پس وہ مغربی
جب واپس آیا تو اُسنے بیان کیا کہ جب مین وارد مدینہ ہوا اشراف و سادات
کا حال دریافت کیا لوگون نے کہا کہ نسب اُن سبھونکے صحیح ہین مگر سب شیعہ
ہین کہ شیخین پر سب و شتم کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ مین مکروہ جانتا تھا کہ اُس
مال کو اُن دشمنان شیخین کو دون ایکروز ایک شریف یعنی سید سے ملاقات
ہوئی مینے اُسکا مذہب پوچھا اُسنے کہا کہ مین شیعہ ہون تب مینے کہا اگر تو سنی
ہوتا تو اسقدر مال تمکو دیتا یہ سنکر اُس شریف نے اپنی حاجت اور شدت
احتیاج کو بیان کرنا شروع کیا مینے بجواب اُسکے کہا کہ ممکن نہین ہے کہ وہ
مال تمکو دون وہ سید ہمارے پاس سے مایوس ہوکر چلا گیا جب رات کو مین
سویا تو دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور لوگ پل صراط پر چلے جاتے ہین مینے بھی
قصد کیا کہ پل صراط پر مین بھی گزر کرون کہ دفعۃً جناب سیدۃ النساء
العالمین نے فرمایا کہ اسکو منع کرو مین فریاد و واویلا کرتا تھا مگر کوئی
میری فریاد نہین سنتا تھا یہانتک کہ جناب رسالتمآب سے مینے فریاد

ص ۲۹۴ ینابیع المودۃ چھاپہ مصر مین بھی یہ روایت جواہر العقدین موجود ہے ۱۲

دیکھو مدینہ مین سب سید شیعہ ہین

کی اور عرض کیا کہ جناب سیدہ نے مجھکو پل صراط کے گذرنے سے منع
فرمایا ہے جناب رسول خدا جناب سیدہ کیطرف متوجہ ہوئے اور
فرمایا کہ کیون منع کیا تمنے اسکو جناب سیدہ نے عرض کی کہ اسنے میری اولاد
کے رزق کو منع کیا ہی تب وہ حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
کہ سنتا ہے تو کیا کہا فاطمہ نے مینے عرض کیا قسم بخدا یا رسول اللہ مینے نہ
منع کیا اولاد کو انکے رزق سے مگر اسلیئے کہ وہ لوگ شیخین کو سب وشتم کرتے
ہین پس جناب سیدہ متوجہ ہوئین طرف شیخین کے اور فرمایا کہ کیا تم دونو
اس سبب سے میری اولاد سے مواخذہ کروگے شیخین نے عرض کیا
کہ نہین بلکہ ہمنے خود اسمین مسامحہ کیا ہی تب فرمایا جناب سیدہ نے کہ
کسنے تجھکو داخل کیا درمیان میری اولاد کے اور درمیان ان دونو کی
پس مین خوفناک بیدار ہوا اور چاکر اس مبلغ کو حوالہ ذریت مذکور کیا
تمت اقول الاتخفی فیہ مافیہ معذالک امثال اسکے بہت شواہد نظائر
سنیونکے دشمن اہلبیت ہونے پر کتب فریقین مین بلکہ غیر فریقین میت
بھی مندرج ہین جنکا احصا اس مختصر مین غیر ممکن ہے صرف بطور
نمونہ اس مقام مین قلیل من کثیر واسطے اظہار تخالف اقوال و افعال
انکے مذکور ہوا اور مابعد بھی مذکور ہوگا ومن لا یقنع بالیسیر لا ینتفع
بالکثیر چوتھی بتصریح علامہ سیوطی نصب بمعنے تقدیم غیر کا اوپر جناب
امیر کے جیسا کہ تدریب شرح تقریب مین بذیل ذکر ان اشخاص کی جنسے
بخاری ومسلم نے روایت کیا ہی حالانکہ وہ منسوب بدعت ہین کہتے ہین۔
اسحٰق بن سوید العدوی بہز ابن اسد عبد اللہ بن قاسم الاشعری قیس
ابن ابی حازم ہولا رموا بالنصب وہو بغض علی وتقدیم غیرہ علیہ یعنے

یعنی چھپانے ناصبیت

یہ لوگ منسوب کیئے جاتے ہین طرف نصب کے کہ وہی نصب بغض علی ہی
اور غیر علی کو مقدم کرنا او نیز انتہی پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ جو
لوگ تابعین خلفاے ثلثہ سے ہین اور انکو مقدم کرتے ہین جناب امیرؑ
پر یا فضیلت دیتے ہین وہ سب ناصبی ہین ومنہم المخاطب فلا یصح
قولہ نجانا من النصب **پانچوین** معنی ناصبیت روایات اہلبیت
طاہرین علیہم السلام سے جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہی کہ نصب عداوت
اہلبیت ہی علیہم السلام پر منحصر نہین ہے بلکہ اسکا کوئی بظاہر مدعی بھی نہین ہوتا ناصبی وہ ہی جو عداوت شیعہ سے رکھے یا وصفیکہ جانتا ہو کہ وہ شیعہ
ہمارا ہی کمارواہ شیخنا الصدوق رضی اللہ عنہ وارضاہ آور شیعیان
امیر مومنان سے عداوت سنیونکا باعث نہین ہوتا مگر یہی کہ شیعے محب
اہلبیت طاہرین ہین اور سُنی عدو آنحضرات کے ہین حالانکہ شیعے
بیچارے اگر دشمنی شیخین سے رکھتے ہین تو باعث اُسکا بھی وہی حب
علی ہی جسکا منشا حدیث صحیح نبوی متفق علیہ بین الفریقین ہی کہ لا یحبہ
الا مومن ولا یبغضہ الا منافق پس بیشک ساتھ شیعونکے عداوت
کرنا بھی درحقیقت نصب ہی پس ساتھ مذہب تسنن کے جو معلن عداوت
شیعہ ہین دعوی نجات کا ناصبیت سے من قبیل اجتماع النقیضین
محال ہی ہرگز قابل باور کرنیکے نہین ہی صرف مخاطب کی زبان درازی و
جرات بلکہ دنیا سازی وشعبدہ بازی ہی واللہ خیر الماکرین اور ہرچند
بوجہ بغض اہلبیتؑ وعداوت شیعہ کی ناصبیت عموم سنیان کی اجلی البدیہیات
سے ہے مگر مخاطب کی عداوت خصوصاً ساتھ مولف رسالہ فاروق اکبر
اور مقرظ علامہ کے جو سادات رفیع الدرجات اور ذریات طیبات حضرات

معنے نصب عداوت اہلبیت

ص ۴۳۶ کما فی منتہی الکلام ایضاً

عالیات خیر البریات اور شیعیان جناب امیر المومنین وائمہ طاہرین علیہم
السلام سے ہین اسی کتاب ضرب منکر کے ملاحظہ سے بخوبی ثابت ہی اور ظاہر
بلکہ تیقن ہوتا ہی کہ مولف اس رسالہ منکر کا ناصبیت مین سب ناصبیونکا
سردار و اُستاد ہے اور خارجیت مین خوارج نہروان کا پیر یا ہمزاد ہی
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون وان ربک
لبالمرصاد **قولہ** والرفض **اقول** وبہ نستعین بنابر اوسی
ناصبیت مذکورہ کے جو حضرات سینہ بوجہ عداوت شاہ ولایت و
محبت مہین پیر خلافت کی رکھتے ہین بزعم باطل اپنے محبان امیر مومنان
کو بنام رافضیت یاد کرتے ہین چنانچہ مخاطب نے بھی اُسی گمان فاسد
پر نجات اپنی رافضیت یعنے محبت علی سے ظاہر کی ہی لہذا ضرور ہے کہ
تحقیق رفض و رافضیت کی اس مقام مین کیجاے اور اقوال علماے
فرقہ سنیہ جو اس باب مین ہین پیش کیے جائین تا حقیقت حال واضح
معانی رفض و رافضہ — ہوجاے ہر چند مخاطب نے رفض کو مثل نصب بدترین مذاہب جانکر
اُس سے بھی نجات اپنی ظاہر کی ہی مگر ائمہ دین انکے جنکی شریعت پر یہ
لوگ عامل ہین اپنے رافضی ہونے پر فخر و مباہات کرتے ہین جیسا کہ
بیان ہوگا اب جاننا چاہیے کہ رفض کئی معنو مین استعمال کیا گیا ہے۔
اول رفض لغت مین بمعنی ترک اور چھوڑ دینکے ہین اور بنابرہ اسی معنے
ص ۲۱۷ غنیۃ الطالبین — کے سنی شیعونکو رافضی کہتے ہین جیسا کہ غنیۃ الطالبین غوث اعظم مین ہے
وقیل لہا الرافضۃ لرفضہم اکثر الصحابۃ وامامۃ ابی بکر و
عمر وقیل سموا الروافض لرفضہم زید بن علی وقال زید
رفضونی فسموا رافضۃ وقیل ان الشیعی من لا یفضل عثمان علے

علی والرافضی من فضل علیا علی عثمان انتہی یعنے تین معنے رفض کے غوث مذکور نے بیان کیئے ہین پہلے یہ کہ شیعہ کو رافضی اسوجہ سے کہتے ہین کہ انھون نے اکثر صحابہ اور امامت ابوبکر و عمر کو ترک کیا دوسرے یہ کہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ چونکہ انھون نے زید بن علی کو ترک کیا اور حضرت زید نے فرمایا کہ لوگون نے مجھکو چھوڑ دیا اسوجہ سے انکا نام رافضہ ہوا تیسرے بعض لوگون نے یہ کہا ہے کہ شیعہ وہ ہے جو عثمان کو جناب امیر پر فضیلت نہ دے اور رافضی وہ ہی جو جناب امیر کو عثمان پر فضیلت دے انتہی اما وجہ اول پس البتہ شیعہ تارک صحابہ کرام ہین اور اہلسنت بھی اصل امر مین مختلف نہین ہین گو تشخیص و تعیین مین اختلاف کرین پس ایسے لفظ عام سے نجات چاہنا جسکے افراد مخصوصہ مین خود مخاطب بھی ہی مطلقاً جائز نہین ہے اما وجہ دوم کہ شاہصاحب نے بھی شیعہ کو رافضی اُسی وجہ سے کہا ہے اور مخاطب نے بھی اس کتاب مین اُسیکی عبارت کا ترجمہ کیا ہے پس اس معنے سے اول رافضی اُنکے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی کو کہنا چاہیئے کہ وہ معتقد امامت حضرت زید تھے جیساکہ شاہ جی تحفہ مین فرماتے ہین گو کہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی نیز بصحت امامت زید بن علی قائل بود و اور ادرین خروج تصویب می نمود لہذا اکثر زیدیہ در فروع موافق حنفیہ اند انتہی بلکہ مین کہتا ہون کہ اس معنے سے ابو حنیفہ کوفی اور اتباع اُنکے رافضی ہوے نہ ہملوگ شیعہ اثنا عشریہ کیونکہ ہملوگ ابتدا سے کبھی امامت حضرت زید کے معتقد ہی نہ تھے و نہ ہین بلکہ زیدیہ کو ویسا ہی برا جانتے ہین جیسا حنفیہ کو فان الکفر ملۃ واحدۃ لیکن طرفہ یہ ہے کہ باوجود اعتقاد امامت خود ابو حنیفہ ہے

باغوا ربارہ تارک رفاقت آنحضرت کے ہوے اور یہی امر باعث شہادت اُس مظلوم کا ہوا کیونکہ بشرط صحت قول مذکور زید رفضونی ترک رفاقت انھین ابوحنیفہ نے کی تھی اور درحقیقت حضرت زید نے انھین کے اتباع کا نام بالمعنے المذکور رفضہ رکھا جیساکہ کتاب عمدۃ الطالب مین ہے ان اباحنیفۃ بایعہ ایضا وکان قد افتی الناس بالخروج معہ وکتب الیہ ابوحنیفۃ اما بعد فانی جھزت الیک اربعۃ الاف درھم ولم یکن عندی غیرھا ولولا امانات للناس للحقت بک یعنے ابوحنیفہ نے بھی حضرت زید کی بیعت کی تھی اور لوگونکو اُنکے ساتھ خروج کرنیکا فتویٰ دیا تھا اور حضرت زید کو یہ خط لکھا کہ ہمنے چار ہزار درہم آپکے پاس روانہ کیا اور اسکے سوا ہمارے پاس کچھ نہ تھا اگر لوگونکی امانتین ہمارے پاس نہوتین توہم بھی آپکی خدمت مین حاضر ہوتے الخ پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ ابوحنیفہ نے آنحضرت کو جہاد پر آمادہ و مستعد کیا اور براہ مکر و فریب آمادہ کرکے تھوڑا سا مال بھیجکر آپ بعذر امانت داری اعانت سے دست بردار ہوے اور ساتھ زید کا چھوڑ دیا اور آنحضرت کو شہید کرا یا پس اس معنے سے رافضی بھی ابوحنیفہ ہوے نہ ہملوگ کہ کبھی حضرت زید کی امامت کے قایل ہی نہ تھے نہ وہ ہملوگونکے نزدیک خود مدعی امامت ہوے ترک رفاقت کا کیا ذکر پھر جب امام اعظم آپکے رافضی ٹھہرے اور منکر مخاطب بھی حنفی ہے تو ضرور اس معنے سے رافضی ہوا جیساکہ بافادہ حضرت غوث مرجعی وجہی ہے اور رفض سے نجات چاہنے سے بھی گویا ساتھ چھوڑنا اپنے امام اعظم کا لازم آتا ہے وھل ھذا الا عین

(حاشیہ: وقد یجی من زید الحنفی ھذا الباب انشاء اللہ تعالیٰ ...)

Presented by Ziaraat.Com

الرفض اما وجہ سوم پس بنابر اُسکے مخاطب کا رافضی ہونا مشکل ہے
اسلئے کہ مجمع علیہ اہلسنت تو تفضیل الشیخین ہے و تفضیل عثمان پس
قول انکا نا محض کذب ہے **دوسری** رفض کا اطلاق دوستی محمد و آل
محمد پر آپکے امام شافعی وغیرہ نے کیا ہے جیساکہ آپکے امام ابن صباغ
مالکی نے دیباچہ فصول المہمہ میں لکھا ہے ولرب ذی بصیرۃ
قاصرۃ وعن ادراک الحقایق خاسرۃ یتامل ما الفتہ ولیتعرض
عما جمتہ والفتہ فیحملہ طرفہ المریض وقلبہ المھیض الی ان
ینسبنی فی ذلک الی الترفیض وحکی الشیخ الامام العلامۃ المحدث
بالحرم الشریف جمال الدین محمد بن یوسف الزرندی فی کتابہ
المسمیٰ بدرر السمطین فی فضایل المصطفیٰ والمرتضیٰ والبتول
والسبطین ان الامام المعظم والحبر المکرم احد الائمۃ الاعلام
المتبعین المقتدی بھم فی امور الدین محمد بن ادریس الشافعی
المطلبی رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ مثواہ لما صرح بمحبۃ
لاھل البیت وانہ من شیعتھم قیل فیہ ما قیل وھو السید الجلیل
فقال مجیبا عن ذلک بابیات فی الطویل ؛ اذا نحن فضلنا علیا فاننی
روافض بالتفضیل عند ذوی الجھل ؛ وفضل ابی بکر اذا ما ذکرتہ
رمیت بنصب عند ذکری للفضل ؛ فلا زلت ذا رفض و
نصب کلیھما ؛ بحبیھما حتیٰ اوسد فی الرمل ؛ وقال ایضا
قالوا ترفضت قلت کلا ؛ ما الرفض دینی ولا اعتقادی ؛ لکن
تولیت غیر شک ؛ خیر امام وخیر ھادی ؛ ان کان حب
الولی رفضا ؛ فاننی ارفض العباد ؛ وقال ایضا یا راکبا

رفض دوم

فصول المہمہ

قف بالمحصب من منی ٭ واھتف لساکن خیفھا والناھض
سحراً اذا فاض الحجیج الی منی ٭ فیضاً کملتطم الفرات الفایض ٭
ان کان رفضاً حب ال محمد ٭ فلیشھد الثقلان انی رافضی ٭
وحکی قاضی القضاۃ تاج الدین عبد الوھاب السبکی فی طبقاتہ
الکبری عن السید الجلیل والامام الخضیل ابی عبد الرحمن
النسائی احد ائمہ الحدیث المشہور اسمہ وکتابہ انہ لما
دخل الی دمشق وصنف بھا کتاب الخصایص فی فضایل علی
انکر علیہ ذلک وقیل لہ لم لا صنفت فی فضایل الشیخین
فقال دخلت الی دمشق والمنحرف عن علی بھا کثیر فصنفت
کتاب الخصایص رجاء ان یھدیھم اللہ بہ فدفعوہ فی
خربۃ واخرجوہ من المسجد ثم ما زال والیہ حتی اخرجوہ من
الدمشق الی الرملہ فمات بھا رحمہ اللہ تعالی قال قاضی
القضاۃ تاج الدین السبکی المشار الیہ سالت شیخنا ابی
عبد اللہ الذھبی الحافظ ایھما احفظ مسلم بن الحجاج
صاحب الصحیح او النسائی فقال النسائی ثم ذکرت ذلک
للشیخ الامام الوالد تغمد اللہ برحمتہ فوافق علیہ وکان
ابن الحداد احد ائمۃ الشافعیۃ کثیر الحدیث والحفظ لہ
ولم یحدث عن غیر النسائی وقال رضیت بہ حجۃ بینی
وبین اللہ انتھی ملخصاً وحکی الامام ابوبکر البیھقی فی
الکتاب الذی صنفہ فی مناقب الامام الشافعی قیل
ان اناسا لا یصبرون علی سماع منقبۃ او فضیلۃ یذکر

لا هل البيت قط فاذا را واحد ايذكر شيئاً من ذلك
قالوا تجاوزوا عن هذا فهذا رافضي فانشاء الشافعي
يقول ؎ اذا في مجلس نذكر علياً * وسبطيه وفاطمة
الزكية * يقال تجاوزوا يا قوم هذا * فهذا من حديث
الرافضية * برئت الى المهيمن من اناس * يرون الرفض
حب الفاطمية * انتہے موضع الحاجۃ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ کہا علامہ
ابن صباغ مالکی نے کہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ بصیرتین اُنکی دریافت
حقایق سے قاصر ہین اور چشم بینا اُنکے مشاہدہ انوار سے کور وخاسر
ہین کہ جب وہ ہمارے اس مجموعہ مین تامل کرتے ہین ہماری کتاب
سے اعراض کرتے ہین اور بوجہ مرض لاعلاج بغض وعداوت
اہلبیت علیہم السلام کے کہ قلوب اُنکے مردہ ہین ان روایات کو
رافضیت پر محمول کرتے ہین اور بسبب ذکر فضائل اہلبیت ہمکو رافضی
بتاتے ہین حالانکہ نقل کیا ہے شیخ امام علامہ جمال الدین زرندی نے
اپنی کتاب درر السمطین مین کہ جب امام معظم مقتداے اہل اسلام
امام محمد بن ادریس شافعی مطلبی یعنے امام شافعی نے اپنی محبت
ساتھ اہلبیت رسولؐ کے ظاہر کیا اور اپنے کو اُنکا شیعہ کہا تو بہت
کچھ اُنکے بارہ مین قیل وقال ہوئی کہ اُنھون نے اُسکا جواب بحر طویل
مین یون دیا کہ جب ہم فضیلت دیتے ہین علی کو تو جاہل لوگ ہمکو رافضی
کہتے ہین اور جب ہم فضیلت ابوبکر بیان کرتے ہین تو لوگ ناصبی کہتے
ہین پس ہم ہمیشہ اسی رفض ونصب مین رہینگے یہان تک کہ پیوند
خاک ہون اور پھر کہا لوگون نے ہمسے پوچھا کہ تو رافضی ہوگیا ہے

تو ہمنے کہا کہ رفض نہ ہمارا دین ہے نہ اعتقاد لیکن ہم دوست رکھتے ہین بہترین
امام و بہترین ہادیان انام کو اگر اسی محبت علی کا نام رفض ہے تو ہم
سب سے زیادہ رافضی ہین پھر دو شعر کے بعد کہتے ہین کہ اگر دوستی اہلبیت
ہی کو رفض کہتے ہین تو دونون جہان گواہ رہے کہ ہم رافضی ہین اور قاضی
القضاۃ عبدالوہاب سبکی نے طبقات کبریٰ مین نقل کیا ہے کہ امام نسائی جو
امام اہل حدیث تھے اور صحیح نسائی انکی صحاح ستہ مین داخل ہی جب
دمشق مین پہونچے اور وہان کتاب خصایص فضائل جناب امیر مین لکھا تو
مشائخ دمشق نے قیل و قال کرنا شروع کیا اور اس تصنیف سی بہت
ناراضی ہوکر پوچھا کہ فضائل شیخین مین کیون کوئی کتاب تصنیف نہ کیا امام
نسائی نے جواب دیا کہ دمشق مین ہم جو آئے تو یہانکے لوگونکو جناب امیر
سے بہت منحرف پایا اسوجہ سے یہ کتاب لکھی کہ شاید خدا اُنکی ہدایت
کرے اسپر اُنکو خوب زد و کوب کرکے ایک خرابہ مین ڈالدیا اور مسجد سے
نکالدیا اسپر بھی ہمہ وقت درپے اذیت رہے یہانتک کہ دمشق سے
طرف مکہ کے نکالدیا اور وہین وفات کیا عبدالوہاب سبکی کہتے ہین کہ ہمنی
ذہبی سے پوچھا کہ مسلم جسکی صحیح مسلم مشہور ہے وہ زیادہ حافظ تھے یا
نسائی ذہبی نے کہا کہ نسائی زیادہ حافظ تھے اور اسکو مینے اپنے والد سے
کہا کہ جو امام اہل حدیث تھے اُسنے بھی ذہبی کی موافقت کی اور ابن حداد
جو امام اہلحدیث شافعی المشرب تھے اُسنے سوائے نسائی کے کسی سے
روایت نہین کیا اور ابوبکر بیہقی نے کتاب مناقب شافعی مین لکھا ہے کہ
بعض سنی ایسے ہین کہ وہ کسی منقبت یا فضیلت اہلبیت طاہرین پر صبر
نہین کرسکتے جب کسیکو دیکھتے ہین کہ فضایل اہلبیت بیان کرتا ہی تو تہجین

شاہ صاحب نے رسالہ مسروقہ اصول حدیث مین وجہ لکھنا فضائل نسائی نے ... فضائل معاویہ کا لکھا ہے کہ اہل دمشق ... وجہ ناراض ہوکر ... قتل کیا مگر ابن صباغ ان سے زیادہ معتمد اور عبدالوہاب سبکی زیادہ ان سے مستند ہین فتامل ۱۲ منہ

ہوجاتے ہین اور کہتے ہین وہ لوگ کہ چھوڑو ان روایتونکو کہ یہ رافضیون کی حدیثین ہین اُسوقت امام شافعی نے یہ اشعار فرمائے کہ جب کسی مجلس امین ہم فضایل علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام بیان کرتے ہین تو لوگ کہتے ہین اے قوم چھوڑو اس تذکرہ کو کہ یہ حدیث روافض ہے خدا کیطرف پناہ لیجاتا ہون اُنسے جو محبت و تولاے اہلبیت رسول و اولاد طاہرین کو رفض کہتے ہین انتہی محصلا اور یہ اشعار امام شافعی کے تحفہ اثناعشریہ اور ترجمہ صواعق محرقہ مین بھی موجود ہین الحاصل اقوال امام شافعی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلسنت محبت عترت رسول کو رفض اور محبکو رافضی کہتے ہین چنانچہ اس معنے سے خود انکے امام شافعی نے اپنے کو رافضی کہا ہے جو ایمہ دین سے انکے تھے مگر چونکہ مخاطب مقلد امام شافعی کے نہین ہین تو بیشک اس معنے سے رافضی بھی نہونگے اور شاید اسی معنے سے نجات اپنی بھی ظاہر کیا ہو نہ جس معنے سے امام اعظم اُسکے رافضی تھے یعنے بوجہ ترک رفاقت حضرت زید شہید کی ورنہ تقلید برہم ہوجائیگی اور اُنکا تابع ہونے سے نکل جائینگے پس گو مخاطب بوجہ تقلید و متابعت اپنے امام اعظم کے مجبور ہو اور قبول نکرے لیکن بمطابقت اطلاق امام شافعی یعنے رفض کا ہم معنے محبت اہلبیت و تشیع ہونا بتصریح اکثر علماے اہلسنت کے ثابت ہے چنانچہ اصطلاحات الفنون مین بھی ہے الروافض فرقۃ من کبار الفرق الاسلامیۃ وتسمی بالشیعۃ ایضا انتہی جس سے نجات چاہنا مخاطب کی ناصبیت و خارجیت کو مستلزم ہے فتدبر تیسری معنے رفض جو بتصریح احادیث حضرات اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے معلوم ہوتا ہے گو سنی لوگ اسکو نمانین مگر

*بملوگو نہین الخ اور روض المناظر مین ہے کہ مراد بنی تیم سے ابوبکر ہین اور بنی عدی سے عمر اور بنی امیہ سے عثمان و معاویہ ہین اور یہ روایت

Presented by Ziaraat.Com

بمناسبت مقام وہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ رفض بمعنے ترک باطل و اختیار
حق ہے اور ابتدا اس خطاب کی زمانہ حضرت موسیٰ سے ہے کہ جب
بنی اسرائیل نے فرعون کو ترک کرکے متابعت حضرت موسیٰ علی نبینا
علیہ السلام کو اختیار کیا تو تابعان و ہواخواہان فرعون بنی اسرائیل
کو روافض کہتے تھے اور یہ نام اُسوقت سے ہملوگ شیعیان علے بن
ابیطالب علیہ السلام کے لیئے جو بمنزلہ ہارون من موسیٰ سے تھے ذخیرہ
کیا گیا اور موید اس معنے کے وہ ہے جو غنیہ سے اولاً مذکور ہوا کہ بسبب
ترک کرنے امامت شیخین کے یہ لوگ روافض کہلائے فصدق الامام
علیہ السلام قوم موسیٰ مین بنی اسرائیل بوجہ ترک فرعون رافضی کہلائے
اور اس امت مرحومہ مین شیعیان امیر مومنان بوجہ ترک فرعون
اس امت کے ملقب باین لقب ہوئے فصدق ما قال رسول الملک
العلام علیہ الصلوٰۃ والسلام حذو النعل بالنعل یعنے فرمایا
رسول خدا نے کہ جو امور امم سابقہ مین گذرے ہین وہ اس امت
مین بھی ضرور ہونگے حتی کہ اگر وہ سوراخ مورچہ مین گئیے ہونگے
تو یہ بھی جائینگے لہذا اس امت مین بھی تحقیق رافضی کا ہونا بہت ضروری
تھا مگر بنظر حدیث شریف نبوی درباب جناب مرتضوی انت منی
بمنزلہ ہارون من موسےٰ کے مطابقت رافضیت نے شیعو نپر طرف
ثانی کی مطابقت مین ایک عجیب لطف پیدا کیا کما لا یخفے بہر کیف
جب رفض و تشیع بمعنے محبت علی و اہلبیت مستعمل ہوا اور مخاطب نے
اپنی نجات کا رفض سے اقرار کیا اور قبل اسکے ناصبیت جو بمعنے بغض علی
یا محبت ابوبکر مستعمل ہوئی ہے اُس سے بھی انکار اپنا ظاہر کیا تو نہ رافضی

Presented by Ziaraat.Com

وشیعہ رہے نہ ناصبی اور سنی ہوئے فنعم ما قال ؎ نہ خدا ہی ملا نہ
وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے چوتھی معنے رفض کے
بنا بر تحقیق انیق رئیس الحکما شیخ ابو علی بن سینا کی کتاب اشارات
مین یہ ہے العرفان مبتدء من تفریق ونفض وترک و
رفض انتہی یعنے عرفان شروع ہے تفریق سے اور نفض وترک
ورفض سے جسکی شرح مین جناب محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین
کہ شیخ ابو علی بن سینا نے جمیع مقامات عارفین کو چار مرتبہ مین جمع کیا
ہے کیونکہ درمیان اہل ذوق مشہور ہے کہ تکمیل ناقصین کی دو
چیزون سے ہوتی ہے تنقیہ سے اور تقویت سے کہ اول سلبی ہو اور
دوسرا ایجابی ہے کہ جسکو تخلیہ وتزکیہ بھی کہتے ہین لیکن درجات
تزکیہ پس وہی چار ہین جنکو شیخ نے ذکر کیا ایک تفریق یعنے
زیادتی کرنا جدائی مین کہ کسیکو دوسرے پر ترجیح نہ رہے اور دوسرے نفض
یعنے حرکت دینا کسی شئے کا کہ اشیاء مستحقرہ اُس سے جدا ہوجائین جسطرح
کپڑے سے غبار کا جھاڑ دینا تیسرے ترک یعنے خلوت نشینی اور انقطاع کرنا
چوتھے رفض یعنے ترک کسی شئے کا کہ بے پروائی کے ساتھ انتہی اس سے
معلوم ہوا کہ رفض اعلےٰ مدارج عرفان سے ہے جیسا کہ ہم لوگ شیعہ سوائے
دامان عترت طاہرہ کے دوسرونکے تارک اور اُنسے بے پروا ہین
اور اُنکو خس وخاشاک وگرد وغبار ناپاک جانکر جھاڑ دیتے ہین
لیکن تعجب یہ ہے کہ مخاطب مدعی تصوف ہوکر کہ قادری ومنعمی اپنے
کو کہتا ہے پھر رفض سے جو اعلےٰ مدارج عرفان سے ہے کیونکہ نجات
وبرائت اپنی ظاہر کرتا ہے حالانکہ کل اہل تصوف باوجود شمول دیگر

معنی رفض بتحقیق بو علی سینا

عقاید باطلہ محبت اہلبیت کا جو عبارت رفض سے ہے پورا دم بھرتے ہین
پس اس صورت مین شیعہ و شافعی و ابو حنیفہ سب رافضی ہوسے
بمعانی مختلفہ مگر میرے مخاطب نہ ناصبی ہوسے نہ رافضی پھر باقی کیا
رہا خارجی اور تعجب نہین ہے کہ یہی ہون کیونکہ منجملہ اور مذاہب کے
جنسے انکار کیا ہے خطبہ مین خارجیت کو شمار نہین کیا ہے والسکوت
کالاقرار سیما اذا کان ابو حنیفۃ من ہولاء الاشرار
قولہ والتشبیہ اقول اولاً بطلان اس ہذیان کا سابقاً مذکور ہوا
اور آیندہ بھی بتفصیل آئیگا انشاء اللہ فانتظرہ ثانیاً بقول شخصے
در کفر ہم ثابت نۂ زنار را رسوا مکن ؎ مخاطب کبھی ایک امر پر ثابت
قدم نہین رہتا تشبیہ جو عین عقیدہ ان سنیونکا ہے اُس سے انکار
کیئے چلا جاتا ہے حالانکہ انکار ضروری مذہب بھی کفر ہے اور اس سے
بڑھکر کون دلیل واضح ہوگی کہ اسی عقیدہ تشبیہ کیوجہ سے اہلسنت
مشبہ کہے جاتے ہین جیساکہ غنیۃ الطالبین مین ہے جہان اہلسنت
کے نامونکو لکھا ہے تسمیہا الجہمیۃ والنجاریۃ مشبہۃ لا
ثباتہا صفات الباری عز وجل من العلم والقدرۃ والحیوۃ
وغیرہا من الصفات انتہی یعنے اہلسنت کو جہمیہ و نجاریہ مشبہ کہتے
ہین اسوجہ سے کہ یہ لوگ صفات باری عز وجل کو ثابت کرتے ہین مثل
علم و قدرت و حیوۃ وغیرہ کے ثالثاً ثابت کرنیوالے تشبیہ کے
بہت سی روایتین صحاح اہلسنت مین موجود ہین مثل صحیح بخاری
و مسلم و مشکوۃ وغیرہ کے عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ
خلق اللہ آدم علی صورتہ کما فی المشکوۃ یعنے پیدا کیا خدا نے

جبر محبت جہنین اہلسنت

غنیۃ الطالبین صہ ۲۱۲

Presented by Ziaraat.Com

آدم کو اپنی صورت پر ہر چند ایسی روایتوں کے بعض اہلسنت مثل ضحک اللہ حتیٰ استلقی خدا اسقدر ہنسا کہ چت لیٹ گیا تاویل کرتے ہین مگر احادیث رویت کالقمر فی لیلۃ البدر یعنے چودہوین رات کے چاند کیطرح خدا کو دیکھینگے۔ اپنی ضروریات دین سے جانتے ہین پھر اس سے بڑھکر تشبیہ کیا ہوگی قولہ والتعطیل اقول یہ دعوی بھی صداقت سے معطل و مبرا ہے بچند وجہ اوّل یہ کہ تعطیل اصطلاح مین کہتے ہین نفے صفات ہفتگانہ خدا کو جو مسمیٰ بائمہ سبعہ ہین کہ وہ علم وحیات و قدرت و اختیار و ارادہ و سمع و بصر ہین اور جمہور اشاعرہ ہر چند قایل صفات باری تعالےٰ کی قدیم ہونیکی ہین لیکن کہتے ہین علم قدیم ہے اور تعلق حادث ہے پس بیشک یہ قول مستلزم حدوث صفات ہے اور حدوث صفات مستلزم ہے نفی علم بحوادث کو اور یہ عین تعطیل ہے جیسا کہ محقق دوانی نے بھی شرح عقاید مین اسکی تصریح کی ہے اور شرح دوانی مین ہے ان المتکلمین قالوا ان العلم قدیم والتعلق حادث ولا یخفی ان ھذا یفضی الی نفی علمہ بالحوادث فی الازل یعنے متکلمین نے کہا ہے کہ علم قدیم اور تعلق حادث ہے اور مخفی نہین ہے کہ یہ موجب ہے نفی علم حوادث کو ازل مین دوسری یہ کہ ہر چند اشاعرہ قائل بقدم صفات ہین مگر صفات باری کو عین ذات نہین کہتے ہین بلکہ زاید بر ذات جانتے ہین لہذا مرتبہ ذات مین سلب صفات لازم آتا ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ ذات و ذاتی شئے کی نہو بلکہ خارج از شئے ہو تو ثبوت اُس چیز کا واسطے اس شئے کے ضروری نہوگا مگر بعلت اور جو معلول بعلت ہو وہ ممکن بالذات ہے پس صفات واجب تعالےٰ

ممکن ہونگے اور جو ممکن ہے وہ حادث یعنے مسبوق بالعدم ہے پس
بنا بر اعتقاد اشاعرہ جنمین مخاطب وشاہ صاحب داخل ہین حدوث
صفات باریتعالے لازم آتا ہے وھو خلف سبحان ربک رب
العزۃ عما یصفون تیسؔری اسپر بھی اگر تسکین خاطر والا نہو تو اکابر
محققین اہلسنت کی تصریح صریح دکھاتا ہون کہ فرقہ اشاعرہ قائل
بہ تعطیل ہین اور تعطیل انکو لازم ہے علامہ صالح بن مہدی مقبلی جو
اکابر اہلسنت سے ہین اور تعریف اُنکی بدر طالع کاشانی اور اتحاف
النبلا مولوی صدیق حسن خان سے کالبدر الطالع ظاہر ہے اپنے
مسائل ملحقہ بابحاث مسددہ مین بحث حسن وقبح اشیا مین فرماتے ہین
وقد فرع علیھا البیضاوی من منھاجہ جواز التکلیف
بالمحال لذاتہ قال لان حکمتہ تعالیٰ لا تستدعی غرضا فلا
تستدعی التکلیف بالفعل الاتیان بہ وھذا منہ تعطیل
لمعنے الطلب فیتعطل جمیع التکالیف ولم ار غیرہ اجترء علی
ذلک وھو من الملخصین لاصول الاشعریۃ وحاصل التعطیل
کما تری انتہی یعنی بیضاوی نے اپنی کتاب منہاج مین جائز کیا ہے
تکلیف بمحال لذاتہ کو اور کہا کہ حکمت خدائے تعالے استدعی کسی غرض
کو نہین ہے پس تکلیف دینا اُسکا کسی فعل کے لیے اُس سے بجالانا اُسکا
مقصود نہین ہے پس اس بنیاد پر تعطیل معنے طلب فعل لازم آتا ہے
اور جمیع تکالیف معطل ہو جائینگی اور مینے کسیکو سوائے اس بیضاویکے
نہ دیکھا جو ایسی جرءت کرے حالانکہ یہ اُنلوگو مین سے ہے جسنے اصول
اشاعرہ کو مہذب اور خلاصہ کیا ہے کہ حاصل اُسکا عین تعطیل ہے اور

Presented by Ziaraat.Com

خرافت اُسکی ظاہر ہے انتہی **قولہ والاعتزال اقول** چونکہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ اشعری و معتزلی دونون کو سگ زرد برادر شغال اور باطل جانتے ہین لہذا اس خانہ جنگی مین دخول کرنا بے سود جانتے ہین گوشت خر دندان سگ مگر بعد مراجعت با حوال طرفین کئی بات ضروری لکھنا پڑا اول یہ کہ اصل مذہب اہلسنت جب سے کچھ علم و فہم و ادراک کا انمین وجود ہوا اور اہل علم کہلانے لگے یعنے زمانہ حسن بصری تابعی کے بعد سے تمامی اہلسنت کا مذہب معتزلہ تھا الا من شذ اور یہی مذہب حق انکے یہان شمار کیا جاتا تھا چنانچہ خود ائمہ اربعہ انکے اور ابو الحسن اشعری سب کے سب شاگرد معتزلہ تھے چنانچہ کتاب جواہر التوحید مین ہے وجاء بعد واصل الخ[1] جس سے یہ بات اثبات کو پہونچی کہ بانی اول مذہب اشاعرہ کا ابو الحسن اشعری پہلے خود بھی معتزلی تھا اور شاگرد بھی معتزلی کا تھا اور اُستاد شاگرد مین جب مخالفت ہوئی تب اس لایق شاگرد نے ۲۶۵ھ ہجری مین ایک اپنا مذہب دوسرا نکالا جسکو اشاعرہ کہتے ہین اب خدا جانے اُستاد حق پر تھا کہ شاگرد اگرچہ بیشتر خطا خُردون ہی سے ہوتی ہے کما ہو المشاہد دوم یہ کہ بعد اس ایجاد و اختراع مذہب جدید و مخالفت اُستاد و شاگرد و تکاثر مذہب اشاعرہ و اہل مذہب اُسکے ہنوز انکے یہان یہ امر غیر محقق ہے کہ لفظ اہلسنت و جماعت کے مصداق کون ہین اشاعرہ یا ماتریدیہ جیسا کہ بحر المذاہب مین ہے ثم ان اہل السنۃ والجماعۃ قد اختلف العلماء فیہم ہل ہم الاشاعرۃ او الماتریدیہ فالمشہور فی دیار خراسان والعراق والشام الخ[2] ازینجاست

[1] وجاء بعد واصل ابو علی الجبائی وکان ابو الحسن مع صغرہ تلمیذہ الی ان تمذہب فی العقاید بمذہبہ الخ جواہر التوحید علی حاشیۃ عقیدۃ الطالبین ۱۲ سنہ ۲۶۵ و ازالۃ الاقطار بہم الاشاعرہ

[2] اصحاب ابی الحسن علی بن اسمعیل بن اسحٰق بن سالم بن عبد اللہ بن بلال بن ابی بردہ بن ابی موسی الاشعری صاحب رسول اللہ وہو اول من خالف اباعلی الجبائی ورجع عن مذہبہ الی آخرہ تحفۃ اللہ ۱۲

کہ شاہ سلامۃ اللہ اپنے کو ماتریدیہ کہتے ہین اور حیدر علی اپنے کو اشعری
اور ماتریدیہ کو ملعون کہتے ہین اور معتزلہ ان دونون کو کافر و
ملعون کہتے ہین پس ہرگاہ یہ امر غیر محقق ہے تو ایک سے نجات ظاہر
کرنا اور دونون کو ناتحقیق چھوڑنا وجہ اسکی معلوم نہین ہوتی بہرکیف
یہ امر معلوم ہوا کہ ہنوز اہلسنت کا مصداق غیر معلوم ہے اور حقیقت
اشاعرہ بھی غیر مشعور رہا ہے سوم باوجود اتحاد کے اصول مذہب مین
مثل خلافت خلفا وغیرہ کے جیسا کہ شاہ جی نے لکھا ہے کہ عقیدہ ششم
آنکہ امام بعد از رسول ابوبکر صدیق است وہمین است مذہب اکثر اہل اسلام
وشیعہ منفرد اند بانکار این عقیدہ الخ صرف مخالفت بعض مسایل فرعیہ کی
وجہ سے جو عام علما مین ضروریات سے ہے فرقۂ معتزلہ سے نجات
چاہنا اور مذاہب اربعہ مثل شافعیہ وحنفیہ وحنبلیہ و مالکیہ وغیرہ سے
راضی رہنا اور انسے نجات نہ چاہنا باوجود اختلافات کثیرہ کے جو اضعاف
مضاعف اختلافات مابین اشاعرہ و معتزلہ کے ہین انحضرات کی ناصبیت
کو فاش کرتا ہے کہ چونکہ معتزلہ بعض اقوال مین اتفاقا درباب بعض فضائل
اہلبیت علیہم السلام موافق شیعہ کے ہوگئے ہین لہذا قابل نجات چاہنے
کے ہوے اور ائمہ اربعہ چونکہ مباینت تامہ فرقہ حقہ سے رکھتے ہین
باوجود اختلافات باخود ناقابل برات نہ قرار پائے اور یہی وجہ ہے
کہ جیسا اشاعرہ کو اصولاً ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے عداوت وبغض
وعلیحدگی ہے ویسا ہی حنفیہ کو فروعات مین بغض وعناد تام ہے لہذا یہ
اصول وفروع اہلسنت کو زیادہ مرغوب ومطبوع ہوے بہ نسبت
شافعی وغیرہ کے چہارم یہ کہ مخاطب نے مابعد اسکے جہان حدوث مذہب

شیعہ اور قدم مذہب تسنن کو بیان کیا ہے سن ظہور مذہب اثنا عشریہ
سنہ ۲۶۶ مین لکھکر اپنے مذہب کی قدامت پر بہت کچھ ناز و کرشمہ دکھایا
ہے اب بوجہ حادث ہونے مذہب اشاعرہ کے سنہ ۳۶۵ مین جیسا کہ
کتب تواریخ و بحر المذاہب و ملل و نحل سے ظاہر ہے جسکا بیان جلد
پنجم مین بتصریح ہوگا اور یہان مختصرا ہوا وہ ناز بے انداز انکا مبدل
بالم جان گداز ہوگیا اور راز انکا فاش ہوگیا کہ براہ پیش بندی اپنے
مذہب کے حدوث و جدت کے اخفا کے لیئے یہ بیان صریح البطلان
سراسر افترا و بہتان وقوع مین آیا سہ نے فرعت محکم آمدنے اصول
شرم بادت از خدا و از رسول ٭ **قولہ ولا ارجاء** اقول باوجود دعوے
حنفیت یہ قول بھی کئی وجہون سے مردود ہے پہلی یہ کہ غوث اعظم
آپکے اپنی غنیہ مین فرماتے ہین اما المرجئہ ففرقہا اثنا عشر فرقۃ — صفحہ ۱۲۶ ۲۳۹ غنیۃ الطالبین
الجہمیۃ والصالحیۃ والشمریۃ والیونسیہ والنجاریۃ و
الغیلانیہ والشبیبہ والحنفیۃ الخ یعنے لیکن مرجیہ پس اُسکے بارہ
فرقے ہین جہمیہ صالحیہ شمریہ یونسیہ یونانیہ بخاریہ غیلانیہ شبیبہ حنفیہ
معاذیہ مریسیہ کرامیہ پھر فرماتے ہین اما الحنفیۃ فہم اصحاب ابی — صفحہ ۲۳۰ غنیۃ الطالبین
حنیفۃ نعمان بن ثابت جسکے نیچے ترجمہ مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی کا
یہ ہے اما حنفیہ پس ایشان یاران ابوحنیفہ کوفی اند کہ نامش نعمان بن
ثابت است الخ اور اس مضمون کو دوسرون نے بھی آپکے ائمہ دین
سے مثل خطیب بغدادی و امام غزالی و حمیدی و سفیان ثوری وغیرہ
کے لکھا ہے جیسا کہ مابعد اسکے آویگا انشاء اللہ تعالے پس ارجاء سے
نجات چاہنا اور اُسکو بطالات مین ملانا مستلزم ہے حنفیت سے استبرا

Presented by Ziaraat.Com

کرنیکو اور آسکے بطالات مین ملانے کو اور غالبًا یہ آپکو منظور نہوگا
والا فلک الخیار دوسری جب حنفیہ ایک فرد ہے افراد مرجیہ
سے اور مرجیہ و قدریہ کو جو رسول اللہ نے فرمایا ہے شاید آپ کو
معلوم بھی ہوگا مشکوۃ شریف مین ہے قال رسول اللہ صنفان
من امتی لیس لهما فی الاسلام نصیب المرجیہ والقدریۃ
یعنے دو قسمونکو میری امت سے اسلام مین سے کوئی حصہ نہین ہے
ایک مرجیہ دوسرے قدریہ پس بتصریح اپنے غوث اعظم کے آپ
مرجیہ ہوے اور حسب ارشاد فیض بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم آپ کو اسلام سے کچھ بہرہ نہین ہے اور جسکو اسلام
سے بہرہ نہین ہے وہ بیشک کافر ہے ان الذین کفروا وماتوا وهم
کفار اولئک علیهم لعنة الله والملئکة والناس اجمعین
خالدین فیها لا یخفف عنهم العذاب ولا هم ینظرون
قولہ والجبر اقول اولا اگر مخاطب اشعری نہوتا تو یہ دعوے
کسیطرح ممکن تھا مگر بعد اشعری المذہب ہونیکے یہ دعوے سراسر
دروغ بیفروغ ہے جیساکہ اصطلاحات الفنون مین ہے اما اهل
السنة والجماعة وکذا النجاریة والضراریة جبریة متوسطة
ای غیر خالصة الخ یعنے اہلسنت وجماعت اور نجاریہ وضراریہ
سب جبریہ متوسطہ ہین الخ ثانیا سابقا ذکر ہوا کہ اہلسنت والجماعت
سے مراد بالطلاق صحیح اشاعرہ ہین جیساکہ بحر المذاہب سے گذرا اور
آیندہ مذکور ہوگا اور تعداد نجاریہ وغیرہ کا بعد اہلسنت کے بھی
موید علیحدگی و تفریق کی ہے ثالثا مابعد اسکے مذکور ہوگا کہ ابن تیمیہ

مرجیہ ہونا حنفیہ کا

ص ۲۰۰
اصطلاحات الفنون

جبریہ ہونا اہلسنت کا

اور امام غزالی اور امام رازی اور عبد العلی بحر العلوم اور محب اللہ
بہاری صاحب مسلم اور صاحب مواقف وغیرہ نے نقل کیا ہی کہ جتنے
اشاعرہ ہین سب جبریہ ہین پس نجات ظاہر کرنا جبریت سے اور
الحاق اُسکا بطالات مین موجب زوال مذہب مخاطب با کمال ہے
قولہ والقدر اقول یہ دعوی بھی بچند وجوہ باطل ہے پہلی یہ کہ
جب قدریہ فرقہ معتزلہ کو کہتے ہین اور پہلے اسکے مخاطب نے اعتزال
کا ذکر کیا ہے پھر یہ تکرار لغو موجب جہل یا غفلت یا سہو ہے جیسا کہ
قاموس مین ہے المعتزلۃ من القدریۃ اور اصطلاحات الفنون
مین ہے ویطلق القدر ایضا علی اسناد افعال العباد الی قدرتھم
ولذا یلقب المعتزلہ بالقدریۃ کذا فی شرح المواقف یعنے
بندونکے افعال کی نسبت کرنا طرف اُنکی قدرت کے اسکو قدر کہتی ہین
اور اسی وجہ سے معتزلہ قدریہ کہلاتے ہین جیسا کہ شرح مواقف مین ہے
دوسرے خواجہ حسن بصری کہ خود مخاطب جسکا کیسا معتقد و معرف و ص۲۱ ضرب منکر
مداح ہے اور اُنکو پیشوایان امت سے اسی ضرب منکر مین لکھا ہی
وہ بھی قدریہ تھے جیسا کہ میزان الاعتدال ذہبی مین ہے الحسن بن
یسار مولی الانصار سید التابعین فی زمانہ بالبصرۃ کان
ثقۃ حجۃ راسا فی العلم والعمل عظیم القدر وقد بدت منہ
ھفوۃ فی القدر انتہی یعنے حسن بن یسار سید تابعین سے تھے
بصرہ مین اپنے زمانہ مین اور ثقہ و حجہ تھے علم و عمل مین اور وہ
قایل بہ قدر ہوے تھے پھر اگر قدریت سے برات ظاہر کی تو حسن
بصری سے بھی استبرا لازم تھا اور بقول مخاطب جب اولیاء امت کا

قدریہ ہونا حسن بصری

سلسلہ ایسون ہی تک ختم ہوتا ہے جو قدریہ تھے تو واے بر حال غیر
اولیا فصدق قولہ تعالیٰ والذین کفروا اولیاۂھم الطاغوت
یخرجونھم من النور الی الظلمات الایۃ **تنبیہ** صاحبان
عقل سلیم پر بخوبی ظاہر ہے کہ جتنے مذہبون سے مخاطب نے باین
اہتمام و شدت تمام نجات و برات اپنی اس خطبہ مین ظاہر کی ہے وہ
سب افراد اہلسنت سے ہین سواے ایک رفض کے جو مرادف تشیع
اور بمعنی محبت جناب امیر المومنین و ائمہ طاہرین و اہلبیت معصومین
علیہم السلام کی ہے بمقابل تسنن و نصب کے اور واقعی جو محب
شیخین اور امت ابوحنیفہ مرجی و جہمی و مجسمی و معتزلی و قدری مجوس
ہذہ الامۃ و خارجی سے ہو وہ شیعہ و رافضی کیونکر ہو سکتا ہے مگر
بمعنے دوم جس معنے سے ابوحنیفہ کوفی رافضی تھے فتذکر و تفکر قولہ
وغیرھا من البطالات **اقول** بطلان نجات مخاطب کا بطالات
مذکورہ سے مذکور ہوا اور عرض کتاب مین بھی عند الموقع مذکور ہوگا
لیکن غیر ان بطالات مذکورہ کے بھی اسی قیاس پر اگر خاص مبتدعات
حضرات سنیہ سے ہین تو بمصداق مشتے نمونہ از خروارے ان بطالات
سے مخاطب کی نجات کب ہوئی جو اور بطالات و مبتدعات و مخترعات
سے نجات ان حضرات کی متصور ہوگی **ع** تو کار زمین را نکو ساختی
کہ بر آسمان نیز پرداختی **قولہ** وجعلھم ائمۃ یھدون الخ **اقول**
اولاً اگر امامت رسل سے مراد معنی لغوی ہے جسمین کتب سماوی و لوح
محفوظ وغیرہ بھی شامل ہین اور کلام باری انھین معانی سے نازل
ہے تو مسلم ہے لیکن تمہید مخاطب کو مفید نہین ہے کیونکہ بحث امامت

Presented by Ziaraat.Com

اصطلاحی مین ہے نہ معنی لغوی مین اور اگر بمعنے مصطلح متکلمین ہی جیسا
کہ خود منکر نے اپنے اسی ضرب منکر مین کہا ہے کہ مذہب اہلسنت وجماعت
مین ایک مسلمان بالغ عاقل آزاد قرشی صاحب شوکت کو جو حوزۂ
اسلام کو دست تعدی کفار سے نگاہ رکھ سکے و حدود و احکام جاری
کر سکے و حق مظلوم کا ظالم سے دلانے پر قادر ہو و سکے نزدیک
ظاہر ہوا امام بنانا مسلمان پر واجب ہے انتہی پس اسطرح کی
امامت کل انبیا کے لیئے ثابت کیجئے تب یہ دعوی پیش فرمایئے و
دونہ خرط القتاد حالانکہ ان صفات کے ساتھ کوئی نبی اولین و
آخرین سے بلکہ خیر المرسلین بھی متصف نہین ہین مگر آپ شاید نبوت
کو بھی مثل خلافت ثلاثہ کے جعلی باختیار مسلمانان بنایئے اور آیات
قرانی و احکام ربانی سے دست بردار ہو جایئے تو دعوی صحیح ہو سکتا
ہے ثانیا یہ کہ امام بنانا تو آپکے نزدیک مسلمانونکی سازش سے ہوتا ہی
یہان خدا کیطرف کیون نسبت دیا کہ وجعلھم ائمۃ یھدون
فرمایا یعنے خدا نے انکو امام بنایا جو ہدایت کرتے ہین یہ تو مذہب اہل حق
شیعہ اثنا عشریہ ہی کا ہے کہ امام کو منجانب خدا مقرر ہونا چاہیئے چنانچہ
شاہ صاحب نے بھی فرمایا ہے و شیعہ متفرد اند الخ ثالثا یھدون کی قید
شاید لغرض تفریق درمیان امام نصب کردہ خدا و نصب کردہ انسان
کے لائے ہین کہ اول ہادی و مہدی ہے دوسرا ضال و مضل و من

يضلل الله فلا ناصر له فافهم وتامل قوله لعل الامم بها
يهتدون اقول اولاً قوله هدى للمتقين الخ کے بعد منکر کا
لیت و لعل محض لغو و مہمل ہے ثانیا بعد ذکر دو ہادیون کے کہ

رسل و کتب ہین طمع اہتدائے امم صرف آخر یعنے کتب سے جو مرجع ضمیر بہما ہے طمع اقتداے خاص ہے ساتھ قایل حسبنا کتاب اللہ کے فتدذ کر وتفکر قولہ وخص من بین الخ **اقول** ہر چند مین بلحاظ ایفاے وعد درباب عدم تعرض اغلاط لفظی وخرافات معنوی وترکیبی مخاطب اکثر جا دیدہ و دانستہ اعراض وچشم پوشی کرتا ہون مگر جہان کہ احتمال تعدی ضلال ہو ناچار تصدی باصلاح یا ابطال کیجاتی ہے ازان قبیل یہان بہی خص جو بضاد معجمہ تحریر ہوا بخیال بے ادبی یا محال عادی ہونیکے جیساکہ منکر نے شخص ذی استعداد سے ترجمہ کو ترجمعہ لکھنا محال عادی کہا ہے تاویل بتقصیر وخطاے کاتب کرکے خص بصاد مہملہ تصور کیا لیکن ع لن یصلح العطار ما افسد الدھو خص کا استعمال بہی تو جیساکہ قاموس وغیرہ کتب لغت مین ہے خصہ بہ ہونا چاہیئے اور یہان مخاطب نے فقط خص کہا ہے جسکے معنے یہ ہوے کہ خاص کیا اللہ نے سب نبیوںمین سے اپنے حبیب کو پس جس بات کے ساتھ خاص کیا اسکا کچھ ذکر نہین ہے کمال حیرت ہے اُن فحول سے جو باوصف مفتی اور نام کے وکیل ہونے اور نصرت امام اعظم مین اپنے نصرۃ المجتہدین لکھنے کے عند الاصلاح ایسے ایسے رکایک فاحشہ کو بہول چوک گئے اور ریک خطاو خطایا مابعد کو خیال نکیا حالانکہ ادنے مبتدی بہی ایسی خطاے فاش وافحش نکریگا سچ تو یہ ہے کہ حب الشیخین انپر ایسی غالب ہوئی کہ انہون نے اس خیال سے کہ خلفا کا کہین جلد ذکر آجاے رسول کے خصوصیات کو بہی بہلا دیا اور حب الشئ یعمی ویصم کے مصداق بن گئے چنانچہ بعد ہی اسکے ذکر خلفا مین بالاستخلاف کہنا نہ بہولے قولہ وجعل اصحابہ الکرام

ضرب المنکر چونکہ مجیب مصیب ایک شخص صاحب استعداد تہا اُس سے ایسی غلطی فاش محالات عادیہ سے ہے ۱۲

خصوصیات رسول

اقول سچ ہے ؎ کار عاشق جز تماشاے وصال یار نیست ۔ فضیلت
ہوگیسکی مگر آپ اُسکو خلفا ہی کے لیئے تصور کیجیگا منکر نے جس آیہ کو کاٹ
چھینٹ کے یہان لکھا ہے وہ یہ ہے سورہ نور مین قال اللہ تعالےٰ
وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی
ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی ولا
یشرکون بی شئیا ومن کفر بعد ذلک فاولٓئک ھم الفاسقون
الآیہ نہین معلوم اس آیہ کے کون لفظ سے وعدہ استخلاف کو مخصوص
باصحاب کرام خصوصا خلفاے راشدین سمجھا ہے حالانکہ حق سبحانہ تعالےٰ
نے عام مومنین صالحین سے وعدہ کیا ہے مگر آپنے سبکو حق لیلا کر دیا
شاید یہ اشتباہ لفظ منکم سے جو مفید خطاب ہے آپکو پیدا ہوا ہو تو
اولا جب لفظ منکم سے خطاب عام جمیع حاضرین مومنین صالحین سے
ہے تو اُسوقت کے مومنین صالحین اصحاب وغیر اصحاب سبکو شامل
ہوگا پھر تخصیص باطل ہے ثانیا یہ کہ ایسے خطابات عامہ قرآن کے ہرگز
مخصوص بزمان رسول رب منان نہین ہوسکتے والا لازم آتا ہے کہ جتنے
احکام بصورت خطاب ہین وہ سب اُسی زمانہ کے موجودین حاضرین
بلکہ خاص صحابہ کرام بلکہ خاص خلفاے راشدین ہی کے ساتھ مخصوص
ہون تب تو آپ بہت سے چھوٹے ناحق نماز و روزہ و حج و زکوہ وغیرہ
بجالاتے ہین شاید اسیوجہ سے آپ لوگ تارکان عبادت کو اولیاء اللہ
سے شمار کرتے ہین اور اُنکی جذب اور ربط کا دم بھرتے ہین بہرحال آپ
کسیطرح ثابت نہین کر سکتے ہین کہ یہ آیہ داتی بدایہ مخصوص باصحابہ کرام

آیہ استخلاف

یا خلفائے راشدین آپکے ہے بلکہ یہ خطاب عام جمیع مومنین کے ساتھ ہی جیسا کہ تفسیر زاہدی وغیرہ سے مابعد مذکور ہوگا ثالثاً اگر یہ خطاب صحابہ یا خلفا کے ساتھ مخصوص تھا تو خلفا نے کیون اس آیہ سے استدلال نکیا اور نہ کسی نے وقت منازعت و مخاصمت سقیفہ مین پیش کیا جو خلیفۂ اول انصار سے خلافت کو قریش مین لانیکے لئے محتاج خبر واحد الایمہ من قریش ہوے اور تعیین کے لیئے محتاج دستگیری ابوعبیدہ وعمر بہ بیعت و اجماع بنی سراپا صدر اول مین یا ثانی مین کسی نے حقیت خلافت ثلثہ یا اربعہ پر اس آیہ کو پیش نکیا اب یہ حضرات بقول شخصے پیران نمی پرند مریدان می پرانند خلافت خلفا کو قرآن سے ثابت کرنیکی ہوس مین یہ تاویلات بعیدہ و تحریفات جدیدہ عمل مین لاتے ہین فافہم و تذکر خامساً امام شافعی آپکے فقط ہارون رشید کے دربار مین اپنے حاضر ہونیکو استخلاف کہتے ہین اور اسی آیہ سے استدلال کرتے ہین کما سیجئ سادساً آپکے اصحاب کرام اور خلفاء ثلثہ کا ایمان ہے غیر مسلم ہے چہ جائیکہ عمل صالح انکا ثابت ہو کما سیجئ قولہ خصوصاً منہم الخلفاء الراشدین اقول اولاً یہ تخصیص مخاطب کی بلا مخصص ہے اسلیئے کہ جو خلافت من اللہ ہے وہ کل کے لیئے ہے اور خلافت خلفا من اللہ نہین بلکہ من الناس ہے فالتخصیص باطل کما مر ثانیاً خلفائے راشدین سے اگر وہ لوگ مقصود ہین جو مقصود رسول رب ودود تھے جیسا کہ روضۃ الاحباب مین جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے شنیدم از جابر بن عبداللہ انصاری کہ میگفت کہ چون ایزد تعالےٰ نازل گردانید بر پیغمبر خدا این آیہ یا

کہ شاہ عبدالعزیز دہلوی در رسالہ اصول حدیث میفرماید و فضل نسخہ صحیحہ روضۃ الاحباب تصنیف میر جمال الدین محدث است ... خالی از الحاق ... نسخہ ... تصانیف بہم ... نیز باشد الخ

ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم گفتم یارسول اللہ می شناسیم ما خدا و رسول او را پس کیست
اصحاب امر کہ خدائیتعالے اطاعت ایشانرا قرین ساختہ است
بطاعت خود پس گفت رسول اللہ ھم خلفائی من بعدی اولھم
علی ابن ابیطالب ثم الحسن ثم الحسین ثم علی بن الحسین ثم
محمد بن علی المعروف فی التوریہ بالباقر وستدرکہ یاجابر
فاذا لقیتہ فاقرءہ منی السلام ثم الصادق جعفر بن محمد
ثم موسی بن جعفر ثم علی بن موسیٰ ثم محمد بن علی ثم علی
بن محمد ثم الحسن بن علی ثم حجۃ اللہ فی ارضہ ولقیتہ
فی عبادہ محمد بن الحسن بن علی ذلک الذی یفتح اللہ عز
وجل علی یدیہ مشارق الارض ومغاربہا وذلک الذی یغیب
عن شیعتہ واولیائہ غیبۃ لایثبت فیہا علی القول بامامتہ
الا من امتحن اللہ قلبہ للایمان الخ کما سیجئ انشاء اللہ مفصلا
یعنے حضرت جابر سے روایت ہی کہ جب آیہ اطیعوا اللہ نازل ہوا کہ اے
وہ لوگ جو ایمان لاے ہو اطاعت کرو خدا کی اور اطاعت کرو رسول
کی اور صاحب امر کی جابر نے پوچھا یا حضرت خدا و رسول کو تو جانا
باقی اولی الامر کون ہین جنکی اطاعت کا خدا نے حکم دیا حضرت نے
فرمایا اے جابر اولی الامر وہی لوگ ہین جو میرے خلیفہ ہین پہلے علی بن
ابیطالب پھر حسن پھر حسین پھر علی بن الحسین زین العابدین پھر محمد بن
علی جنکا نام توریت مین باقر ہے قریب ہے اے جابر کہ تمسے اور انسے
ملاقات ہو میرا سلام انکو پہونچانا انکے بعد جعفر صادق پھر موسیٰ کاظم

اسماء آئمہ اثنا عشر منقول رسول از روضۃ الاحباب

پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری بعد اُنکے حجۃ خدا امام
مہدی محمد بن حسن عسکری ؑ اسیکے ہاتھ پر خدا مشرق و مغرب کو فتح
کریگا اور یہ شخص اپنے شیعون سے غایب رہیگا اسکی امامت کا وہی
شخص قایل ہوگا جسکے دلکا خدا نے امتحان کیا ہوا اور ایمان اُسکا صحیح
ہوگا تمام ہوا ترجمہ حدیث ھٰذا و ھٰذہ الاحباب پس لاریب فیہ کہ یہ لوگ
بے شبہہ مصداق اس آیہ کریمہ کے ہین اور وعدہ باری اُنکے ساتھ بھی
ہے گو بسبب الملل افراد مومنین ہونیکے وہ زیادہ مصداق اسکے ہین
مگر چونکہ آپکے نزدیک سبکا اصحاب اصطلاحی ہونا غیر مسلم ہے اور
خلافت و امامت کے بھی قایل نہین چنانچہ قول مخاطب خصوصًا منہم
الخلفاء الراشدین شاہد اسکا ہے لہذا بیشک مقصود آپکا خلاف مقصود
آنحضرتؐ ہوگا اور خلاف مقصود رسول ہرگز قابل قبول نہین ہے
ثالثًا اگر مطابق مقصود آپکے خلفاے ثلثہ مراد ہون اور اُنکا متصف
بصفت امنوا و عملوا الصلحات ہونا بھی ہم تسلیم کرلین تو بھی تکذیب آپ
کی مقصود کے خود مضمون سے اس آیہ کریمہ کے ہو جاتی ہے بچند
وجہ پہلے جب استخلاف یعنے کسے را بجاے خویش نشانیدن ہے پس
ظاہر ہے کہ خدا و رسول نے ان ثلثہ سے کسیکو اپنی جگہ پر نہین
بیٹھایا نہ اپنی زندگی مین کبھی نہ مرنے کے بعد بلکہ خود یا باغواے اخوان
خود خلیفہ بن بیٹھے جو ضروریات مذہب سے آپکے اور اجماعیات
سے ہے پس جہان آپلوگ مادہ خلعت پاتے ہین اُس سے اپنی خلفا
ہی کو سمجھ لیتے ہین اسکا کیا علاج ہے دوسرے اِن لوگونمین تمکین سنے
الدین المرضی للہ غیر مسلم ہے بجہلہم و خطائہم نے دین اللہ جیساکہ

اسپر قضیہ مقبولہ لولا علی لھلک عمر اور امثال اسکے شاہد عادل
ہین تیسری تبدیل خوف بامن مطلق مطابق وعدہ خدا کے ان تینونین
کیسکو حاصل نہوئی خصوص خلیفہ ثالث کو کہ زندگی مین انکا کیا
حال ہوا اور بعد شہادت جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور آیندہ ہوگا پس اگر اسکو
تبدیل خوف بامن اور تمکن فی الدین کہتے ہین تو شیخین سے افضل
ہوے چوتھے عموماً اکثر صحابہ کے بہ نسبت بہی تحقق امن مین کلام ہے مثل
حضرت ابوذر و ابن مسعود و سعد بن عبادہ و عمار یاسر وغیرہم رضوان
اللہ علیہم کے بلکہ تمکن فی الدین انکا بہی بنا بر اصول سنیہ کے محل نظر
ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سبب سے جب ضرب و ستم و
سب و شتم ہوا اخراج بلد واقع ہو پھر تمکن کہان رسول کی حدیث
بیان کرنیکی ممانعت کیجاے والا سزاے الحاق بجبل دوس تجویز
ہو پھر امن کہان تمکن فی الدین کہان متحقق ہوا بالجملہ اس آیہ کریمہ
کے تخصیص بہ صحابہ پھر خلفاے راشدین اور ارادۂ استخلاف سے
استخلاف کذائی سراسر تحریف کلام کبریائی ہے قولہ بالاستخلاف
فی الارض اقول اگر مراد استخلاف فی الارض سے معنی اصطلاحی
خلافت ہے یعنے ریاست عامہ مسلمین بہ نیابت رسول تو معلوم ہے
کہ اہلسنت کے نزدیک یہ امر باختیار ناس ہے جیسا کہ خود صحیح
بخاری مین بہی ہے الم استخلف فما استخلف رسول اللہ یعنی حضرت
عمر نے کہا اگر ہم خلیفہ نہین کرتے تو رسول خدا نے بہی اپنا خلیفہ کسیکو ص ۳۶۲
نکیا بلکہ خود تحفہ اثنا عشریہ مین ہے کہ خلیفہ کو باختیار رعایا ہونا چاہیئے تحفہ اثنا عشریہ
کیونکہ اگر بنص خدا و رسول ہو تو مفاسد عظیمہ لازم آتے ہین پس

Presented by Ziaraat.Com

پس فعل اختیاری ناس کو فعل خدا کہنا یا مبتنی بر مشیئت الجائی ہے تو وہ خلاف اختیار ہے یا مبتنی بر مذہب جبر ہے وہ بھی خلاف اختیار ہے یا مبتنی بر مذہب ہمہ اوست ہی وہ بھی خلاف اختیار متکلمین ہے یا مبتنی بر عدم المنع من اللہ ہے پس اس صورت مین کل افعال ظلمہ فعل خدا ہو جائینگے پس قتل حضرت یحییٰ و زکریا و شہادت جملہ شہدا اور خلیل کا آتش نمرودی مین گرایا جانا چونکہ کل بعدم المنع من اللہ تھے تو یہ سب فعل خدا ہو جائینگے وہو کما تری بالجملہ دلالت اس آیہ کی استخلاف مذکور پر کسیطرح درست نہین ہے نہ عقلاً نہ نقلاً والا لازم آتا ہے کہ خلافت وسلطنت یزید و متوکل بھی مصداق اس آیہ کے ہو از ینجا است کہ خود مولوی حیدر علی نے بھی بعد کمال تگ و تازی و شعبدہ بازی اسکا اعتراف کیا ہی جیسا کہ ازالۃ الغین صفحہ مین ہی اما موعود بودن خلفا بخلافت پس محتمل است کہ باستفاضہ و شہرت احادیث نرسیدہ و این ترتیب خاص شہرت نگرفتہ باشد الی ان قال پس از ینجا بکمال تدقیق و مناظرہ دانی یار غار حضرت رسول ربانی پے توان برد کہ بتلاوت این آیت مشغول نشدند تا اگر بعضے انصار گویند کہ بکدام لفظ ثابت میکنی کہ استخلاف مہاجرین مراد است قیل و قال بطول خواہد کشید و اوشان خواہند گفت کہ ایا ما ایمان نداریم و اعمال صالحہ نکردہ ایم الخ یا د صفیکہ اُس زمانہ کو خیر القرون کہتے ہین جب صحابہ و مہاجرین و انصار مین استخلاف بمعنے خلافت نہین مستعمل تھا تو اب کیونکر وہ معنے مراد ہو سکتا ہی مگر یہ کہ از قبیل تفسیر بالرائے کہا جائے پس مدعیان عمل بحدیث نبوی و سیرت صحابہ و خلفا کو کسیطرح زیبا نہین ہے کہ

صفحہ ۴۰
ازالۃ الغین
مقالہ سادسہ

اس آیہ کریمہ سے خلافت خلفا کی حقیت پر استدلال کرین اور اگر مراد
استخلاف سے باشندگان زمین گردانیدن ہے یکے بعد دیگرے جو تمام بنی آدم
کو ہے جیسا کہ مفسرین نے بھی لکھا ہے تو صحیح ہے لیکن تخصیص بالصحابہ
اور تخصیص بعد التخصیص بخلفاے راشدین بے اصل محض ہے اور بنا بر
اس معنے کے نہ صحابہ کے لیئے نیابت رسول ثابت ہوئی نہ خلفاے راشدین
وغیر راشدین کے لیئے حالانکہ متنازع فیہ بین الشیعہ والسنی یہی معنے ہے
نہ معنے دیگر فتامل **قولہ بعد النبی الکریم اقول** پروردگار عالم
نے تو اپنے نبی کیواسطے سے وعدہ فرمایا مومنین صالحین کی استخلاف
کا زمین مین مثل استخلاف سابقین کے لیکن مخاطب نے اس بشارت سے
خود خاتم قصص رسالت کو عیاذا باللہ خارج کیا اس تحریف کا کیا جواب ہے
کہ استخلاف فی الارض کو مقید بزمان بعد نبی کریم کیا ہے صرف اثبات
حقیت خلافت خلفا کے لیئے حالانکہ تفسیر بیضاوی مین ہے جسکو فاضل رشید (صفحہ ۳۸۷ تفسیر بیضاوی جلد دوم قلمی)
نے بھی تفسیر معتبر قرار دیا ہے خطاب للرسول وللامۃ اولہ ولمن
معہ ومن للبیان الی ان قال فکان رسول اللہ واصحابہ مکثوا (صفحہ ۲۷ شوکت عمریہ قلمی)
بمکۃ عشر سنین خائفین ثم ھاجروا الی المدینۃ وکانوا یصبحون
فی السلاح ویمسون فیہ حتی انجز اللہ وعدہ الخ یعنے اس
آیت مین خطاب ہے واسطے رسولؐ کے اور امت کے یا آنحضرت سے
اور ہمراہیان آنحضرت سے خطاب ہے اور من بیان کے لیئے ہے پھر کہا
رسولؐ خدا اور اصحاب آنحضرتؐ دس برس تک مکہ مین خائف و ترسان
رہے بعد اسکے ہجرت کیا وہان سے طرف مدینہ کے اور وہ لوگ شب و روز بسر (ف تعرض بکلام قاضی بیضاوی)
کرتے تھے سلاح یعنے ہتیار مین کہ ہر وقت ہتیار لگاے رہتے تھے یہانتک کہ

خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا مگر تعجب ہے قاضی بیضاے کہ تفسیر آیت تو اس طریقہ پر کی کہ خدا نے وعدہ تسلط علی الکفار وتمکن فے الارض عہد رسول خدا مین پورا کر دیا پہر بمقتضاے آنکہ دروغ گورا حافظہ نباشد آخر کلام مین فرماتے ہین کہ اس آیت مین دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفا کے اور اسیطرح صاحب تفسیر زاہدی جسکو فاضل رشید باما م زاہد تعبیر کرتے ہین یہی راگ گاتے ہین حالانکہ تفسیر استخلاف بباشندگان زمین کرتے ہین جیساکہ اپنی تفسیر مین فرماتے ہین یعنے باشندگان زمین گردانند چنانچہ خلفاے زمین گردانید بنی اسرائیل را بعد غرق فرعون پہر بعد اُسکے فرماتے ہین کہ درایت دلیل است بر درستی خلافت خلفاے راشدین الخ نہین معلوم کہ خلافت خلفا جو بمعنے نیابۃ رسول ہی اور وہ خلافت جسکی تفسیر بہ تمکن وتسلط وباشندگان زمین کرتے ہین ان دونون معینو نمین کیا علاقہ ہی کہ ایک مستلزم دوسریکا گردانا جاتا ہے اور بہت ظاہر ہے کہ خلافت بمعنے تمکن گو حقیقت مین خدا نے اپنے رسول اور مومنین موقنین کے لیئے عنایت فرمائی تہی مگر منافقین بہی بہ تبعیت مومنین اس مین شریک تھے جیساکہ تقسیم اموال غنایم مین بہی شریک تھے اور مشہور ہے اس بات پر آخر اسی آیہ وافی ہدایہ کا کہ حق تعالے فرماتا ہی ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون بیضاوی صاحب فرماتے ہین بعد ذلک ای بعد الوعد او بعد الخلافۃ فاولئک هم بالغون فی الفسق الخ اب ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ بعد اُس خلافت کے جو عہد رسول خدا مین واقع ہوئی کافر ہونیوالے آیا مومنین

صـ ۲
تفسیر زاہدی قلمی
ج ۲

صـ ۳۸۷
نشان سابق
بیضاوی

موقنین تھے یا منافقین پس کیون نہین جائز ہے کہ وہی منافقین
کفران نعمت خدا کر کے خود متصدی ریاست عامہ مسلمین ہوجائین
اور بکذب و دروغ دعوی نیابۃ الرسول کرین حالانکہ نائب حقیقی و
خلیفہ برحق صاحب منزلت ہارونی ہو فاسئل بہ خبیرالعلک
ماکنت بہ بصیرا ازینجاست کہ بفحوای الکذوب قد یصدق خود
خلیفہ اول اپنے کو خالفہ کہتے تھے جیساکہ ازالۃ الغین مین ہے فاضل (صہ ۴۴ ازالۃ الغین مقالہ سادسہ)
جزری در نہایۃ الخ گفتہ در مادہ خلف محصلش انیست کہ اعرابی نزد
صدیق آمد وگفت تو خلیفہ پیغمبر ہستی گفت نہ من خالفہ ام بعد ازان جناب (خلیفہ اول کے اپنی کو خالفہ کہتے)
دخلیفہ کسی است کہ قائم مقام آنکس باشد کہ بگذرد و بجاے او نشیند
و مانند او بود پھر کہا اما خالفہ پس کسی است کہ در فارسی اورا ہیچ و
پوچ تعبیر کنند انیست الخ الکثری گفتہ اند در معنی آن انتہی بقدر الحاجۃ
فاقرارہ لنا قولہ وتمکینہم الخ اقول اولاً یہ تخصیص سراسر مخالف (صہ ۴۴ ضرب منکر)
تنصیص ہی کما مر ثانیاً مخاطب نے جب خود یہ لکھا ہی کہ اور یہ سب امور
بجز زمانہ خلفاے ثلثہ کے واقع نہین ہوئے اور یہان انہین امور کو
مخصوص بخلفاے راشدین قرار دیا ہے پس دونون کلامونمین تناقض
صریح ہی بوجہ شمول جناب امیر علیہ السلام کے خلفاے راشدین مین اور
عدم حصول ان امور کے بجز خلفاے ثلثہ کیواسطے جیساکہ منکر نے کہا
پس اب دو حال سی خالی نہین ہے یا جناب امیر کو معاذ اللہ خلفاے
راشدین مین شمار نہ کیجیے یا اس وعدۂ الٰہی کو مخصوص بخلفاے راشدین
نہ فرمائیے اور شاید امر ثانی بوجہ کمال عشق شیخین منظور نہو تاگریز امر
اول کو منظور کیجیے گا جیساکہ شاہ ولی اللہ نے بہی اسکی تصریح اشارۃً

ازالۃ الخفا
مقصد اول

ولی نیستی و ولی اللہ خلافت جناب امیر

یا لکنایۃ کی ہے فان الکنایۃ ابلغ من التصریح چنانچہ ازالۃ الخفا و
فیوض الحرمین مین فرماتے ہین ہرچند براے حضرت مرتضی بیعت
کردہ اند خلافت منعقد ساختند و در حکم شرع کہ بنائے ان مثلنا
تست لازم شد اطاعت او ولیکن مراد حق اصلاح عالم است کہ خلافت
وسیلہ آنست براے تقریب آن مشروع ساختہ اند و اگر مراد حق می بود
از وجود متخلف نمیشد و مرتضیؑ درین خلافت مانند نفے در دہان نائی
نبود و نہ مانند جارحہ براے اتمام مراد حق و قوم مامور نشد کہ تحت رایت
او قتال کنند چنانکہ مامور شدند بقتال تحت رایت مشائخ ثلثہ الخ
ما مضی وجفا اس عبارت سراپا خسارت مین تصریح اسکی ہی کہ عیاذاً
باللہ خلافت مرتضی خلاف مرضی خدا تہی اور ظاہر ہے کہ لا رشد فیما کان
خلافا لرضاء اللہ اور اس عبارت مین جو تساقط و تہافت اور ابتنا بر
جبر و مشیئت الجائی ہے اہل نظر پر مخفی نہین ہی اور خود منکر نے بہی بتفاوت
یسیرہ ان مضامین کو نقل کیا ہی کما سیجئی مفصلاً بہر صورت ترمیم خطبہ
لازم ہی قولہ و تبدیل خوف من الامن اقول اولاً جواب
اس تقریر کا بالاجمال گزرا ہے اور بالتفصیل بہی آویگا انشاء اللہ تعالیٰ
ثانیاً ع واہ رے شور محبت کیا ہی چہڑکا ہی نمک گستاخی معاف
یہان تو حضرت مخاطب کی عبارت پر بلاغت میری طبیعت کو بہی مثل
پہولونکے کہلاتی ہے اور بے اختیار زعفران زار کشمیر دکہاتی ہے
سبحان اللہ کیا عبارت چست ہی اور مثل مشہور درست ہے کہ دشمن دانا
بہ از دوست نادان ذرا ہوش مین آئیے کہ آپنے اس بدلائی مین بڑا
گہاٹا اٹہایا جنکے لیئے بدلائی کی ان بیچارونکو کہین کا نہ رکہا ع برین

Presented by Ziaraat.Com

فہم و دانش ببا ید گریست ۔ اسی لیاقت پر عربی عبارت لکھنے کا شوق
اٹھایا تھا یہ نہ سمجھے کہ جب لفظ امن مدخول من ہوگا تو بدلے مین کیا
ملیگا جیسا کہ قاموس مین ہے بدلہ منہ اتخذہ منہ بدلا اور
خود حق سبحانہ تعالےٰ نے بہی من بعد خوفہم امنا فرمایا اور خوف کو مدخول
من کیا ہے نہ امن کو شاید مخاطب نے در پردہ استہزا کیا ہے بازی
بازی باریش بابا بازی ہے جیسا کیا ویسا بدلا پایا منجانب حق کلمہ
حق بر زبان جاری ہوگیا بیشک ناحق غصب خلافت کرنا امنیت
کو خوف سے بدلنا ہے وکذلک للشیخین الی حین ثالثاً آپ کے
خلفاے ثلثہ کو کبہی امن بہی نصیب نہوا اولاً اول کو اولاً جناب امیر و سائر
بنی ہاشم کی حقیت کے سبب سے خوف تھا کہ ظالم کو خوف ہونا ضروریات
سے ہے ثانیاً خوف صحابہ غیر مبایعین مثل سعد عبادہ اور اتباع
اُنکے کہ بعضکو اُنمین سے مثل مالک بن نویرہ اور اُنکی قوم کو مرتدین
و مانعین زکوۃ سے ٹھہرا کر قتل کیا آور ثانی کو بہی صحابہ کا خوف
تھا کہ کوئی انکی خلافت سے راضی نہ تھا بسبب فظ و غلیظ ہونے کے
اور کفار سے جو خوف تہا معلوم کہ خود عازم سفر فارس ہوے ابولولو
سے جو خوف تھا ظاہر ہے کہ آخر جان بچانکے جان ہی لیا ثالث کے
خوف کا کیا ذکر نوبت یہ آئی کہ محصور دار ہوے جان سے دست بردار
ہوے مستریح مزبلہ و منجلاب ہوے آخر طعمۂ شغال و کلاب ہوے

قولہ وان یعبدونہ لا یشرکوا بہ شیئا الی یوم الدین

اقول میدان توصیف خلفا مین مخاطب کا کمیت قلم قدم رکھتے
ہی اُکھڑ گیا اور رہوش عقیدت کوش جام سہ آتشہ ستایش یاران

قدیم کو نوش کرتے ہی بگڑ گیا متوالونکی سی چالین اور بہکی بہکی باتین بولنے
لگے شاید حال قال آنے لگا کہ قوال فکر نیا راگ گانے لگا کیا تعجب ہے
ہم مشربان صوفی صافی منشان سے کہ یہ بیچارے معذور اور جام عرفانسے
مخمور ہین چنانچہ تصدیق اسکی جوابات کلمات سابقہ سے ہوئی اور اس
مقام مین بھی ہوگی اولاً اسلئے کہ قولہ وان یعبدوہ الخ کا عطف نہ وعد
اصحابہ پر صحیح ہو سکتا ہے نہ استخلاف پر اول اسوجہ سے کہ سب جملہ مصدر
بصیغہ واحد فعل ماضی ہین جنکا فاعل اللہ تعالیٰ ہے اور یہ صیغہ جمع فعل
مضارع بتاویل مصدر ہے جسکے فاعل صحابہ یا خلفاے راشدین ہین اور
دوم اسوجہ سے کہ ایک تو عطف مجرور پر بلا اعادہ جار جایز نہین ہے دوسرے
استخلاف متعلق بفعل وعد ہے اور ان یعبدوا اگر اُس سے متعلق کیا جاے
تو اور ہی معنے ہو جائیگا کما لایخفی علے ادنے طلبۃ ثانیاً بعد خرابی بصرہ
ہر چند آپ اس وصف کو اپنی صحابہ کے لیئے ضرور ثابت کیجئیگا اور اپنی خلفاے
راشدین کے لیئے بالاولویت لیکن فے الحقیقۃ بجز نقصان آپکو کوئی نفع اس سے
نہ ملیگا علامہ بیضاوی تفسیر مین مابعد اسی قول ان یعبدوا الخ کہ جو مقتبس صہ ۳۸۷ نشان سابق بیضاوی
آیہ مذکورہ لیستخلفنہم الایہ سے ہے فرماتے ہین ومن کفر ومن ارتد
کفر ہذہ النعمۃ بعد ذلک بعد الوعد او حصول الخلافۃ
فاولٓئک ہم الفاسقون الخ یعنے من کفر سے اس آیہ مین مراد یہ ہے کہ جو
مرتد ہوا ور کفران کرے اس نعمت کا بعد اس وعدہ الہی کے یا بعد حصول
خلافت کے پس وہ لوگ فاسق ہین اب فرمائیے کہ من ارتد وکفر بعد حصول
الخلافہ لہ سے مراد کون ہے اور کسنے کفر کیا بعد حصول خلافت کے یعنے کون کون
صحابہ کہ جملہ عدول ہین اور کون کون خلفا کہ بالخصوص مورد نزول ہین

مرتد ہو گئے چونکہ حق تعالیٰ عالم الغیب ہے اور کلام الٰہی عبث و بیفائدہ نہیں ہے
پس اگر آیہ لیستخلفنھم آپکے نزدیک خلافت خلفا پر دلیل ہو گی تو بیشک
اس ضمیمہ کی بھی بڑی ضرورت ہوتی ہے تاکہ دلیل ہو اوپر ارتداد و کفر کے
بعد حصول خلافت کے من قبیل اخبار غیب جیساکہ اسی بیضاوی نے کہا ہے
وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ للاخبار عن الغیب علی ماھو وخلافۃ
الخلفاء الراشدین یعنے اس آیہ مین دلیل ہے اوپر صحت نبوت کے بوجہ
خبر دینے غیب سے جسطرح پر ہوا اور خلافت خلفائے راشدین پر کما مر
ثالثاً اسے یوم الدین کے اضافہ کرنے سے کوئی فائدہ سوائے اظہار سفاہت
حالیہ نہین ہے کسواسطے کہ جب صحابہ یا خلفا کا قیامت تک رہنا ہوتا تو عبادت
وغیرہ بھی کرتے پھر اس فضول گوئی سے کیا فائدہ مگر یہ کہ اشعار ہو طرف
حال ماضی کے شرک و بت پرستی وغیرہ کے قائل وتذکر قولہ رضی اللہ
عنھم ورضوا عنہ اقول اس قول کا بھی اقتباس آیہ لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الایہ سے ہے جو بڑا مایۂ افتخار
سینوں کا ہے حالانکہ محض فریب دہی انکی ہے اولاً یہ کہ مثل سب آیتوں کے
یہ آیہ بھی عام بشارت ہے واسطے مومنین صالحین حاضرین بیعت رضوان
کے نہ کل صحابہ کے لیئے جو شامل ہو مرتدین و فاسقین و کافرین کو کیونکہ رضا
کو پروردگار عالم نے مومنین سے متعلق فرمایا ہے نہ عام صحابہ یا عام حاضرین
سے نہ خاص صحابہ سے جو مخاطب از راہ سرپرستی آنکے ساتھ مخصوص
کرتے ہین ثانیاً آیہ مذکورہ بعد بیعت حدیبیہ کے نازل ہوا جسمین خلفا اور
چند منافقین بھی مثل جد بن قیس و قرہ بن ہبیرہ وغیرہ جو بتصریح علمائے
اہلسنت منافقین و مرتدین سے ہین مومنین کے ساتھ بیعت مین شریک

صفحہ ۱۶۳ ازالۃ الغین مقالہ سادسہ

صفحہ ۱۹ آیات بینات

تھے پس یہ شرکت محض نہ موجب افتخار ہے نہ باعث تخصیص خلفا پس باطل
ہوا یہ لکہنا مولوی حیدر علی کا ازالۃ الغین ص مین وکسے از اصحاب شجرہ
بدوزخ نرود انتہی کیونکہ صاحب آیات بینات ص فرماتے ہین اور سوائے
قید بن قیس منافق کے کسی نے تخلف اس بیعت سے نہین کیا انتہی پس
کلیہ رضوان جمیع حاضرین بیعت رضوان سے باطل ہوا اور کذب مولوی
مذکور ظاہر ہوا وہو المطلوب بلکہ کذب خود صاحب آیات بینات بھی ثابت ہوا
کہ پہلے کہہ چکے ہین کہ اس سفر مین آپکے ہمراہ نہوی مگر وہی خالص مخلص
کہ تو سراپا ایمان سے بھرے ہوے تھے انتہی پس یا قید بن قیس کو خالص
مخلص کہین یا اپنے کل اقوال کی ترمیم کرین والتفصیل فی رمح الحمران
ثالثاً یہ بیعت حدیبیہ جسکو بیعت رضوان بھی کہتے ہین اس بات پر منعقد
کی گئی تھی کہ جنگ خیبر و حنین وغیرہ مین سب لوگ ثابت قدم رہین اپنی
اس قول و قرار پر اور قرار پر فرار کو اختیار نہ کرین جیسا کہ خود فرماتا ہے
فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ الایہ تو گویا کہ یہ رضی اللہ سی خدا نے
جزا فرمائی ہی واسطے وفاکنندگان بیعت مذکورہ کے اور یہ ظاہر ہے کہ
جب خلفا نے ان سب لڑائیون سے فرار کیا تو ہرگز مستحق اس جزا کے
نہوے بلکہ مستوجب غضب ہوے جیسا کہ خود خدا نے فرمایا فقد باء بغضب
من اللہ الایہ لیکن فرار کرنا خلفا کا خیبر سے پس مسند احمد بن حنبل و صحیح
نسائی وغیرہ صحاح و کتب احادیث اہلسنت مین منقول ہے عن عبد اللہ
بن بریدہ قال سمعت ابی یقول حاصرنا خیبر فاخذ ابوبکر اللواء
فانصرف ولم یفتح لہ ثم اخذھا عمر من الغد فرجع ولم یفتح لہ و
اصاب الناس یومئذ شدۃ وجہد فقال رسول اللہ انی دافع

الرایۃ غداً الی رجل یحب اللہ ورسولہ کرار غیر فرار لایرجع حتی یفتح اللہ لہ الخ یعنے ہم محاصرہ جنگ خیبر مین حاضر تھے اور ابو بکر علم لیکر لڑنیکو گئے بغیر فتح کیئے بھاگ آئے اور اسیطرح عمر بھی بھاگ آئے اور لشکر کو اُس روز بہت زحمت ہوئی پس فرمایا رسول خدا نے کہ کل مین اُسکو علم دونگا جو بغیر فتح کیئے نہ آئیگا اور اُسکو خدا و رسول دوست رکھتے ہین وہ کرار ہے نہ فرار الخ پس حسب ارشاد فیض بنیاد رسول خدا شیخین فرار و بھگوڑے قرار پائے اور اگر ارشاد آنحضرت کو جو آپکے صحاح سے منقول ہوا تسلیم نفرمایئے اور اسکو فرار نہ کہیئے تو اب اقرار سے خلفا کے اور واضح تقریر سابق سے انکے فرار کو ثابت کرتا ہون تاریخ خمیس مین ہے

صہ ۱۳۴ خمیس چھاپہ مصر

قال ابو بکر لما انصرف الناس یوم احد عن رسول اللہ فکنت اول من جاء کہا ابو بکر نے کہ جب احد کے روز رسول خدا کو چھوڑکر لوگ بھاگ گیئے تو وقت مراجعت سب سے پہلے ہم آئے اور درمنثور سیوطی مین ہے

صہ سورہ آل عمران

عن عمر قال لما کان یوم احد ہزمنا ففررت حتی صعدت الجبل وقد رایتنی انزو کانی اروی یعنے کہا عمر نے کہ احد کی لڑائی مین ہم بھاگے پہاڑ پر مین اسطرح اوچکتا تہا کہ جسطرح بکری پہاڑی اوچکتی ہے اور تفسیر کبیر مین بھی ہے ومن المنہزمین عمر یعنے بھاگنے والون سے عمر بھی تھے مگر سب سے پہلے نہین بھاگے اور ثالث بالخیر کے بھاگنے کو صحیح بخاری مین بھی لکہا ہے ابن عمر سے ایک شخص نے پوچھا ہل تعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم یعنے عثمان بھی بروز احد بھاگے تھے تو ابن عمر نے کہا کہ ہان اور اگر ان فرار ونکو قبل نزول آیہ مذکورہ لیجئے تو حنین کی جنگ جو بعد فتح مکہ ہوئی اُسمین بھی بھاگنا ثابت ہے

صہ ۵۳۳ چھاپہ میرٹھ صحیح بخاری

صہ ۰۰ ونی ازالۃ الخفا

جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے وانهزم المسلمون وانهزمت معهم (صحیح بخاری ص ۶۱۸)
فاذا بعمر بن الخطاب فی الناس فقلت له ما شان الناس قال
امر الله قتادہ سے منقول ہی کہ بھاگے مسلمان لوگ اور مین بھی بھاگا
پس دیکھا کہ اُن لوگونمین عمر بن الخطاب بھی رونق افروز ہین مینے
کہا کیا حال ہوا لوگونکا عمرؓ نے کہا جو خدا کو منظور تھا وہ ہوا اور یہ
فرار ان فراریونکا صحاح ستہ اور کتب تواریخ وسیر مثل مواہب لدنیہ
اور فتح الباری اور روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ
وسیر ملا معین وغیرہ مین بھی موجود ہے اگر کوئی یہ کہے کہ یہ امور نہ
موجب گناہ ہے نہ مرتکب اُسکا مستوجب عقاب تو بحولہ و قوتہ تعالیٰ
اُسکو بھی مین انھین کی کتب معتبرہ سے ثابت کرونگا اول پروردگار
عالم خود فرماتا ہے ومن یولهم یومئذ دبره الا متحرفا لقتال او متحیزا
الی فئة فقد باء بغضب من الله وماواه جهنم وبئس المصیر
یعنے جسنے پشت پھیرا اور بھاگا وہ مستحق غضب خدا ہوا اور جگہ اُسکی جہنم
ہے اور بدترین مقام بازگشت ہی پھر جنکو خدا یہ فرمائے اُسکو رضی اللہ
عنہم کہنا سراسر تکذیب خداوند علام ہے معاذ اللہ دوسرے فخر الدین رازی
امام اہلسنت کہتے ہین واعلم ان هذا الذنب لا شك انه کبیرة
لانهم خالفوا صریح نص الرسول وصارت تلك المخالفة
سببا لانهزام المسلمین وقتل جمع عظیم من اکابرهم ومعلوم
ان کل ذلك من باب الکبائر والضا ظاهر قوله تعالے ومن یولهم یومئذ
دبره یدل علی کونه کبیرة یعنے بیشک یہ گناہ کبیرہ ہی کیونکہ اون
لوگون نے صریح حکم رسول کی مخالفت کی اور یہ مخالفت سبب ہوئی

مسلمانونکے شکست کھانیکی اور ایک جماعت کثیر کبار صحابہ کے قتل ہونیکی
اور ظاہر ہے کہ یہ کل امور کبایر سے ہین اور ظاہر قول باری تعالےٰ
ومن یولھم الایۃ بہی دلالت کرتا ہے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور کتاب استیعاب
ہین ہے اما عثمان فانہ اذنب یوم احد ذنبا عظیما یعنے لیکن عثمان
نے پس بروز احد بہت بڑا گناہ کیا تیسرے یہ کہ ایسا فرار موجب کفر ہوا
جیساکہ روضۃ الاحباب وغیرہ مین ہے کہ جب روز احد سب لوگ بھاگ گئے
بجز مخصوص چند کے تو جناب رسالتمآب غضبناک ہوے اور جناب امیر
سے جو حضرت کے پہلو مین کھڑے تھے فرمایا کہ اے علی تم کیون انلوگونکے
ساتھ بھاگ گئے جناب امیر نے فرمایا یارسول اللہ لاکفر بعد الایمان
ان لی بک اسوۃ یعنے یارسول اللہ ایمان کے بعد کیا مین کفر اختیار کرتا
مین تو آپکا پیرو و تابعدار ہون جس سے صاف معلوم ہوا کہ جناب امیر نے
فرار کو کفر بعد الایمان فرمایا اور اگر جناب امیر کے ارشاد کو بوجہ کمال
بغض و عناد قبول نفرمایئے تو تصریح اسکی ارشاد ہدایت بنیاد جناب
رسالتمآب سے ثابت کرتا ہون عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین ہے
قیل انہ علیہ السلام سب الذین انھزموا یوم احد وفیھم
عثمان بن عفان یعنے بعضون نے کہا ہے کہ جناب رسالتمآب نے سب
فرمایا یعنے لعنت کیا اُن لوگونپر جو بروز احد بھاگے تھے حالانکہ اُنہین
عثمان بن عفان بہی تھے اور سب و لعن مخصوص حق کفار ہے بہر کیف بروز
احد یون فرار کیا اور بعد بیعت رضوان جنگ خیبر و جنگ حنین مین یون
فرار کیا اور پروردگار عالم نے اسپر اُنکو مستحق اپنے غضب کا
فرمایا اور جہنم اُنکا بازگشت بتایا اور رسول خدا نے

صفحہ ۶۳ استیعاب چھاپہ مصر

فرار یون پر جناب رسالتمآب سے سب و لعنت

سب ولعن فرمایا مگر آپ لوگ اہلسنت کل احکام خدا و رسول کے خلاف بالخصوص انھین منصوصین پر اطلاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین یہ حال تھا نکث بیعت وفرار کا جسپر خلفا نے تحت الشجرہ وسایر صحابہ نے بیعت کیا تھا اور بقول آپ ہی لوگو کے اسی عہد وپیمان کے باعث آیہ رضوان نازل ہوا اگرچہ اس بیعت ونکث بیعت وعہد شکنی مین تو کچھ امتداد ایام بھی ہوا بخلاف خلیفہ دوم کے کہ احکام رتبہ ثلثہ مین سب سے بالا اور درجہ سب سے اعلی تھا انکو خود اسی حدیبیہ مین نقض عہد کرنا پڑا اور بیعت کے دو ہی چار روز بعد سب عہد وپیمان کو طاق نسیان پر رکھکر اپنے کفر وایمان کا اعلان کردیا چنانچہ فرمایا ما شککت فی نبوتہ منذ اسلمت کما شککت یوم الحدیبیہ یعنے خلیفہ دوم نے کہا کہ کبھی مینے ایسا شک نہین کیا تھا حضرت کی نبوت مین جیسا شک کیا مینے بروز حدیبیہ پس جب خلیفہ ہی صاحب کی دلمین سب سے زیادہ اور سب شکون سے افزون دربارہ نبوت آنحضرت کے شک ہوا تو واے بر حال دیگران فاین الرضوان بعد ھذا الشک والعدوان واین المغفرۃ بعد العصیان بل اللہ علیہم غضبان ومقامہم فی النیران قولہ فانجز وعدہ اقول یہ قول بھی مثل اقوال سابقہ کے مدخول بے ربطی وخبطگی ہے اولاً چونکہ فا للتعقیب بلا تراخی ہوتا ہے اسوجہ سے یہ متعلق بجملہ فرضی اللہ عنہ ہوگا اور اسمین کوئی وعدہ مذکور نہین ہے پس انجاز وعد کا دعوی بلا وجود وعدہ من قبیل بی آب موزہ کشیدن ہوگا ثانیاً باوجود بعد وعدم تعقیب اگر جملہ وعد اصحابہ پہ متفرع ہونا اسکا فرض بھی کیا جاوے تو چونکہ تمامی اہلسنت استخلاف من اللہ کے

تایل نہین ہین بلکہ ایسے استخلاف کو موجب مفاسد و فتنہ جانتے ہین لہذا باوصف عدم استخلاف انجاز وعد کہنا غلط محض ہے ثالثاً چونکہ استخلاف خلفا کو اہلسنت من الناس بیان کرتے ہین اور اُس سے بقول مخاطب وعدہ متعلق نہین تھا لہذا انجاز وعد کہنا محض تہمت لگانا ہی رابعاً جن مومنین سے خدا نے وعدہ استخلاف فرمایا تھا اُنسے بیشک ایفا بھی کیا نہ آپکے خلفا سے وعدہ فرمایا تھا نہ اُنسے ایفا کیا اور جنکو خدا نے خلیفہ کیا اور اُنسے وعدہ استخلاف فرمایا اور ایفا بھی کیا اُنکو آپ خلیفہ نہین کہتے لہذا انجاز وعد کہنا آپکا محض غلط ہے خامساً ایفاء وعدہ تو آپکے یہان خدا پر واجب ہی نہین پھر ایفا کرینگی کیا توقع ہے شاید اسی وجہ سے بسازش یا خود ہا خلیفہ بنگئے قولہ مثل اہلبیتی اقول اولاً اگرچہ آپکے کل علما و رواۃ و ناقدین ثقات و حفاظ وغیرہم باجمعہم اس حدیث کی صحت پر متفق و مجمع ہین لیکن چونکہ تمامتر مفید مذہب و مطلب شیعیان امیر مومنان ہے پس آپکو اس حدیث سے کیا علاقہ ہان اگر اہلبیتی کی جگہ اصحابی بناتے اور کوئی لفظ مفید تخصیص بصحابہ معہودہ لگاتے تو آپکے مفید ہوتی ثانیاً تقدیم حدیث سفینہ کی حدیث نجوم پر جو درباره آپکے صحابہ کے ہے صریحاً آپکے اعتقاد فاسد کے مخالف ہے دال تقدیم صحابہ جناب امیرالمومنین و ذریات طاہرین پر سراسر باطل و فاسد ہو جائیگی اور اسکو شاید آپ کبھی نہ پسند کرینگے ثالثاً آپ لوگون نے کبھی رعایت اس حدیث شریف کی نہ کی اور نکرتے ہین یہ وہی زبانی غلط دعوی ہی جسکا پہلے قبل بھی اشعار کیا علاوہ تفضیل صحابہ کے اہلبیت طاہرین پر آپکے نزدیک تو اہلبیت کا کوئی

کما فی التحفہ صـ ۳۶۳

اجماع اہلبیت کا حجت نہین ہے

نقل کوئی قول بھی قابل حجت نہین ہے نہ قابل تمسک جو منشا اس حدیث شریف کا ہے بلکہ انکا اجماع واتفاق بھی قابل حجت نہین ہے جیسا کہ آپکے بحر العلوم مولوی عبد العلی نے شرح مسلم مین لکھا ہے اجماع اهل البیت لیس بحجة خلافا للشیعة فانهم قد یصیبون وقد یخطئون ویجوز علیهم الزلة وهی وقوعهم فی الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدة النساء من هجر انها خلیفة رسول الله حین منع ہا فدك انتہی ماینفی یعنی اجماع اہلبیت کا حجت نہین ہے خلاف الزعم شیعونکے اسلئے کہ اہلبیت کبھی خطا کرتے ہین اور کبھی صواب حالانکہ انسے لغزش ہونا اور گناہ ہونا جایز ہے جیسا کہ واقع ہوا سیدۃ النساء سے بسبب ناراض ہونیکے اور ترک ملاقات کرنیکے ابوبکر خلیفہ رسول سے جب ابوبکر نے فدک کو جناب سیدہ سے منع کیا اور روک دیا انتہی پس کیا انصاف ہی کہ رسول خدا جنکے ساتھ رہنے کو باعث نجات و وسیلہ ہدایت فرمائین اور انسے تخلف کرنیکو موجب ہلاکت بتائین انکا اجماع بھی قابل قبول نہو گو باتفاق فریقین وہ لوگ معصوم اور گناہ سے منزہ بھی ہون جیسا کہ شاہ صاحب نے بھی لکھا ہے اور مقابل انکے صحابہ کے دو ایک آدمی کا اتفاق جنکا اسلام تک ابھی ثابت نہوا ایسا حجت ہو کہ ایک یا دو آدمی کے اتفاق سے خلافت قائم ہو گئی اور اسمین کسیطرح کا آپکو عذر نہین رہا بالجملہ جب اہلبیت رسول کی قدر و منزلت آپلوگونکے نزدیک اسیقدر تھی تو اس حدیث کے نقل سے آپکو کیا فائدہ اور امر مخالف اعتقاد کے ذکر سے مقام لغت مین کیا ترتب ثواب ہے فتفکر قولہ ومن تخلف عنها اقول والله

۲۹ صـ

بل اقرب فی منتہی الکلام ایضا

تقی

صہ ۳۶۳ کما فی التحفہ

قایل نہین ہین بلکہ ایسے استخلاف کو موجب مفاسد و فتنہ جانتے ہین لہذا
باوصف عدم استخلاف انجاز وعدہ کہنا غلط محض ہے ثانیاً چونکہ استخلاف
خلفا کو اہلسنت من الناس بیان کرتے ہین اور اُس سے بقول مخاطب
وعدہ متعلق نہین تھا لہذا انجاز وعدہ کہنا محض تہمت لگانا ہی رابعاً
جن مومنین سے خدانے وعدہ استخلاف فرمایا تھا اُنسے بیشک ایفا بھی
کیا نہ آپکے خلفا سے وعدہ فرمایا تھا نہ اُنسے ایفا کیا اور جنکو خدا نے خلیفہ
کیا اور اُنسے وعدہ استخلاف فرمایا اور ایفا بھی کیا اُنکو آپ خلیفہ نہین
کہتے لہذا انجاز وعدہ کہنا آپکا محض غلط ہے خامسا ایفای وعدہ
تو آپکے یہان خدا پر واجب ہی نہین پھر ایفا کرینگی کیا توقع ہے شاید
اسی وجہ سے بسازش باخودہا خلیفہ بنگئے **قولہ مثل اہلبیتی اقول**
اولاً اگرچہ آپکے کل علما اور رواۃ و ناقدین ثقاۃ و حفاظ وغیرہم باجمعہم
اس حدیث کی صحت پر متفق و مجمع ہین لیکن چونکہ تمامتر مفید مذہب
و مطلب شیعیان امیر مومنان ہے پس آپکو اس حدیث سے کیا
علاقہ ہان اگر اہلبیتی کی جگہ اصحابی بناتے اور کوئی لفظ مفید تخصیص
بصحابہ معہودہ لگاتے تو آپکے مفید ہوتی ثانیاً تقدیم حدیث سفینہ
کی حدیث نجوم پر جو دربارہ آپکے صحابہ کے ہے صریحاً آپکے اعتقاد
فاسد کے مخالف ہے والا تقدیم صحابہ جناب امیرالمومنین و ذریات
طاہرین پر سراسر باطل و فاسد ہوجائیگی اور اسکو شاید آپ کبھی نہ
پسند کرینگے ثالثاً آپ لوگون نے کبھی رعایت اس حدیث شریف کی نہ
کی اور نکرتے ہین یہ وہی زبانی غلط دعوی ہی جسکا ہمنے قبل بھی اشعار کیا
علاوہ تفضیل صحابہ کے اہلبیت طاہرین پر آپکے نزدیک تو اہلبیت کا کوئی

Presented by Ziaraat.Com

نقل کوئی قول بھی قابل حجت نہین ہے نہ قابل تمسک جو منشا اس حدیث شریف کا ہے بلکہ انکا اجماع و اتفاق بھی قابل حجت نہین ہے جیسا کہ آپکے بحر العلوم مولوی عبد العلی نے شرح مسلم مین لکھا ہے اجماع اھل البیت لیس بحجۃ خلافا للشیعۃ فانھم قد یصیبون وقد یخطئون ویجوز علیھم الزلۃ وھی وقوعھم فی الذنب من غیر لعمد کما وقع من سیدۃ النسا من ھجر انھا خلیفۃ رسول اللہ حین منعھا فدک انتہی ماینفی یعنی اجماع اہلبیت کا حجت نہین ہے علے الرغم شیعونکے اسلئے کہ اہلبیت کبھی خطا کرتے ہین اور کبھی صواب حالانکہ اُنسے لغزش ہونا اور گناہ ہونا جایز ہے جیساکہ واقع ہوا سیدۃ النسا سے لبسبب ناراض ہونیکے اور ترک ملاقات کرنیکے ابو بکر خلیفہ رسول سے جب ابو بکر نے فدک کو جناب سیدۃ سے منع کیا اور روک دیا انتہی پس کیا انصاف ہی کہ رسول خدا جسکے ساتھ رہنے کو باعث نجات و وسیلۂ ہدایت فرمائین اور اُنسے تخلف کرنیکو موجب ہلاکت بتائین اُنکا اجماع بھی قابل قبول نہو گو باتفاق فریقین وہ لوگ معصوم اور محفوظ بھی ہون جیساکہ شاہ صاحب نے بھی لکھا ہے اور بمقابل اُنکے صحابہ کے دو ایک آدمی کا اتفاق جنکا اسلام تک ابھی ثابت نہوا ایسا حجت ہو کہ ایک یا دو آدمی کے اتفاق سے خلافت قائم ہوگئی اور اُسمین کسیطرح کا آپکو عذر نہین رہا بالجملہ جب اہلبیت رسول کی قدر و منزلت آپلوگونکے نزدیک اسیقدر رہی تو اس حدیث کے نقل سے آپکو کیا فائدہ اور امر مخالف اعتقاد کے ذکر سے مقام لغت مین کیا ترتب ثواب ہے فتفکر قولہ ومن تخلف عنھا اقول واللہ

اجماع اہلبیت علما اہلسنت حجت نہین ہے

۳۲۹
بل اقربہ فی منتہی الکلام
ایضا

قوی

صدق رسول اللہ اولاً تخلف کے معنی فرمائیے کیا ہین اگر نہ معلوم
ہو تو قاموس مین موجود ہے تخلف تاخر واختلف ضد اتفق
الخ یعنے تخلف وہان کہینگے جہان کوئی پیچھے رہ جاے اور موافقت
نکرے ثانیاً یہ بتائیے کہ اہلبیت طاہرین سے کون متخلف ہوا اور کسنے اُن
حضرات کا ساتھہ دیا یہ جناب رسالتماب کی پیشین گوئی تھی اُن لوگونکے
حق مین جنھون نے خلفا کا ساتھہ دیا اور اہلبیت پر انکو مقدم کیا اسیوجہ
سے شیعہ جناب امیر کو خلیفہ رسول بلافصل جانتے ہین اور سفینہ اہلبیت
کے ساتھہ متمسک اور کشتی ولاے عترت کے راکب ہین اور طوفان بے
تمیزی نا خدا شناسونسے علحدہ ہین اگر مخاطب بنظر انصاف دیکھے تو پورا
مصداق من تخلف عنہا غرق کا مذہب اہلسنت ہی جو بمفاد
الغریق یتشبث بکل حشیش خس و خاشاک کی مدد چاہتے ہین اور یہ پیر ما خس
است واعتقاد ما بس است کا دم بھرتے ہین حق یہ ہی کہ منکر عامی نے اس
حدیث شریف لو ذکر کرکے اپنے مذہب والونکو ڈبو دیا اور مصداق سگ
بدریا رود پلید تر گردد بنا دیا قولہ واصحابی کالنجوم الخ اقول اولاً
ایک یہ بہی دلیل تعصب وبغض اہلبیت ہی کہ جہان آنحضرات کا ذکر
ہوگا وہان خلفا کا بہی کدالانا ضرور ہی کہان اہلبیت کہان یہ صحابہ چہ نسبت
خاک را بعالم پاک کہان ارشاد رسالت پناہی ؛ کہان بقول آپکے علما کی
حدیث واہی ؛ اسی سے سمجھنا چاہیئے کہ ایسون ہی نے ناحق بلا استحقاق
بلاسبب وسرو کار محض بغرض دنیا پرستی خلفا کو زبردستی رسول کی
مسند خلافت پر بٹھا دیا ثانیاً ہرچند اس حدیث کا بطلان و افترا و بہتان
ہونا مسئلہ اتفاقی علماے اہلسنت ہی گو جہلا نا واقف و نادان ہون مگر

ف ثبوت جہالت مخاطب
ب بطلان حدیث نجوم

مین یہان بلحاظ اختصار صرف چند قول انکے معتمدین آیمہ دین کے نقل
کرتا ہون تا مخاطب کی جہالت عوام پر ظاہر اور طمانینت انکے خاطر
فاتر کی ہو پہلے امام اعظم انکے ابن تیمیہ اپنے منہاج مین کہتے ہین واما قولہ
اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اھتدیتم فہذا الحدیث ضعیف
ضعفہ ایمۃ الحدیث قال البزار ہذ حدیث لا یصح من
رسول اللہ ولیس ہو فی کتب الحدیث المعتمدۃ یعنے لیکن قولہ
اصحابی کالنجوم الخ پس یہ حدیث ضعیف ہے کل آیمہ حدیث نے اسکو ضعیف
کیا ہے کہا بزار نے کہ رسول خدا سے نقل اس حدیث کی کسیطرح صحیح
نہین ہے اور یہ حدیث کسی معتمد کتب احادیث مین نہین ہے دوسرے
مولوی عبد العلی بحر العلوم شرح مسلم مین لکھتے ہین واما المعارضۃ
باصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اھتدیتم رواہ ابن عدی
وابن عبد البر وخذوا شطر دینکم من الحمیراء ای ام المومنین
عایشۃ الصدیقۃ کما فی المختصر فمندفع بانہما ضعیفان لا
یصلحان للعمل فضلا عن معارضۃ الصحاح اما الحدیث الاول
فلم یعرف قال ابن حزم فی رسالۃ الکبری مکذوب موضوع
باطل وبہ احمد والبزار اما الحدیث الثانی فقال ذہبی من
الاحادیث الواھیۃ التی لا یعرف لہا اسناد وقال السبکی و
الحافظ ابو الحجاج کل حدیث فیہ لفظ الحمیراء لا اصل لہ الا
حدیث واحد فی النساء کذا فی التیسیر انتہی محصل اسکا یہ ہے
کہ لیکن معارضہ کرنا حدیث نجوم کے ساتھ اور حدیث حمیرا کے ساتھ
پس یہ معارضہ محض لغو ہے اسلیئے کہ دونون حدیثین ضعیف ہین کسیطرح

ف بطلان حدیث نجوم

Presented by Ziaraat.Com

صلاحیت عمل کرنے کی نہین رکھتین چہ جائیکہ احادیث صحاح کے ساتھ
معارضہ کیجائین ابن حزم نے کہا ہی اپنے رسالہ کبری مین کہ حدیث نجوم
مکذوب و موضوع و باطل ہے اور ایسا ہی کہا احمد اور بزار نے اور
حدیث حمیرا کو یعنے لو تم لوگ کچھ اپنے دین کو حمیرا یعنے عائشہ سے پس کہا
ذہبی نے کہ احادیث واہیہ سے ہے اور کہا سبکی اور ابوالحجاج نے کہ جس
حدیث مین لفظ حمیرا ہو محض بے اصل ہی مگر ایک حدیث جو دربارۂ نسا ہی
انتہی تیسیرے ملا نظام الدین پدر عبد العلی صبح صادق شرح منار مین
بمقام رد مذہب قائلین بحجیت اجماع شیخین بحدیث اقتدوا بابی بکر
من بعدی وحدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین
فرماتے ہین واجیب ایضا بانہما معارضان بقولہ اصحابی
کالنجوم الخ وقولہ خذوا شطر دینکم عن الحمیراء فتقاعد
الاحتجاج واجیب بان الحدیث الاول وان روی عن المعتبرات
لم یعرف قال ابن حزم فی رسالۃ الکبری مکذوب موضوع
باطل وبہ قال احمد والبزار واما الحدیث الثانی فھو ایضا
لم یعرف فکما عن المزی والذھبی وغیرھما وقال ذھبی ھو من
الاحادیث الواھیۃ التی لا یعرف لھا اسناد وقال السبکی
والحافظ ابوالحجاج کل حدیث فیہ لفظ الحمیراء لا اصل لہ الا
حدیثا واحدا فی النساء ھکذا فی بعض شروح التحریر
انتہی کہ ترجمہ و محصل اسکا قریب ترجمہ عبارت فرزند ارجمند مذکور ہے
یعنے ابن حزم اور احمد اور بزار نے کہا کہ حدیث نجوم مکذوب موضوع
و باطل ہی اور حدیث حمیرا کو مزی اور ذہبی اور سبکی اور حافظ ابوالحجاج نے

جس حدیث مین لفظ حمیرا ہے موضوع ہے

لہ شاید یہ حدیث وہی ہے جو دربارہ حریرہ جناب امیر جناب رسالتمآب سے منقول ہے کہ عائشہ سے فرمایا اتقی ان تکونی یا حمیرا ۱۲

کہاکہ حدیث واہی محض بے اصل ہی اور جس حدیث مین لفظ حمیرا ہو سوا ہی
ایک حدیث کے سب موضوع ہی چوتھے مولوی عبدالحی رحمہ معاصر جو آپکے
خاتم العلما والفقہا والمحدثین ہین تحفۃ الاخیار علی نورالانوار مین بعبارت
طولانی فرماتے ہین وقال ابوحیان فی تفسیرہ علی مانقلہ بعضھم
قول قد رضی رسول اللہ الی قولہ اھتدیتم لم یقل ذلک
رسول اللہ وھو حدیث موضوع لا یصح بوجہ عن رسول اللہ
الخ کہ محصل اُسکا یہ ہی کہ کہا ابوحیان نے اپنی تفسیر مین کہ قول قد رضی
اللہ رسول اللہ تا بہ قولہ اہتدیتم نہین کہا اسکو رسول خدا نے اور یہ
حدیث بالکل بنائی ہوئی ہے کسیطرح صحیح نہین ہی فرمانا رسول خدا کا
اس حدیث کو کہا حافظ ابو محمد علی بن احمد بن حزم نے اپنی رسالہ مین جو
در بارہ ابطال قیاس وغیرہ کے ہی کہ یہ حدیث نجوم خبر جھوٹی باطل ہے
ہرگز صحیح نہین ہی اور ذکر کیا ہے اسناداً اطرف بزار کے صاحب مسند نے
کہ جو تمنے سوال کیا اس حدیث سے جو عوام مین مشہور ہی کہ حضرت نے فرمایا
اصحابی کالنجوم الخ اس کلام کی اسناد رسول خدا کیطرف کسیطرح صحیح
نہین ہے کیونکہ راوی اُسکا عبد الرحیم بن زید عمی ہے ابن عمر سے
مرفوعا اور عبدالرحیم مذکور ضعیف ہی کہ اہل علم اُسکی روایت سے ساکت ہین
اور کلام بھی منکر و زشت و قبیح ہی کسیطرح ثابت نہین ہوتا اور رسو لخدا
کبھی مباح نکرینگے اختلاف کو بعد اپنے اصحاب مین اسپر نص کیا ہے
بزار نے اور ابن سفیان نے کہا کہ عبدالرحیم بڑا جھوٹھا اور خبیث ہے اور
کوئی چیز نہین ہے اور کہا بخاری نے کہ یہ راوی متروک ہے دوسرا راوی
اسکا حمزہ ہے وہ بھی حافظ و متروک ہے کہا علی قاری نے شرح مشکوۃ مین کہ

صہ ۵ تحفۃ الاخیار

ف موضوعیت حدیث ثانی بقول مولوی عبدالحی

ف رسالہ ق عوام اہلسنت پر

[illegible]

کہا ابن ربیع نے کہ حدیث نجوم کو اخراج کیا ابن ماجہ نے جیسا کہ کہا سیوطی نے تخریج احادیث شفا مین اور ہمنے سنن ابن ماجہ مین نہ پایا اس حدیث کو باوصف بحث وفحص کے اور کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے تخریج احادیث رافعی مین بعد گفتگوی بسیار کہ یہ حدیث ضعیف اور واہی ہے بلکہ ذکر کیا ابن حزم سے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور کہا ذہبی نے میزان الاعتدال مین ترجمہ جعفر بن عبدالواحد ہاشمی مین کہا دارقطنی نے کہ وہ وضع احادیث کرتا تھا اور کہا ابی زرعہ نے کہ جعفر روایت کرتا ہے اُن احادیث کو جسکی کوئی اصل نہین ہے اور کہا ابن عدی نے کہ جعفر چراتا ہی حدیثونکو اور قبیح و زشت و مناکیر روایتین ثقاۃ سے نقل کرتا ہی اور اُسکی بلاؤن سے ہے کہ اُسنے وہب سے باسناد ابوہریرہ روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خداؐ نے اصحابی کالنجوم الخ اور کہا ترجمہ زید عمی مین نعیم بن حماد نے کہ روایت کیا مجھ سے عبدالرحیم نے باسنادہ سعید بن مسیب سے مرفوعا عمر سے کہ فرمایا رسول خدا نے مینے سوال کیا اپنے خدا سے دربارہ اختلاف اصحاب اپنے بعد میرے پس وحی کیا خدا نے کہ اے محمدؐ اصحاب تیرے میرے نزدیک بمنزلہ ستارہ ہین ایک دوسرے سے زیادہ روشن ہے جو لیگا کسی چیز سے کہ جسمین وہ مختلف ہین وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے الحدیث اور یہ حدیث باطل ہے اور کہا شہاب خفاجی نے نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض مین کہ دربارۂ علم اسی سے دوسری روایت مروی ہے کہ دارقطنی اور ابن عبدالبر نے بطرق متعددہ روایت کیا ہی اور وہ سب طریقے ضعیف ہین یہانتک کہ ابن حزم نے جزم کیا ہے کہ یہ حدیث بنائی ہوئی ہے اور کہا حافظ عراقی نے کہ مصنف کو مناسب تھا

بطلان حدیث نجوم

بطلان و موضوعیت حدیث نجوم اور واہی ہونا اسکے

بطلان حدیث نجوم

اس حدیث کو بصیغہ الیقین بیان نکرتا اور یہ جو کہا گیا ہے کہ یہ اعتراض
غیر وارد ہے اسلئے کہ مصنف نے اس حدیث کو فضائل صحابہ مین وارد
کیا ہے حالانکہ سب قایل ہوے ہین کہ حدیث ضعیف پر جو دربارہ اعمال
ہو عمل کرنا جایز ہے چہ جائیکہ حدیث دربارہ فضیلت رجال ہو اسپر
کیون عمل جایز نہو گا پس یہ کہنا محض لغو ہے اسلئے کہ حضرتؐ کا فرمانا
اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم تمامی عمل کو شامل ہے اور
انکے کل اقوال و افعال پر عمل کرنا اسمین داخل ہے پس اسکا حال اور
دیگر احادیث فضائل اعمال و رجال مساوی نہین ہے کیونکہ اس قول
پر مدار عمل ہے اور عمل تمام ہو جاتا ہے اور کہا کمال الدین محمد نے تیسیر
الوصول شرح منہاج الاصول مین روایت کیا ہے عبداللہ بن رواح
داینی نے بلفظ مثل اصحابی مثل النجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور
اس روایت مین گفتگو بہت ہے دارمی نے بھی اسی معنی مین روایت
کیا ہے جو ضعیف ہے ابن حزم نے کہا کہ یہ حدیث بنائی ہوئی ہے اور کہا
ابن بزار نے صحیح نہین ہے اور کہا بیہقی نے یہ حدیث مشہور المتن ہے
اسنادین اسکی ضعیف ہین کوئی سند اسکی قوی نہین ہے اور بعض شرح
شفا مین ہے کہ حدیث نجوم کو اخراج کیا دارقطنی نے اور ابن عبدالبر نے
بطرق خود جابر سے اور کہا کہ سندین ایسی ضعیف ہین کہ قابل حجت
و استدلال نہین ہو سکتین اسلئے کہ حارث بن غصین مجہول ہے اور
عبد بن حمید نے عبدالرحیم سے روایت کیا جسکو بزار نے ضعیف کہا ہے
اور منکر ہے کسیطرح صحیح نہین ہے اور روایت کیا اسکو ابن عدی نے
عمر سے بلفظ بایھم اخذتم وہ بھی بکل طرق ضعیف ہے کہ حمزہ راوی

حدیث نجوم پر تمامی اعمال کا مدار ہے اسوجہ سے بھی باطل ہے

بطلان حدیث نجوم

اُسکا متہم بکذب ہے اور روایت کیا ہے بیہقی نے اور کہا کہ متن مشہور ہے اسنادین سب ضعیف ہین کہا ابن حزم نے کہ یہ حدیث جھوٹی ہے موضوع و باطل ہے تمام ہوا محصل ترجمہ کلام فاضل معاصر مولوی عبد الحیّ لکھنوی فرنگی محلی کا پس اب ناظرین باانصاف کی خدمت مین التماس ہے کہ علاوہ اسکے کہ درمیان دو حدیث فضیلت اہلبیت کے جنسے وجوب تمسک بداماں عترۃ طاہرہ اور موجب نجاۃ ہونا اُسکا اور ترک متابعت اُنکا موجب ضلالت و غوایت ہونا ثابت و ظاہر ہوتا ہے اس حدیث نجوم کو جو مکذوب و موضوع و باطل و واہی و بلاہی اور جس سے وجوب تمسک بہی نہین معلوم ہوتا ہے داخل کرنا کیسا بیموقع و بیمحل ہے دو حال سے خالی نہین ہے یا مخاطب عامی ایسا جاہل و بے بصیرت ہے کہ ایسی حدیث واہی بتاہی موضوع و باطل کو جاہلانہ حضرت کیطرف نسبت کیا ہے پس ایسے جاہل و بے بصیرت کا کوئی قول و فعل قابل اعتبار نہین ہے ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا یا دیدہ و دانستہ عمداً رسول خدا پر افتراے کذب و بہتان کیا تو علاوہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے مندرج زمرہ الاکثرت علی الکذابۃ ہوکر مستحق جزاے ومن تعمد علی کذبا فلیتبوء مقعدہ فی النار ہووے سچ ہے یہی نتیجہ ہے عشق شیخین کا سے کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا۔ قولہ وانی تارک فیکم الثقلین

اقول ہرچند یہ حدیث متفق علیہ بین الفریقین ہے جسکی صحت و تواتر و شہرت مین کسی جاہل متعصب یا عالم کو کلام نہین ہے بلکہ متعصبین

البتہ اہلسنت بہی قطعیۃ الصدور ہونے پر اسکے متفق ہین اور از سلف
تا خلف کسی نے اس حدیث مین متناً خواہ سنداً خواہ معنیً جرح و قدح
نہین کیا ہے اور باسانید متنوعہ وتراکیب متعددہ واسالیب متفرقہ و
عنوانات متوافرہ اس حدیث شریف کو نقل کیا ہی اور سب نے حتماً و جزماً و
قطعاً و یقیناً بلا شک و ریب و بلا طعن و عیب اسکو کلام رسول علام جانا ہی
یہانتک کہ شاہ صاحب ایسے متعصب مجادل نے بہی اسکو قبول کیا ہے
جیسا کہ تحفہ اثنا عشریہ مین کہا باید دانست کہ باتفاق شیعہ وسنی این حدیث
ثابت است کہ پیغمبر فرمود انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم
بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر الخ لیکن مقام
حیرت خیز تعجب آمیز یہ ہے کہ جب حضرات اہلسنت کو کوئی چارہ تسلیم
حدیث مذکور سے نرہا تو صرف اقرار زبانی کرنے سے کیا فائدہ جو تمسک
کامل ثقلین سے کریگا اور غیر ثقلین سے بیزاری دلسے رکھیگا وہ البتہ
ضلالت سے بچیگا والا فلا از ینجا است کہ مخاطب نے بہی بتقلید شاہ جی
یہی طریق نفاق اختیار کیا اور دکھانے کے لیئے یہان حدیث تمسک
بالثقلین کو لکہا حالانکہ پیرو مرید یا مجتہد و مقلد دونون حضرت
بلکہ تمامی اہلسنت ثقلین سے علیحدہ اور قرآن وعترت سی جدا نہ اس سے
انکو تعلق ہی نہ اس سے سروکار کیا اس دعوی تمسک سے آپکو خوف
حضرت خلافت مآب خلیفہ دوم عمر بن الخطاب کا بہی نہین ہے کہ وہ
مقابلہ نص رسول بتمسک ثقلین حسبنا کتاب اللہ کہتے تہے اور عترت کی
متابعت کا انکار حیات رسول خدا مین اعلان واشتہار کردیا اب
انکے متابعین بخلاف انکے کیونکر یہ دعوی زبانی کرتے ہین کیا تمسک

صہ ۲۷۳ تحفہ اثنا عشریہ

اسیکا نام ہے کہ قرآن و اہلبیت دونون کو جلایا اور دونون کی تحریف
کی اور کیسی کیسی بحیرمتی بہ نسبت اُن دونونکے عمل مین لاے ان سب
کے ساتھ بھی دعوی تمسک بہ ثقلین کا باقی رہا ؎ چہ دلاور ست
دزدی کہ بکف چراغ دارد ۂ چنانچہ بغرض ملاحظہ ارباب انصاف کے
بطور نمونہ مشتے از خروارے انھین حضرات کی کتب معتبرہ سے اثبات ہر امر
کا کیا جاتا ہے اما احراق احد الثقلین یعنے کلام مجید پس خلیفہ ثالث — در احراق قرآن
نے اس امر عظیم کو بخوبی انجام دیا اور اپنی امت ناکام کو شادکام کیا
چنانچہ مشکوۃ شریف مین ہے وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا — مشکوۃ چھاپہ دہلی صفحہ ۱۶۵
وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق
یعنے بھیجا عثمانؓ نے ہر شہر و دیار مین اُس مصحف کو جسے لکھا تھا لوگون نے
اور حکم دیا کہ سوا اُسکے جتنے قرآن ہین صحیفہ مین یا مصحف مین وہ
جلا دیئے جائین اور رسالہ نجات المومنین ملا محسن کشمیری مین ہے
منھا انہ وقع منہ امور منکرۃ فی حق الصحابۃ فضرب ابن مسعود
حتی کسر ضلعین من اضلاعہ واحرق مصحفہ یعنے بہت سے
امور زشت و قبیح عثمان سے واقع ہوے حق صحابہ مین کہ ابن مسعود کو
اسقدر مارا کہ دو پسلی انکی ٹوٹ گئی اور انکے مصحف کو جلا دیا اور مولوی
عبد الرؤف حنفی نے رسالہ ضربۃ الکرار مین کہ بجواب ایک شخص محمدی — ضربۃ الکرار کلکتہ صفحہ ۳۳
کے لکھا ہے اور طعن الکار یعنے شیعونکا حضرت ابوبکر و عمر پر عدم حفظ
روایات و قرآن اور فتوے مین غلطی کرنا اور مالک بن نویرہ اور
انکی جماعت کو بیعت نکرنے پر قتل کرنا اور حضرت عثمان کا کئی سو قرآنونکو
جلا دیا اور حضرت ابن مسعود کو قرآن دینے کے انکار پر اسقدر مارنا

Presented by Ziaraat.Com

کہ مرض فتق ہو گیا اور حضرت ابوذر کا مارنا اور شہر بدر کر دینا ان سبکا
ماخذ کتب معتبر سیر و تواریخ مین موجود ہے کوئی شخص ہملوگ مین سے
انکار نہین کر سکتا انتہی اما احراق عترت پس اس مہم فخیم کو
خلیفہ دوم نے انصرام کیا کہ آگ و لکڑی لیجاکر بضعہ رسول کا گھر جلانا
چاہا بلکہ روایات معتبرہ متعددہ سے جلانا بھی ثابت ہی اور بازو سے
جناب سیدہ پر تازیانہ لگانا اور در کا شکم مطہر پر گرانا جس سے اسقاط
حضرت محسن کا ہوا کہ زبان کو یارا اُن روایات کے نقل کا نہین ہے مگر
چونکہ گفتگو اس زمانہ کے سنیون سے ہے جنھون نے اپنے دین و ایمان
کو شاہ صاحب کے تحفہ اثنا عشریہ پر منحصر کیا ہے لہذا نقل عبارت
تحفہ کیا جاتا ہے وہذہ عبارتہ و اگر مراد از قصد تخویف و تہدید زبانیست
و گفتن اینکہ من خواہم سوخت پس وجہش آنست کہ این تخویف و تہدید
کسانی را بود کہ خانہ زہرا را ملجا و پناہ ہر صاحب خیانت دانستہ حکم حرم
مکہ معظمہ دادہ در انجا جمع میشدند و فتنہ و فساد منظور میداشتند
و برہم زدن خلافت خلیفہ اول بکنگاشہا و مشورتہا فساد انگیز قصد
میکردند الخ اس سے یہ بخوبی معلوم ہوا کہ خلیفہ دوم نے گھر کو نہ جلایا
مگر دہمکی جلانیکی دی (کہ من خواہم سوخت) اور روایت کتاب الامامہ
والسیاستہ ابن قتیبہ سے اور تاریخ ابو الفدا سے قسم کھانا عمر کا کہ
اگر نہ نکلو گی جلا دینگے اور آگ کا لیجانا گھر جلانے کے لئے اور بعض کا
کہنا کہ اس مکان مین جناب سیدہ ہین آپ پر عمر کا کہنا ہوا کرین چنانچہ
ازالۃ الخفا مین بھی ہے یہ سب بات مفید خانہ سوزی عمر ہے کہ بیقینی
عمر نے جلانیکا قصد کیا اور قسم کھایا اور خلیفہ کی قسم ہے اگر اپنی قسم

احراق اہلبیت

ص ۵۰۸ تحفہ اثنا عشریہ

ص ۱۶۴ تاریخ ابو الفدا مصر

ص ۲۹ ازالۃ الخفا مقصد دوم دہلی

ہو پورا نکرتے تو کفارہ دینا پڑتا اور گناہ عظیم ہوتا پھر اب کسکو شک ہوگا کہ انھوں نے گھر نہ جلایا اگر ہم فرض کرلین کہ گھر نہ جلایا تو اُسکا باعث بیعت کرلینا اُنلوگونکا ہی نہ حضرت عمر کی رحم دلی یا پاسداری خانوادہ رسالت کے سبب سے اور منصفین اسی سے سمجھ لینگے کہ یہ گھر جلانا عمر کا ایسا فحش اور مشہور ہے کہ ابن روزبہان نے بغرض انسداد افشای راز سربستہ یہ حکم قطعی دیدیا کہ جو کوئی اس روایت احراق خانہ زہرا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہا کو لکھیگا وہ رافضی ہوگا پھر کیا کچھ نہ اصل واقعہ کے اخفا مین بند و بست کیا گیا ہی اور کیا کیا حکمت عملیان عمل مین نہ لائی گئین ہین اور اس سے ہم قطع نظر کرین تو یزید کا خیمہ مطہرہ اہلبیت عصمت و طہارت کا جلانا حد تواتر کو پہونچا ہی اُسکا کون انکار کرسکتا ہے اور یزید بھی کوئی غیر نہین ہے انھین حضرات اہلسنت کا امام مجتہد و خلیفہ مطلق ہی جیسا کہ ابن حجر و شیخ الاسلام نے کہا ہے کما سیجیٔ فیما بعد انشاء اللہ تعالے پس دونون ثقلین کتاب خدا و اہلبیت مصطفےٰ کا جلانا اہلسنت کے خلفا کے ہاتھون بخوبی ثابت و مسلم ہوا فاین التمسک بعد الاحراق لیکن تحریف قرآن کا دعوی اہلسنت کو جسکی تعریف مولوی حیدر علی ازالۃ الغین مین یہ لکھتے ہین پس بدانکہ تحریف شامل ہست بعموم خود زیادت و نقصان و تبدیل بعض الفاظ و آیات را بہ بعض دیگر انتہی پس چھ طرح کی تحریف کی قایل ہین پہلے یہ کہ ایک قرآن مسلم غائب ہوگیا اور بدل گیا اور معاذ اللہ آنحضرت بھول گئے بناہ بخدا یہ اہلسنت خلفا کے عشق مین ایسے حواس باختہ اور والہ و شیفتہ ہین کہ ایسی ایسی نسبتین رسول کیطرف کرتے ہین

ف تحریف قرآن کا جرم اہلسنت کے سر ہے ...

ص ۸۰۹ ازالۃ الغین مقالہ ۶

اور کتاب خدا کو مثل صحف ماضیہ انجیل و توریت کے درجہ اعتبار سے
ساقط جانتے ہین جیسا کہ شرح بزدوی مین ہے قال الحسن ان
النبیؐ اوتی قرآنا ثم نسیه فلم یکن شیئا کہا حسن بصری نے کہ
پیغمبر خدا کو قرآن دیا گیا آنحضرت نے معاذ اللہ اسکو بھلا دیا کہ کوئی
چیز اسمین سے باقی نرہی اب فرمائیے کہ جب قرآن ہی آپکے یہان نرہا
ور حضرت سے سہو ہو گیا تو تمسک بکل قرآن ممکن نہوا اور قول خلیفہ
دوم حسبنا کتاب اللہ بہی لغو ہو گیا پس اگر فرمائیے کہ تمسک بالبعض کافی
ہے تو نقل متمسک بلا تقربوا الصلوٰۃ ترک نماز مین بہت درست ہوجاتی
ہے کہ کل قرآن پر کون عمل کرتا ہے پس ثابت ہوا کہ دعوای کفایت
و تمسک خیال خواب اور پیاسے کا سراب اور نقش برآب ہی اور مخالفت
امام و امت ماموءمہ کا فائدہ علاوہ اسکے ہی دوسرے یہ کہ تحریف بالتنقیص
کے قایل ہین یعنے قرآن بہت کم ہو گیا ہے چنانچہ فتح الباری شرح
صحیح بخاری مین ہے وقد اخرج ابن الضریس من حدیث
ابن عمر انه کان یکره ان یقول الرجل قرات القران کله ویقول
منه قران قد رفع یعنے ابن عمر کو اسکراہ تھا اس سے کہ کوئی کہے
یعنے تمام قرآن پڑھا اور کہتا تہا کہ اس قرآن سے تہا وہ جو اٹھ گیا ہے
اور در منثور سیوطی مین بہی بہ تغیر یسیر یہ روایت مرقوم ہے عن
ابن عمر قال لا یقولن احدکم قد اخذت القران کله ما
یدریه ما کله قد ذهب منه قران کثیر ولکن یقول
قد اخذت ما ظهر منه انتهی یعنے یہ کوئی نہ کہے کہ ہمنے کل قرآن سیکھا
وہ کیا جانتے ہین کہ کل قرآن کیا ہے اس قرآن سے بہت کچھ غایب ہوا

کمی یہ کہینے کہ جسقدر قرآن ظاہر ہوا ہمنے لیا یہ حال تھا تمامی قرآن کی
کمی کا اب مین بعض سورہ قران کی کمی کا نشان دیتا ہون کہ ان حضرات
اہلسنت کی کیا کیا تحریفین ہین علامہ سیوطی اتقان مین کہتے ہین کہ
کہا ابی ابن کعب نے کہ سورۂ احزاب مین کتنی آیتین ہونگی راوی نے
کہا کہ بہتر یا تہتر آیتین ہونگی ابی نے کہا کہ سورہ بقرہ کے برابر تہی اور
اسمین ہم آیہ رجم پڑھتے تھے کہ وہ یہ ہے اذا زینا الشیخ والشیخۃ
فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور امام راغب
اصفہانی نے محاضرات مین عایشہؓ سے روایت کیا ہی کہ سورۂ احزاب
کی دوسو آیتین تھین اور اسیطور کی روایت درمنثور سیوطی
مین بہی ہے کہ زمانہ رسالتمآبؐ مین سورۂ احزاب کی دوسو آیتین
تھین اور حاکم نے مستدرک مین روایت کیا ہے کہ ابوموسیٰ اشعری
نے کہا کہ ایک سورہ تہا برابر سورہ توبہ کے کہ اسکو ہم بھول گیے کہ
اسکی یہ آیت یاد ہے لو کانؐ لابن ادم وادیان من المال لا
تبتغی وادیا ثالثا ولا یملاء جوف ابن ادم الا التراب الخ بلکہ
ایک سورہ اور تہا کہ جو احدی المسبحات کے برابر تہا کہ اسکی یہ آیت
یاد ہے یا ایہا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون فتکتب
شہادۃ فی اعنا قکم انتہی اور یہ روایت اتقان سیوطی مین بہی
موجود ہے اور سورہ توبہ کو کہتے ہین کہ سورہ بقرہ کے برابر تہا
جیسا کہ اتقان علامہ سیوطی مین ہے عن مالک ان اولہا لما
سقط معہ البسملۃ فقد ثبت انہا کانت تعدل البقرۃ لطولہا
یعنے مالک سے ہے کہ اول سورۂ توبہ جب ساقط ہوا تو اسکے ساتھ

کمی سورہ قران

سورہ احزاب

یہ آیت و آیت رجم کشاف اصطلاحات الفنون صفحہ ۷۲۹ مین بہی اتقان وغیرہ سے منقول ہے ۱۲

سورہ توبہ

بسم اللہ بھی ساقط ہوگیا تحقیق ثابت ہے کہ سورۂ توبہ مثل سورہ بقرہ
طولانی تھا اور مستدرک و درمنثور وغیرہ مین بھی یہ روایت منقول ہے
اسیطرح سورۂ حفد و سورۂ خلع کی اسقاط کے مدعی ہین جیساکہ اتقان
مین ہے بوجہ اختصار استیعاب کل اقوال کا یہان ناممکن ہے کہ طوالت
موجب ملالت ہے والتفصیل فی المجلد الرابع من النزھۃ الاثناعشریۃ
والمجلد الاول من استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام
ولھب النیران ورشق النبال وغیرھا من الکتب الطوال

تحریف قرآن بزیادتی بعض الفاظ

تیسری زیادتی الفاظ کے ساتھ تحریف کے قایل ہین اور مصداق کبرت
کلمۃ تخرج من افواھھم مین داخل ہین یا تو ایک قرآن ہی غایب
ہوا تھا یا کم ہوا تھا کہ ربع یا ثلث باقی رہا اب تیسرا ھفوہ انکا یہ ہے کہ
زیادتی الفاظ کے بھی قایل ہین جیساکہ صحیح مسلم مین ہے عن علقمۃ قال
قدمنا الشام فاتانا ابوالدرداء فقال فیکم احد یقرء علی قراءۃ
عبداللہ فقلت نعم انا قال فکیف سمعت عبداللہ یقرء ھذہ
الایۃ واللیل اذا یغشیٰ قال سمعتہ یقرء واللیل اذا یغشیٰ
والذکر والانثیٰ قال انا واللہ ھکذا سمعت رسول اللہ یقرء
ولکن ھولاء یریدون ان اقرء ماخلق فلا اتابعھم یعنی علقمہ
سے نقل ہے کہ ہم لوگ شام کیطرف گئے پس آئے ہمارے پاس ابودردا
اور کہا کہ کوئی عبداللہ کی قرات پر قرآن پڑھ سکتا ہے مینے کہا کہ ہان کہا
ابودردا نے کہ واللیل اذا یغشیٰ کو کیونکر سنا تھا کہا مینے کہ وہ پڑھتے تھے
واللیل اذا یغشیٰ والذکر والانثیٰ کہا ابودردا نے کہ قسم بخدا یون ہین
رسول خدا سے مینے سنا اور یہ قوم چاہتی ہے کہ ہم ماخلق الذکر والانثیٰ

Presented by Ziaraat.Com

لکہ یہ کہیے کہ جسقدر قرآن ظاہر ہوا ہمنے لیا یہ حال تہا تمامی قرآن کی
کمی کا اب مین بعض سورہ قران کی کمی کا نشان دیتا ہون کہ ان حضرات
اہلسنت کی کیا کیا تحریفین ہین علامہ سیوطی اتقان مین کہتے ہین کہ
کہا ابی ابن کعب نے کہ سورۂ احزاب مین کتنی آیتین ہونگی راوی نے
کہا کہ بہتر یا تہتر آیتین ہونگی ابی نے کہا کہ سورہ بقرہ کے برابر تہی اور (کمی سورہ قرآن)
اسمین ہم آیہ رجم پڑہتے تہے کہ وہ یہ ہے اذا زینا الشیخ والشیخۃ
فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور امام راغب (سورہ احزاب)
اصفہانی نے محاضرات مین عایشہؓ سے روایت کیا ہی کہ سورۂ احزاب
کی دو سو آیتین تہین اور اسیطور کی روایت در منثور سیوطی
مین بہی ہے کہ زمانہ رسالتمآبؐ مین سورۂ احزاب کی دو سو آیتین
تہین اور حاکم نے مستدرک مین روایت کیا ہے کہ ابو موسی اشعری
نے کہا کہ ایک سورہ تہا برابر سورہ توبہ کے کہ اسکو ہم بہول گیے کہ
اسکی یہ آیت یاد ہے لو کان لابن ادم وادیان من المال لا
بتغی وادیا ثالثا ولا یملاء جوف ابن ادم الا التراب الخ بلکہ
ایک سورہ اور تہا کہ جو احدی المسبحات کے برابر تہا کہ اسکی یہ آیت
یاد ہے یا ایہا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون فتکتب
شہادۃ فی اعناقکم انتہی اور یہ روایت اتقان سیوطی مین بہی
موجود ہے اور سورہ توبہ کو کہتے ہین کہ سورہ بقرہ کے برابر تہا
جیسا کہ اتقان علامہ سیوطی مین ہے عن مالک ان اولہا لما (سورہ توبہ)
سقط معہ البسملۃ فقد ثبت انہا کانت تعدل البقرۃ لطولہا
یعنی مالک سے ہے کہ اول سورۂ توبہ جب ساقط ہوا تو اسکے ساتھ

(حاشیہ: یہ آیت و آیت رجم کشاف اصطلاحات الفنون صفحہ ۲۷۹ مین بہی اتقان وغیرہ سے منقول ہے ۱۲)

بسم اللہ بھی ساقط ہو گیا تحقیق ثابت ہے کہ سورۂ توبہ مثل سورہ بقرہ طولانی تھا اور مستدرک و در منثور وغیرہ میں بھی یہ روایت منقول ہے اسیطرح سورۂ حفد و سورۂ خلع کی اسقاط کے مدعی ہیں جیسا کہ اتقان میں ہے بوجہ اختصار استیعاب کل اقوال کا یہاں ناممکن ہے کہ طوالت موجب ملالت ہے والتفصیل فی المجلد الرابع من النزھۃ الاثناعشریۃ والمجلد الاول من استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام ولھب النیران ورشق النبال وغیرھا من الکتب الطوال تیسری زیادتی الفاظ کے ساتھ تحریف کے قایل ہیں اور مصداق کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم میں داخل ہیں یا تو ایک قرآن ہی غایب ہوا تھا یا کم ہوا تھا کہ ربع یا ثلث باقی رہا اب تیسرا مفوہ انکا یہ ہے کہ زیادتی الفاظ کے بھی قایل ہیں جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے عن علقمۃ قال قدمنا الشام فاتانا ابوالدرداء فقال فیکم احد یقرء علی قراءۃ عبداللہ فقلت نعم انا قال فکیف سمعت عبداللہ یقرء ھذہ الایۃ واللیل اذا یغشی قال سمعتہ یقرء واللیل اذا یغشی والذکر والانثی قال انا واللہ ھکذا سمعت رسول اللہ یقرء ولکن ھولاء یریدون ان اقرء ماخلق فلا اتابعھم یعنے علقمہ سے نقل ہے کہ ہم لوگ شام کیطرف گئے پس آئے ہمارے پاس ابودردا اور کہا کہ کوئی عبداللہ کی قرات پر قرآن پڑھ سکتا ہے یعنے کہا کہ ہاں کہا ابودردا نے کہ واللیل اذا یغشی کو کیونکر سنا تھا کہا یعنے کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی والذکر والانثی کہا ابودردا نے کہ قسم بخدا یوہیں رسول خدا سے یعنے سنا اور یہ قوم چاہتی ہے کہ ہم ماخلق الذکر والانثی

تحریف قرآن بزیادتی بعض الفاظ

پڑہین پس ہم کبھی انکی متابعت نکرینگے اور یہ حدیث تین طریق سے
صحیح مسلم مین مروی ہے اور صحیح ترمذی مین بھی علقمہ سے مذکور ہے
جسکے بعد ہذا حدیث صحیح حسن بھی لکھا ہے چوتھے تحریف بہ تقلیل الفاظ
کے مدعی ہین کہ درمیان آیات سے الفاظ نکالڈالے گئے ہین چنانچہ — تحریف قرآن بہ تقلیل الفاظ
اتقان سیوطی مین ہے قال عمر لعبد الرحمن بن عوف الم نجد فیما
انزل علینا ان جاهدوا کما جاهدتم اول مرة فانا لا نجدها
قال سقطت فیما اسقط من القران کہا عمر نے عبد الرحمن بن عوف
سے کہ ہم نہین پاتے ہین قران مین ان جاهدوا کما جاهدتم
اول مرة کیا تو بھی نہین پاتا ہے کہا کہ یہ بھی ساقط ہوگیا قرآن سے
اور در منثور سیوطی مین بھی یہ روایت موجود ہے اسیطرح لا
ترغبوا عن اباءکم فانه کفر بکم ان ترغبوا عن اباءکم کے بارہ
مین بھی مدعی ہین اسیطرح آیہ بلغ ما انزل الیك من ربك — تحریف بہ تبدیل الفاظ
مین مدعی ہین کہ بعد اسکے ان علیا مولی المومنین تھا جیسا کہ
در منثور سیوطی مین ہے اور مفتاح النجاة تصنیف میرزا محمد بدخشانی
مین بھی یہ مرقوم ہے اور امثال اسکے سیکڑون آیات اور ہزارون
الفاظ ہین کہ احصا انکا اس مقام مین موجب طوالت و ملالت ہے
پانچوین تحریف بہ تبدیل الفاظ پس اسکے نظایر سیکڑون ہین بروایت — صفحہ ۳۲۳ کما فی ازالة الخفا
امام مالک موطا مین عمر بن خطاب سورہ جمعہ مین فاسعوا کو فامضوا
پڑھتے تھے فی الموطا قال ابن شہاب کان عمر بن الخطاب یقرءها
اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فامضوا الخ اور صحیح ترمذی
مین ہے عبد اللہ بن مسعود سے قال اقرءنی رسول اللہ انی انا

تحریف بلحن قرآن

الرزاق ذوالقوۃ المتین وہذا حدیث حسن صحیح یعنے ان اللہ ہو
الرزاق کی جگہ پر انی انا الرزاق بروایت ابن مسعود بیان کرتے
ہین اور اسیطرح بعدتھن کی جگہ پر فی قبل عدتھن یا لقبل
عدتھن بیان کرتے ہین جیساکہ مسند احمد بن حنبل مین ہے الی
غیر ذلک من الایات چھٹے تحریف بہ لحن قرآن کے مدعی ہین
یعنے قرآن مین کئی غلطیان رہ گئین ہین اور اسکو خود اپنے خلیفہ
محرق القرآن ثالث بالخیر عثمان بن عفان سے نقل کرتے ہین جیساکہ
تفسیر ثعلبی وکتاب المشکل ابن قتیبہ اور معالم التنزیل اور اتقان سیوطے
اور فقہ ابو اللیث سمرقندی مین بطرق متعددہ ہے ان عثمان قال
فی قولہ تعالیٰ ان ھذان لساحران ان فی القران لحنا فقال
رجل صحیح ذلک الغلط فقال دعوہ فانہ لایحلل حراما ولا
یحرم حلالا یعنے عثمان نے کہا کہ قولہ تعالیٰ ان ھذان لساحران
مین قرآن کی غلطی ہے پس کہا ایک شخص نے کہ اس غلطی کو صحیح کردو
کہا عثمان نے چھوڑ دو اسے کہ نہ حلال کو حرام کرتا ہے نہ حرام کو حلال
کرتا ہے اور عائشہ سے روایت کیا ہے کہ والمقیمین الصلوۃ
غلط ہے والمقیمون ہونا چاہیئے اسیطرح صابون اور ان ہذان
لساحران مین غلطی ہے صابئین اور ہذین لساحرین ہونا چاہیئے
اور اسیطرح ہزارون دعوے انکی دربارہ قرآن کے اغلاط اور عثمانؓ
کے خبط واختلاط کے موجود ہین بلکہ لطف تو یہ ہے کہ انکے متکلمین بھی اسکا
اعتراف اور غلطی کا اقرار کرکے عثمان کے استحفاظ کے لیئے نئی نئی
بندشین کرتے ہین اور وہ بے ادبیان بجالاتے ہن کہ قلوب مسلمان

اور خود عثمانؓ مارے غیظ و غضب کے لرزتے ہین چنانچہ فضل ابن
روزبہان جسکے فضل و کمال پر شاہ صاحب ورشید وکفش دوز
والہ و فریفتہ ہین اور بصد ناز و انداز فخر و مباہات کرتے ہین اعتراض
لحن قرآن کے بارہ مین لکھتے ہین واما عدم تصحیح لفظ القران
لانہ کان یجب علیہ متابعۃ صورۃ الخط وھکذا کان مکتوبا
فی المصاحف ولم یکن التغیر لہ جائزا فترکہ لانہ لغۃ بعض
العرب انتہی یعنے لیکن نہ صحیح کرنا لفظ قرآنکا پس اسلیئے تہا کہ عثمانؓ پر
واجب تہی متابعت صورۃ خط کی چونکہ بعض مصاحف مین یون ہی
مکتوب تہا اور بدلنا اُسکا جایز نہ تہا اسوجہ سے اُسکو ویسا ہی چہوڑ
دیاکہ وہ لغۃ بعض عرب کے تہے انتہی واعجباہ جس شخص نے بقول
علماے اہلسنت سیکڑون قرآن جلا دیئے سیکڑون ہزارون آیتین
نکالڈالین صحابہ رسول کو اسقدر مارا کہ عارضہ فتق ہوا اُسکے بہ نسبت
یہ بدگمانی اور یہ بے ادبی حضرت عثمان کیا ایسے مجبور و عاجز تہے
جو اس آیت غلط کے جلانے مین یا اصلاح دینے مین جائز و ناجایز کو
دیکھتے اور اُسکی پرواہ کرتے قطع نظر اسکے مجیب نے یہ تو اعتراف کیا
کہ تصحیح الفاظ قرآن کی نہین ہوئی اور غرض بہی اسی سے ہے کہ آپلوگ
مدعی غلطی الفاظ و عبارات قرآن ہین نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات
ازینجا است کہ مولوی حیدر علی سے متعصب نے اپنے ازالۃ الغین مین
ان کل تحریفونکو قبول کیا ہے اور جواب یہ دیا ہے وانکار ز اہلسنت
انیست کہ معاذ اللہ کہ اصحاب کرام این امر را بعمل آوردہ باشند الخ
جس سے معلوم ہوا کہ وقوع تحریف مسلم لیکن صحابہ کا یہ فعل کرنا بارادہ

اقرار ابن روزبہان بغلط بودن قرآن

صـ ۸۰۹ ازالۃ الغین

بدنیتی غیر مسلم ہے اور انّ انجاکہ قراین حالیہ و مقالیہ جسکو فریقین نے لکھا ہے بالکل اسکے مخالف ہین کوئی عاقل اسکو تسلیم نہین کرسکتا کہ خوش نیتی سے یہ افعال وقوع مین آئے ہون پھر کما باقیماند روایات قلیل یا لبسیار زبانی رواۃ کہ قبل ازان چنان میخوانیدیم و این سورہ زائد بود و آن آیت طویل بود اکنون چنان نیست جوابش بہ یکحرف تمام میشود کہ مفسرین ما و شما گفتہ اند کہ بعضے از ایات ہم معمول الحکم و معمول التلاوۃ و بعضے معمول التلاوۃ و منسوخ الحکم و منسوخ التلاوۃ و معمول الحکم چنانچہ آیت رجم الشیخ والشیخہ اذا زنیا الخ این اقسام نزد فریقین مسلم است پس تحریف وقتی بہ ثبوت میرسید مخالف اعتقاد اہلحق کہ رواۃ میگفتند کہ بعض ایات چنان بود و جامعین انرا زائد یا ناقص گردانیدند الخ مختصراً بالجملہ اس تقریر سے وقوع مطلق زیادتی و نقصان خواہ منسوخ الحکم کی ہو یا منسوخ التلاوۃ کی ہو ثابت ہوئی اور غرض اسی سے ہے کہ خود اہلسنت بہت سی تحریفونکے قائل ہین جسکی تفصیل سابقاً مذکور ہوئی زیادہ و نقصان کرنیکا حال جس سے ظاہر ہوا اور فقرہ اخری کی تعمیل یعنے کہ تحریف اسوقت ثابت ہو کہ جامعین نے زاید کو ناقص کیا ہو یا بالعکس سابقاً روایت ابو الدرداء وغیرہ سے مذکور ہوئی جسکے بعد اب کوئی عذر مولویصاحب کا باقی نرہا بالجملہ اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب یہ روایت ہے جس سے تمامی حالات اغلاط و تحریفات کلام اللہ کی بخوبی تصدیق ہو جاے اور دعاوی کاذبہ ان اہلسنت کی توثیق کہ راغب اصفہانی جو اعاظم ایمہ اہلسنت سے ہے باّن ہمہ دانی اپنے محاضرات مین لکھتے ہین دحیل احرق

عثمانؓ مصحف ابن مسعود وان ابن مسعود رضی اللہ عنہ
کان یقول لو ملکت کما ملکوا لصنعت بمصحفہم مثل الذی
صنعوا بمصحفی انتہی یعنے جلایا عثمان نے مصحف ابن مسعود رضی اللہ
عنہ کو اور ابن مسعودؓ کہتے تھے کہ اگر ہمکو بھی اختیار ملے جیسا کہ انلوگونکو
اختیار ملا تو ہم بھی انکے مصحف کے ساتھ وہی کرین جو انھون نے ہمارے
مصحف کے ساتھ کیا پس یہ حال ہے انکی تحریف و توقیر و تعظیم کا ساتھ کتاب
اللہ حبل ممدود من السماء کے جسکی حرمت واحترام و تمسک کو زمانہ
خلیفہ دوم سے اپنے ساتھ مخصوص جانتے ہین اور حسبنا کتاب اللہ کہکر
رسول کے حرمت کو بھی نہین مانتے اور اسکے حافظ ہونے پر فخر و مباہات
کرتے ہین اور شیعون پر طعن و لعن کرتے ہین کہ یہ لوگ حرمت قرآنکی
نہین کرتے حالانکہ کسی بیچارہ شیعہ نے معاذ اللہ قرآن شریف جلانیکی
جرأت بھی نکی نہ ارادہ کیا کہ ہم اس قرآن کو جلا دیتے نہ ایسی تحریف و
تبدیل و تغیر کے قایل ہوے جیسا کہ خود مخاطب نے اسی ضرب منکر مین　ص ۹۹ ضرب منکر
علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم سے نقل کیا ہے لیکن تحریف و انحراف
ان سنیون کا اہلبیت نبوی علیہم السلام سے پس ہرگاہ خود مدعی ہین
کہ شیعے اُن حضرات کا اتباع کرتے ہین اور اسیوجہ سے مذہب شیعون کا
باطل ہے کہ یہ اپنے ایمہ کی متابعت کرتے ہین اور انکی عصمت کے قایل ہین
اور اسیطرح بمقابلہ حکم محکم رسول خدا بتمسک ثقلین خلیفہ دوم نے
اپنا فرقہ اسیوقت علیحدہ کرلیا کہ حسبنا کتاب اللہ یعنے ہم لوگونکو کتاب
خدا کافی ہے ہملوگ کو ضرورت تمسک اہلبیت کی نہین ہے پس یہ انحراف
انکا محتاج اثبات باقامۃ دلیل و برہان نہین ہے اولاً اسلئے کہ خود

تحریف و انحراف ان سنیون از اہلبیت

مقربین کما ثبت و سیجی ثانیاً یہ امر خود متواترات سے ہے کہ بمجرد وفات
رسول خدا اہلبیت کیسی جنازہ تک رسول خدا کا چھوڑ دیا گیا اور
سب لوگ بجز اخص وخواص شیعیان امیر مومنان کے اہتمام خلافت
بکر ہی مین مصروف ہوگئے مین اس مقام پر التماس کرتا ہون کہ کیا
خوب تعمیل وصیت رسول دربارہ تمسک کے کی گئی کیا مطابق فرمودہ
رسول تمسک کتاب وعترت اطیاب کو واسطے ہدایت ونجات وفلاح
وسداد کے کافی نہ سمجھا یا جملہ شرطیہ موضوعہ مکذوبہ لوکان بعدی نبیا
لکان عمر کو جو حضرات اہلسنت نے گڑھا ہے جملہ واقعیہ حقیقیہ بنادیا
بعوض انقطاع وحی ربانی اختراع القاے شیطانی کیا کہ مطابق فرمان
اس نبی جدید کے وہ سب احکام افضل المرسلین وخاتم النبیین منسوخ
ومتروک کردیئے گئے نعوذ باللہ من ہذہ الاعمال والافعال والاہواء
والاقوال بالجملہ حال عدم تمسک اہلسنت کا ساتھ عترت رسول و
اہلبیت علیہم السلام کے جو ابتدای وقت وفات رسول خدا سے انتہاے
شہادت خامس آل عبا جناب سید الشہدا روحی لہ الفدا تک ہوا وہ
مشہور والسنہ جمہور پر مذکور رہے اور بعد اسکے جو آنحضرت کی عترت
طاہرہ پر ان اہلسنت کے ہاتھ سے گزرتا ہے ناظرین رسالہ ضرب
المنکر پر بھی بخوبی ظاہر ہے عیان راچہ بیان سے حاجت مشاطہ نیست
روے دل آرام را پس اولاً جب یہ دونون چیزین یعنے کتاب خدا
واہلبیت مصطفے ان سنیون کے یہان متروک ومخذول ہین پھر اس
حدیث کے ذکر کرنیسے مقام خطبہ مین مخاطب کو کیا فائدہ حاصل ہوا
جو سراسر انکے اصول موضوعہ کے خلاف ہے ثالثاً کتاب خدا کو جو خلیفہ

Presented by Ziaraat.Com

دوم نے بمقابلہ حکم رسول بہ تمسک ثقلین زبانی اختیار بھی کیا اور حسبنا کتاب اللہ کہکر اپنی کتاب خدا پرستی کو ظاہر کیا وہ حسب فرمان رسول منان منضم ہے ساتھ اہلبیت کے کہ خود حضرت نے فرمایا ہے لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنے دونون جدا ہونگے یہانتک کہ مجھپر حوض کوثر پر وارد ہوون اور جب اہلبیت کو اُنھون نے ترک کیا تو کتاب خدا بھی متروک ہوئی والا افتراق ممتنع لازم آتا ہی ثالثاً بتقلید ثانی لاثانی حضرات سنی جیسا کہ دعوی زبانی ساتھ تمسک قرآن کے ظاہر کرتے ہین اور اُسکے حفظ وتلاوت مین مثل طوطے مینے کی مصروف رہتے ہین اور وقت دار وگیر الحق کے دربارہ معرفت امام زمان بتقلید کید وحیلہ صفین قرآن کو سپر قرار دیکر امام اپنا بتاتے ہین اُسیطرح اہلبیت عصمت کے ساتھ بھی زبانی تمسک ظاہر کرتے حالانکہ برخلاف اسکے ظاہر ہے اور علاوہ تناقض قول وفعل جو دلیل نفاق ہی خود قول مین تناقض وتہافت ہی چنانچہ خود مخاطب برخلاف حدیث نبوی اسی ضرب منکر مین کہتے ہین الغرض اسوقت کتاب وسنت سے زیادہ کسی کو استحقاق امامت نہین ہے بعد انکے جو عالم کامل انکا ہو اور پھر دوسرے مقام مین کہتے ہین کیا قرآن اس زمانہ مین نہین ہی یا قول پاک رسول اللہ موجود نہین ہے کیا رسالت آپکی باقی نہین ہے پھر کیون دونون امام نہین ہوسکتے ہین انتہی بلکہ اسی خطبہ مین تین چار سطر بعد کہتے ہین ولما کانت الهدایة واحدة فهما الامام لا الامامان یعنے ہرگاہ ہدایت دونون کتاب اور رسالت آپ کی ایک تھی تو دونون ایک امام ہین نہ دو امام انتہی پس مخاطب نے اہلبیت

Presented by Ziaraat.Com

عصمت و طہارت کو اس قابل بھی تصور نکیا کہ اُنکو زبانی بھی اگرچہ
بمعنے لغوی ہو مستحق امامت جانے حالانکہ عالم کامل بلکہ فقیہ و مجتہد
و پیش نماز تک کو امام کہتے ہین جنمین عدالت یا طہارت نسب و طیب
ولادت کو بھی شرط نہین جانتے اُسپر بھی دعوی موالات اہلبیت
کرتے ہین پس یہان پر مخاطب کو وہ حدیث ذکر کرنا چاہیئے تہا جو
مقید اُنکے دعوے کے ہوتی یعنے کتاب خدا و سنت رسول امام ہین
نہ اہلبیت نبیؐ جنکو حضرت نے ایک جزو ما تیمسک بہ غیر منفک عن القرآن
فرمایا اور جنپر ہدایت و نجاۃ کو منحصر قرار دیا ہی اور ساتھ کتاب خدا
کے اُنکو منضم اور متحد و لازم و ملزوم قرار دیا ہے کہ یہ کبھی تا قیامت
جدا نہونگے اور اپنی امت سے سفارش فرمائی کہ ان دونونکی متابعت
کرو تا گمراہ نہو بعد میرے چنانچہ بوجہ اسی حدیث کے بعض حضرات
اہلسنت بھی قایل ہوگئے ہین کہ ہر زمانہ مین اہلبیت رسول سے کوئی
ایسا شخص جو قابل تمسک و ہدایت ہو موجود رہنا چاہیئے جیسا کہ
عبد الروف مناوی نے جو مشاہیر آئمہ علماے اہلسنت سے ہے اپنی
فیض القدیر شرح جامع صغیر مین اور جلال الدین سیوطی ذیل شرح
حدیث انی تارک فیکم الثقلین مین فرماتے ہین تنبیہ قال الشریف
هذا الخبر یفهم منه وجود من یکون اهلا للتمسک من اهل
البیت العترة الطاهرة فی کل زمان الی قیام الساعة حتی یتوجه
الحث المذکور الی التمسک به کما ان الکتاب کذلک فلذلک
کانوا اماناً لاهل الارض فاذا ذهبوا ذهب اهل الارض
انتہی یعنے کہا شریف نے اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے موجود رہنا

اوس شخص کا جو قابل تمسک ہو اہلبیت عترۃ طاہرہ سے ہر زمانہ مین تا بہ قیام قیامت یعنے کوئی شخص اہلبیت عترت طاہرہ سے ایسا ہر زمانہ و ہر وقت مین موجود رہنا ضرور ہے کہ اُسکے ساتھ تمسک کرسکین تب یہ فرمانا رسول کا اور رغبت دلانا اُنکی طرف درست ہوسکتا ہے جیسا کہ کتاب خدا ہمہ وقت موجود ہے اور تا قیامت رہیگی آور اسیوجہ سے وہ یعنے اہلبیت نبوی امان ہوئی اہل زمین کے لیئے کہ جب وہ لوگ نرہینگے زمین بہی باقی نرہیگی انتہی آخر کلام اشارہ ہی طرف اُس حدیث کے جسکو احمد بن حنبل نے اپنی مسند مین روایت کی ہے اور صواعق محرقہ مین بہی ہے النجوم امان لاهل السماء واهل بیتی امان لامتی وغیرہ من الطرق مگر ہمارے مخاطب ایک نہین مانتے اور اہلبیت نبوی کو توکیسطرح امامت کے قابل نہین جانتے ہر چند ادنے افراد ناس پر مثل نورباف وندات وحجام وکفش دوزتک کے اطلاق امام کا جایز رکھتے ہین یہانتک کہ بعض دشمنان اہلبیت علیہم السلام نے جو مقتدا و پیشوای اہلسنت ہین باینہمہ احادیث امامت و تمسک وغیرہ عداوت اہلبیت نبوی مین ایسے سرگرم ہوے کہ حرمان اہلبیت کے لیئے روایات کاذبہ و احادیث موضوعہ بنائی جو بالتصریح عدم تمسک اہلبیت نبوی کو ثابت کرتے ہین اور عقاید و مستمسکات نواصب و خوارج و سنیہ کو مضبوط و مستحکم کرتے ہین جیسا کہ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین روایت کیا ہے عن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ یقول اللهم لا تجعل الخلافة فی ولد علی انتہی یعنے خداوندا نہ گردان تو خلافت کو اولاد علی مین پس اس اتہام

صـ ۱۸۸
صواعق قلمی

بغض خلافت از اہلبیت حدیث بنائی حدیث موضوع

اعتقاد اہلسنت در بارہ اہلبیت عصمت و طہارت

کا سر در امام پر کیا جواب ہے کہ اس مفتری نے اپنے پس وپیش کا بھی خیال نہ کیا کہ معاذ اللہ یہ دعا حضرت کی کسیطرح قبول نہوئی اور خلاف اسکے خود جناب امیرؑ اور جناب امام حسنؑ باتفاق تمامی اہلسنت خلیفہ ہوے اور جناب امام حسین بھی باعتراف ملک العلماؑ دولت ابادی ورشید الدین خان وغیرہ خلیفہ برحق ہوے اور جناب صاحب الامر مہدی آخر الزمان باتفاق فریقین بلکہ تمامی مسلمانان اولاد جناب امیر سے خلیفہ ہین یا مطابق عقاید سنیہ ہونگے پس شاید مخاطب نے بھی اسی حدیث واہی موضوع کو اپنا تمسک قرار دیا اور اہلبیت عصمت کی امامت سے بالمرہ انکار کیا اب کیا عجب ہے کہ جو حال حکیم ترمذی کا ہوا وہی حال انکا بھی ہو فان عذاب اللہ قریب یہ حال تھا عموم اعتقاد اہلسنت کا ساتھ عام اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے لیکن تخصیص انکی دربارہ آیمہ اطہار عترت رسول مختار علیہم السلام بالتخصیص پس جناب امیر کے بارے مین یہ اعتقاد ہے انکا کہ کوئی روایت حضرت سے صحیح ہے نہ کوئی علم علوم حقہ شرعیہ سے آنحضرت کے بدولت پایا گیا انکا بھی اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو ذہبی نے کتاب مغنی مین مجاہیل وضعفا سے شمار کیا ہے کہ ولم یخرج لہ البخاری اور میزان الاعتدال مین کہا ہے لم یحتج بہ البخاری وقال یحیی بن سعید القطان شیخ البخاری اجد فی نفسی منہ شیأ وکان مالک لا یروی عن جعفر حتی یضمہ الی احد یعنے بخاری نے آنحضرت سے روایت نہ کی اور یحیی بن سعید قطان شیخ بخاری کہتا تھا کہ ہم اپنے دلمین آنحضرت سے کچھ خلش پاتے

ہین اور امام مالک آنحضرت سے روایت نکرتے تھے جب تک کسی اور کو منضم نکرین اور جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کو عقیلی نے ضعفا سے شمار کیا ہے اور کہا ہے حدیثہ غیر محفوظ یعنے حدیث آنحضرتکی غیر محفوظ ہے اور جناب امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے بارہ مین لکھا ہے قال ابو الحسن الدار قطنی اخبرنی ابن حبان فی کتابہ فقال علی بن موسی الرضا یروی عن ابیہ عجائب یھم ویخطی یعنے کہا دارقطنی نے کہ ابن حبان نے اپنی کتاب مین مجھکو خبر دیا کہ علی بن موسی الرضا روایت کرتے ہین اپنے باپ سے عجیب عجیب باتین کہ وہم کرتے ہین اور خطا کرتے ہین معاذ اللہ اور جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے بارے مین رحمۃ اللہ سندی نے مختصر تنزیہ الشریعہ مین لکھا ہے لیس لشیٔ یعنے معاذ اللہ وہ حضرت کوئی چیز نہین ہین اور تفصیل ان سب امور کی مابعد مذکور ہوگی پس ان سب سے بخوبی ثابت ہوا کہ سنی لوگونکے نزدیک اہلبیت عصمت کوئی چیز نہین ہین فضلا عن التمسک بھم اور جب بقول مولوی عبد العلی اہلسنت کا اجماع بھی حجت نہین تو دوسرے اقوال و افعال کا کیا ذکر کیا جاے سبحان اللہ جناب رسالتمآب تو نجات و ہدایت وعدم ضلالت و غوایت کو تمسک بکتاب و اہلبیت مین منحصر فرمائین اور یہ سنی لوگ انکو قابل امامت کیا لائق اخذ روایت بھی نجانین اور سنت رسول جو از قبیل تخیلات ذہنیہ ہی اور گویا انکی یہان منحصر ہے صحاح ستہ مین کہ جسمین ہزارون روایتین ناصبین خارجین کا ذبین دو اضعین سے بھری ہوئی ہین اسکو مستحق امامت

جائین اور امام زمانہ اپنا بتائین اسپر لطف یہ ہے کہ کسی نے بجز مخاطب معاتب آجتنک سنت رسول کو امام زمانہ بیان نہین کیا ہی نہ کوئی اسکا مدعی ہوا ہے خود مجیب سابق نے جسکو مجیب مصیب مخاطب عجیب کہتے ہین امام زمانہ کو دایر کیا ہی درمیان قرآن یا خلفا یا رسول کے کما سیجیٔ فتذکر لعلک تنفع الذکری قولہ انظر کیف تخلفونی فیھما اقول ہملوگون نے نظر و غور بخوبی کیا اور آنحضرتؐ نے بہی بخوبی جانا کہ یہ فرقہ حقہ شیعہ بعد جناب رسالتماب عامل بکتاب وسنت و مستمسک بدامان اہلبیت عصمت ہین کہ قرآن کو قرآن صامت اور اہلبیت کو قرآن ناطق جانتے ہین اور دونو ناو جز ایمان بلکہ عین ایمان مانتے ہین اور بعد نظر کے حضرت نے بہی فرمادیا انت وشیعتک یا علی فی الجنۃ اور شیعہ علی ہم الفایزون جیساکہ دیلمی وغیرہ نے روایت کیا ہے لیکن جب آپ لوگون نے بغور ثانی نظر فرمایا تو بجواب سوال آنحضرت ما فعلتم بالثقلین بتاے اول و دوم اپنے فرمائیگا اما الاول فحرقناہ و نبذناہ ورا ظھورنا و اما الاصغر فعادیناہ و البغضناہ و ظلمناہ پس وہ حضرت فرمائینگے ردوا الی النار ظلما مظمئین مسودۃ وجوھکم کما فی بعض الاحادیث الشریفۃ النبویۃ یعنے خلیفہ اول و دوم کہینگے کہ قرآن کو جلایا ہمنے اور پس پشت ڈالا اسکو اور ثقل اصغر یعنے اہلبیت اطہر کو پس انسے ہمنے عداوت کیا اور بغض کیا اور ظلم کیا پس فرمائینگے جناب رسالتمآب کہ پھیرو انکو طرف آتش دوزخ کے درحالیکہ پیاسے ہون اور چہرے انکے سیاہ و تیرہ ہون

Presented by Ziaraat.Com

جیسا کہ بعض احادیث نبویہ مین وارد ہوا ہے فاتبعوا الھدی واترکوا الھوی قولہ فبین رسول اللہ اقول یہ بیان بھی کئی وجھون سے باطل ہے پہلے یہ کہ مخاطب کو کمال جرأت ہے اتہام کرنے مین جناب سرور انام صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کسواسطے کہ کہین جناب رسالتمآب نے ان احادیث ثلثہ مذکورہ مین یہ نہین بیان فرمایا ہے کہ شریعت مثل دریا ہے نہین ممکن ہے عبور اسکا بغیر اتباع قرآن کے الخ آری حدیث اول مین اہلبیت طاہرین کو مثل سفینہ نوح فرمایا اور انکے متابعین ومحبین کو راکب سفینہ نوح بتایا اور انکو نجات یافتہ وہدایت یافتہ کہا اور انکے مخالفین وتارکین کو گمراہ اور غریق بحر ضلالت وغوایت کہا اور حدیث دوسری جو دربارہ صحابہ ہے اور محض دروغ وموضوع وباطل وواہی وبلایا سے ہے کما مر صرف عام اصحاب کے ساتھ اقتدا کا اختیار حکم نکلتا ہے جو ہر طرح منظور فیہ ہے اور تیسری حدیث کا مفاد تمسک ثقلین ہے کہ جس سبب سے لوگ گمراہی سے نجات پاوین فمن تمسک بھما نجی ومن تخلف عنھما ضل وغرق وھوی والحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ دوسرے یہ کہ مخاطب نے جو تبرکا بتعداد ثلثہ یہان احادیث ثلثہ کہا وہ بھی محض جھوٹ وباطل ہے کیونکہ حدیث صحیح دوہی ہین جینسے تمسک کتاب واہلبیت کا حکم نکلتا ہے باقی صحابہ والی بات محض واہیات خرافات بلکہ بلیات سے ہے ثلثہ کی خلافت کیطرح یارونکی بنائی جعلی کارروائی بے بنیاد وباد ہوائی ہے کما مر سابقا قتدبر قولہ ان الشریعۃ کالبحر اقول ہرچند مخاطب نے اپنی جودت طبع سے بنی پر اتہام کرکے

صحابہ کے استغراق کے لیئے شریعت کو دریا سے تشبیہ دیا اور بمقابل تمثیل اہلبیت نبوی بسفینہ نوح یہ نیا طوفان برپا کیا مگر بمفادہ بحری الریاح بما لا تشتھیہ السفن جو ڈوبے کو نکالنے جائے وہ ہی ڈوبے یہ تشبیہ فی نفسہ بھی درست نہوئی اولا دریائے مہلک سے شریعت کو کیا نسبت ثانیا شریعت مین رہنا مقصود ہے اور دریا کی کنارہ ع اگر خواہی سلامت بر کنار است مگر شاید آپ شریعت سے کنارہ کرنیکے عازم ہین ثالثا خروج دریا سے طرف خشکی کے ہوگا جو ضد دریا ہے پس خروج شریعت سے بھی ضرور طرف ضد شریعت کے ہوگا وھل ہو الا ابلیس المصیر بناہ بخدا شاید تقیہ صحابہ کی تحقیق سے آپکو یہی مقصود ہو رابعا تانیث ضمیر مع قرب البحر و تخصیصہ بالعبور فیہ فتور فو د ب الذکر م الانثی دع الانثی وخذ الذکر فتذکر قولہ بتغیروا اتباع القرآن اقول اس ظلم تازہ کی کیا ضرورت تھی جناب رسالتماب نے تو قرآن و اہلبیت کو منضم و متحد و غیر منفک قرار دیا ہے اور ایک کو دوسرے کا لازم و ملزوم فرمایا اور انفکاک وافتراق کو تا ورود حوض کوثر منفی موکد فرمایا جسکی وجہ سے علامہ مناوی نے بھی وجود کسی شخص کو اہلبیت طاہرین سے جو قابل تمسک ہو ہر وقت مین واجب جانا آپ دونون مین کیون افتراق ڈالے دیتے ہین اور ایک سے دوسرے کیون جدا کرتے ہین بلکہ آپکے یہان تو یہ ثابت ہی کہ قرآن قرآن صامت ہے اور اہلبیت طاہرین قرآن ناطق ہین جیسا کہ ازالۃ الخفا مین شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز دہلوی لکھتے ہین و حضرت مرتضی فرمود کہ این قرآن صامت است و من قرآن ناطقم انتہی پھر عبور

ص ۱۵۳
ازالۃ الخفا مطبوعہ صدیقی بریلی سنہ ۱۲۸

دریاے شریعت کو با وجود قرآن ناطق و با وجود حکم تمسک اہلبیت و وجود سفینۂ نوح صرف قرآن صامت مین منحصر جاننا صریحا دلیل ناصبیت و استغراق بحر ضلالت و مخالفت خدا و رسول ہی بان مخاطب بھی اگر بمتابعت خلیفہ ثانی رسول خدا کی نافرمانی ہی کو قبول کرے تو اختیار ہے کہ جب حضرت نے فرمایا ایتونی بالدوات و قرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی ابدا یعنے دوات اور کاغذ حاضر کرو کہ ہم ایسا مکتوب لکھدین کہ بعد ہمارے کبھی گمراہ نہو خلیفہ ثانی اور اُنکے اتباع نے قد غلب علیہ الوجع وان الرجل لیہجر حسبنا کتاب اللہ فرمایا یعنے یہ مرد ہذیان بکتا ہے اور درد نے اسپر شدت کی ہے اسکا قول قابل اعتبار نہین ہے کافی ہی ہمکو کتاب خدا جیسا کہ یہ مضمون متقارب اللفظ والمعنی صحیح مسلم و صحیح بخاری و نہایہ ابن اثیر و شفای قاضی عیاض و کل کتب احادیث و سیر و تواریخ اہلسنت مین بتفصیل مذکور ہے پس جسطرح خلیفہ ثانی نے رسول کو ایام زندگانی مین تحریر ہدایت نامہ سے باز رکھا اور عیاذا باللہ منسوب بہذیان کیا مخاطب نے بھی اُسی قصہ پارینہ و کینہ دیرینہ کو باتباع خلیفہ مطاع اسمقام مین ظاہر کیا اور اس حدیث سفینہ و حدیث ثقلین کو شاید عیاذا باللہ ہذیان پر محمول کرکے خلاف فرمان رسول منان پر عمل کیا ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی فقد کفر یعنے جو مخالفت کریگا رسول کے بعد ظاہر ہونے ہدایت کی وہ کافر ہوگا قولہ علی تفسیرھا اقول اولا یہ مضمون بھی احادیث سابقہ مین ہرگز بیان نہین ہوا ثانیا تفسیرہا کی ضمیر مؤنث کو جب

مخاطب نے قرآن کیطرف پھیرا جسکی وجہ بجز جہالت قایل معلوم نہین ہوتی تو بہت مناسب ہوا کہ التی کو صفت تفسیر کی قرار دیا کیونکہ تفسیر بھی تو اُسی ام الکتاب کی بیٹی ہے ثالثاً تثبت کو بھی بصیغہ تانیث لانا دلیل اُسی جہالت وزن برستی کی ہے اور مدخولیت تحت آیہ و یسمون الملائکۃ تسمیۃ الانثیٰ کی لہ ظاہر ارعنبت بانوثیت بھی حضرت آغاے افلح کو صدقہ سے حاصل ہوئی قولہ اصحابہ العظام و اہلبیتہ الکرام اقول یہ قول بھی بچند وجہ نامقبول ہے اولاً یہ کہ اگر شریعت بقول آپکے مثل دریا ہے تو جناب رسالتماب نے اپنی اہلبیت عصمت وطہارت کو سفینہ نوح سے تمثیل دیا ہے اور اس بحر زخار کے طے کرنیکے لیئے بھی کشتی نجات مقرر کی ہے لیکن مخاطب نے ایسے بے پاٹ مین اپنے گھاٹ کے لیئے اصحاب کی ڈونگی کمان سے بنائی جسکا ساحل تک پہنچنا محال ہے اور اغرقوا فادخلوا نارا اُسکا مآل ہے ثانیاً یہ کہ جناب پیغمبر نے تو مدار شریعت کا اتباع قرآن واہلبیت دونون پر رکھا ہے کہ جس سبب سے مفاد تشبیہ بھی پورا ہو جاتا ہے کہ عبور دریا بغیر کشتی وناخدا دونونکے غیر ممکن ہے مگر مخاطب نے جو اس عبور کو صرف اتباع قرآن مین محصور کیا پس باوصف نقصان تشبیہ صرف قرآن صامت سے کیسے بیڑا پار لگے گا چنانچہ حکم تمسک ثقلین سے بھی ظاہر ہے ہان اگر صرف اہلبیت کو کہا جاوے جو قرآن ناطق ہین تو ممکن ہے جیسا کہ حدیث مثل اہلبیتی کسفینہ نوح اسکا موید ہے کہ صامت محتاج ناطق ہی اور ناطق محتاج صامت نہین ہوتا ثالثاً یہ کہ مخاطب نے اہلبیت طاہرین کو یہان اصحاب سے موخر کرکے

اپنی ناصبیت اور جلفا و خلفا کی حمایت خوب ظاہر کی مگر بوجہ مخالفت
حکم رسولؐ خدا زمرہ کا فرین مین داخل ہوے کیونکہ نہ کہین ان
دونون حدیثون مین ذکر اصحاب کرام کا ہے نہ حکم متابعت انکی تفسیر کا
اور اگر حدیث نجوم کا خیال ہو تو بوجہ موضوعیت و دروغ ہونیکے
لائق استدلال نہونا اُسکا معلوم پس یہ بناے فاسد علی الفاسد ہوگی
کما ہو ظاہر علے اہل الفہوم وان تخفی علے الغوی المشوم رالعابہ کہ اپنے
مقدمات ترتیبیہ کے خلاف نتیجہ نکالنا اور برعکس اُسکے مقدم کو موخر
موخر کو مقدم کرنا دلیل کمال اضطراب اور گویا ما فی الارحام کا انقلاب
ہے اور کیونکر نہو کہ طلق موجب قلق و فلق اور قلوب منقلبہ کے لیئے
باعث شق ہے خاشا یہ کہ باآنکہ اہلبیت کی متابعت کا حکم جناب
رسالتمآب نے ویسا ہی دیا تھا جیسا قرآن کی متابعت کا حکم فرمایا تھا
اور ایک دوسریکو متساوی و متلازم و متحد کما تھا اور مضمون افتراق
کو مابین سے اُٹھا دیا تھا مگر ہمارے مخاطب نے اپنی طرف سے اصحاب
کو بیچ مین ڈالا اور اسپر تکلف یہ کہ اہلبیت پر مقدم بھی کیا اور کچھ
ادب رسولؐ کا بھی نکیا اس ظلم کا کیا جواب ہے اے حضرت اگر
حکم جناب رسالتمآبؐ کا نہ مانیئے تو اپنے شاہ صاحب فرمان دیکھیئے
کہ وہ فرماتے ہین کہ ان دونون بزرگ یعنے قرآن و اہلبیت رسول
متان کے خلاف جو مذہب ہوگا اُسکا متابع گمراہ و خارجی ہے جس سے
یہ امر صاف ظاہر ہے کہ امر دین مین ہم محکوم فقط بمتابعت قرآن و
اہلبیت علیہم السلام ہین اصحاب وغیرہ کو کوئی مداخلت اسمین نہین ہے
بلکہ اگر ایسا ہوتا تو اجتماع ضدین لازم آتا ہے اور ضدین ہونا کا ذب

وغادر و خائن واثم جاننے سے اور عدم بیعت ستہ اشہر سے کما
فی صحیح المسلم ثابت ہی پھر ایسے اصحاب سے تفسیر کیونکر لیجا سکتی ہے
سا دسا بتصریح آئمہ دین حضرات اہلسنت ثابت ہے کہ جن صحابہ
کی ہوا خواہی مین یہ ساری کارسازی و شعبدہ بازی کی جاتی ہے
یعنے خلفاے ثلثہ اُنسے احادیث تفسیر بلکہ مطلق احادیث بہت ہی
کم مروی ہے جیساکہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے پھر انکا ذکر کیا
ہے سابعاً یہ کہ مطلق تفسیر پر آپکے علما کو اعتماد و اعتبار نہین ہے
خواہ صحابہ سے ہو خواہ غیر صحابہ سے جیساکہ محمد طاہر گجراتی نے
تذکرۃ الموضوعات مین لکھا ہے قال احمد بن حنبل ثلث
کتب لیس لہا اصول المغازی والملاحم والتفسیر یعنے کہا
امام محمد بن حنبل نے کہ تین کتابونکے لیئے اصول نہین ہین ایک
تواریخ غزوات دوسرے ملاحم تیسرے تفسیر اور فیض القدیر
شرح جامع صغیر مین ہے قال ابن الکمال کتب التفسیر مشحونة
بالاحادیث الموضوعة یعنے کہا ابن کمال نے کہ کتب تفسیر احادیث
موضوعہ یعنے بنائی ہوئی حدیثون سے بھری ہوئی ہین اور شیخ
محی الدین عربی نے باب ثانی وسبعون فصوص الحکم مین کہا ہے وفیہ
علم یتزیہ الانبیاء مما نسب الیہم المفسرون من الطامات
مما لم یجئ فی کتاب اللہ وہم یزعمون انہم قد فسروا کلام اللہ
فیما اخبر بہ عنہم لسان اللہ العصم فی القول والعمل فلقد
جاؤا فی ذلک باکبر الکبائر کمسئلة ابراھیم خلیل اللہ وما نسبوا
الیہ من الشک وما نظروا فی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ف تمامی کتب تفسیر اہلسنت احادیث غیر معتمد و مستند و موضوعہ سے مملو ہیں ۱۲

واٰلہ وسلم نحن اولی بالشک من ابراھیم ما شئت فی احیاء
الموتی جوھا مختلفہ لم یدر بای جھۃ یکون احیاء الموتی
وھو مجبول علی طلب العلم فعین اللہ لہ وجھا من تلک
الوجوہ حتی سکن اللہ قلبہ فعلم کیف یحیی اللہ الموتی وکذلک
قصۃ یوسف ولوط وموسیٰ وداؤد ومحمد علی جمیعھم افضل
الصلوٰۃ والسلام وکذلک ما نسبوہ فی قصۃ سلیمان الی
الملکین وکل ذلک نقلوہ عن الیھود واستحلوا عرض
الانبیاء والملائکۃ بما ذکرتہ الیھود الذین جرحھم اللہ
وملاؤا کتبھم فی تفسیر القرآن العزیز بذلک وما فی
ذلک نص فی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ واللہ یعصمنا من
غلطات الافکار والاقوال والافعال انتھی یعنی کہا ابن عربی
نے باب ۲ فصوص مین کہ اس باب مین ہے جاننا تنزیہ انبیا کا
اُن چیزون سے کہ نسبت دیا ہے طرف اُن انبیا کے مفسرین نے
طامات سے یعنے وہ امور قبیحہ کہ بمنزلہ قیامت عظمی وداہیہ کبریٰ
ہین اُنکے لیئے حالانکہ وہ چیزین کتاب خدا مین نازل نہ ہوئین اور
مفسر لوگ گمان کرتے ہین کہ اُنھون نے کتاب خدا کی تفسیر کیا ہے
اُن چیزونکے ساتھ جسکی خبر خدا نے دیا ہے ہم دعا کرتے ہین خدا
سے کہ ہملو عصمت دے قول وعمل مین البتہ وہ مفسرین اکبر کبائر
کے مرتکب ہوے مثلاً مسئلہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے کہ نسبت
دیا اُنکی طرف شک کرنیکی حالانکہ اُن مفسرون نے قول رسول خدا
کو خیال نکیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہملوگ زیادہ مستحق ہین شک کرنیکے

ساتھ بہ نسبت حضرت ابراہیم کے اسلئے کہ حضرت ابراہیم نے مردونکے
زندہ کرنے مین شک نہین کیا تہا وہ جانتے تھے کہ مردونکے
زندہ کرنیکی بہت سی صورتین ہین مگر یہ نہ جانتے تھے کہ کسطرح
زندہ کیئے جاتے ہین چونکہ اُنکی خلقت ہی ایسی ہوئی تہی کہ طلب
علم مین کوشش کرین پس خدانے وہ صورت انکو دکھادی کہ
جسطرح خدا زندہ کرتا تھا یہانتک کہ اُنکے قلب کی تسکین ہوئی اور
جانا اُنھون نے کہ کیونکر زندہ کرتا ہے خدا مردونکو اسیطرح قصہ
حضرت یوسف ولوط وموسیٰ وداود ومحمد مصطفیٰ صلوۃ اللہ علیہم
اور اسیطرح حضرت سلیمان کے قصہ مین جو دولون فرشتونکی
طرف نسبت دی ہی ان سب باتون کو مفسرون نے یہود کی کتابون سے
نقل کیا ہی جسمین آبرو ریزی انبیا و ملائکہ کی کیا اُن باتونکے ساتھ
جنکو یہود نے ذکر کیا ہے حالانکہ خود خدا نے یہود کے بارہمین
جرح و قدح کیا ہے اور یہود کی کتابونکو انھون نے تفسیر قرآن
مین بھر دیا ہے حالانکہ اس بارہ مین نہ قرآن نازل ہوا ہے نہ
سنت رسول مین اُسکا نشان ہے خدا ہم سبکو غلطی افکار و اقوال
و افعال سے نجات دے انتہیٰ پس یہ حال تو مطلق تفاسیر اہلسنت
کا ہے کہ بقول امام حنبل اُسکا کچھ اعتبار ہی نہین اور بقول ابن
کمال کل تفاسیر مشحون ہین احادیث موضوعہ سے اور بقول شیخ
عربی ماخذ اُنکا اقوال یہود ہے کہ اُسپر نہ نص قرآن مین ہے نہ
سنت رسول مین پس اب آنحضرت کو عبور دریای شریعت
سے کیونکر ہوگا مگر یہ کہ اپنے کو یہود بنالین جیسا کہ یہود بندہ الامتہ

سے شاید اسیطرف اشارہ ہے فتامل اور اگر بسبب غلبہ اوہام کی اہلسنت
اپنے متقدمین ایمہ اعلام کے کلام کو قبول نکرین تو خود شاہ عبدالعزیز
صاحب کے کلام سے انشاء اللہ اس مرام کو ثابت کرتا ہون کہ تحفہ
مین فرماتے ہین درباب متعہ و روایت این از عبداللہ بن مسعود
و دیگر صحابہ محض افترا است اگرچہ در تفاسیر غیر معتبرہ اہلسنت نیز
نقل کنند الخ حالانکہ یہ روایات تفسیر بیضاوی و کشاف و تفسیر زاہدی
و تفسیر نیشاپوری و تفسیر کبیر امام المتکلمین فخرالدین رازی مین موجود
ہے پس حسب تصریح شاہ جی یہ تفاسیر اہلسنت غیر معتبر ٹھہری
اور جب ایسی تفسیرین غیر معتبر ہوئین تو اب کونسی تفسیر انکے یہان
معتبر ہو گی پس معلوم ہوا کہ اہلسنت کے یہان دراصل کوئی تفسیر
ہی معتبر نہین ہے فصدق ماقال اما فہم الاجل احمد بن حنبل ثانیاً
باقی رہی تفاسیر مقید بقولہ التی ثبتت بالتحقیق من الصحابۃ العظام
یعنے وہ تفسیرین کہ تحقیق صحابہ عظام ثابت ہون تو اب عنان کمیت
تحقیق و تدقیق کو اسطرف متوجہ کرتا ہون پس واضح ہو کہ جو جو
اصحاب مشہور بوقوف فن تفسیر ہین وہ دس ہین جساکہ علامہ
جلال الدین سیوطی اتقان فی علم القران مین فرماتے ہین النوع
الثمانون فی طبقات المفسرین اشتہر بالتفسیر من الصحابۃ
عشرۃ الخلفاء الاربعۃ و ابن مسعود و ابن عباس و ابی بن کعب
و زید بن ثابت و ابو موسی الاشعری و عبداللہ بن زبیر
انتہی پس چونکہ غالباً کلام مخاطب بہی ملی تفسیر ہا التی ثبتت بالتحقیق
من الصحابۃ العظام منحصر انہین دس صحابی مین ہوگا لہذا کچھ بیان

صـ ۵۲۳ تحفہ اثنا عشریہ
صـ ۲۹۶ اتقان قلمی
طبع مصر صفحہ ۱۸۷

Presented by Ziaraat.Com

خلفائے اربعہ

انکا اجمالاً معرض گزارش میں لایا جاتا ہے اما خلفاء اربعہ پس ذکر انکا محض تبرکاً سیوطی سے ہوا ہے والا خود سیوطی اسکے مقر ہین کہ خلفائے ثلثہ سے بہت کم احادیث منقول ہین جیساکہ اتقان مین ہے بعد عبارت مذکورہ فاما الخلفاء فاکثر من روی عنہ منہم علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ والروایۃ عن الثلثۃ نزرۃ بعد اسکے کہا ہے ولا احفظ عن ابی بکر فی التفسیر الا اثار قلیلۃ جدا لا تکاد تجاوز العشرۃ یعنے لیکن خلفا مین سب سے زیادہ روایت دربارہ تفسیر جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے اور بقیہ ثلثہ سے بہت ہی کم ہے اور ابو بکر سے ہم خیال نہین کرتے مگر بہت ہی کم کہ شاید دس حدیث سے نہ بڑھیگی اور وجہ اس قلت روایت کی ابوہریرہ نے خوب بیان کی ہے جیساکہ صحیح بخاری مین ہے عن ابی ھریرۃ ان اخواننا من المھاجرین یشغلھم الصفق بالاسواق وان اخواننا من الانصار کان یشغلھم العمل فی اموالھم وان اباھریرۃ کان یلزم رسول اللہ لشبع بطنہ ویحضر مالا یحضرون ویحفظ مالا یحفظون انتہیٰ یعنے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہمارے برادران مہاجران کاروبار بازار کے شغل مین رہا کرتے تھے اور انصار اپنے مال مین پھنسے رہتے تھے اور ابوہریرہ اپنے پیٹ کو بھرتا تھا اور صحبت رسول کو ایک دم نہ چھوڑتا تھا جو چیزین مہاجر و انصار کو معلوم ہوتی تھین وہ سب ابوہریرہ کے پاس حاضر و محفوظ رہتی تھی پس مخاطب کے اصحاب کرام کا یہ حال تھا اور خود خلیفہ ثانی جو مشہور بہمہ دانی تھے انکے حال کو

کنز العمال مین خوب لکھا ہے عن ابی جریج عن عمرو بن دینار
قال سمعت بجالۃ التمیمی قال وجد عمر بن الخطاب مصحفا
فی حجر غلام فیہ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم وھو ابوہم
فقال احککہا یا غلام فقال واللہ لا احکہا وھی فی مصحف
ابی بن کعب فانطلقوا الی ابی فقال ابی شغلنی القرآن و
شغلک الصفق بالاسواق اذ تعرض رداءک علی عنقک
بباب ابن العجماء انتہی یعنے ایک لڑکے کو دیکھا عمر بن خطاب نے کہ اسکی
گود مین قرآن ہے اور اسمین یہ آیہ ہے النبی اولی بالمومنین من
انفسھم وھو ابوھم یعنے لفظ وہو ابوہم قرآن متداول سے زیادہ
ہے عمر نے کہا اس لفظ کو حک کردے یعنے چھیل ڈال لڑکے نے جواب
دیا واللہ ہم نہ چھیلینگے کہ یہ آیہ تو یونہی ابی بن کعب کے مصحف مین ہے
پس عمر ابی کے پاس آئے ابی نے جواب دیا کہ ہمکو شغل قرات قرآن
تھا اور تجھکو سیر بازار نے تعلم قرآن سے باز رکھا کہ چادر کاندھے
پر رکھکر دروازہ ابن عجما جایا کرتا تھا انتہی اور فاضل رشید نے
شوکت عمریہ مین لکھا ہے ازانجملہ است مخالفت و تشدد ابی بن کعب (ص ۲۶ ورق شوکت عمریہ قلمی)
برحضرت عمر وقتیکہ ایشان انکار بر قرات او کہ بشخصے تعلیم آن کردہ
بود نمودہ بودند در حدیث طویلے کہ خاتمہ اش اینست یقول ابی
الی فی الثالثۃ وھو غضبان نعم واللہ لقد انزلھا اللہ علی
جبرئیل وانزلھا جبرئیل علی محمد فلم یستامر فیھا الخطاب و
لا ابنہ فخرج عمر وھو رافع یدیہ وھو یقول اللہ اکبر اخرجہ
الحاکم ازانجملہ است مخالفت و تشدد ابی مذکور بالیشان در قرات

کریمہ والذین اتبعوھم باحسان کہ قرأت حضرت عمر بدون
واو بود و قرأت ابی و دیگران بواو بود چنانچہ در منہاج الہدایۃ
در تفسیر کریمہ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار
الخ میفرماید وروی ان عمر سمع رجلا یقرءھا فقال من
اقرئک ھذا فقال اقرءنیہ ابی بن کعب فدعاہ فسالہ
فقال اقرانیہ رسول اللہ وانک تبیع القرظ بالبقیع الخ
واللہ ایسا ہی نازل کیا خدا نے جبرئیل پر اور جبرئیل نے محمد پر
اسمین نہ حکومت خطاب چلتی ہے نہ اسکے بیٹے عمر کی انتہی باپ
تک اکھاڑ لایا کہ قرآن مین نہ تمہارے باپ کی دال گلتی ہے نہ
تمہاری بہرکیف جب معلوم ہوا کہ خلفا سے بہت کم احادیث
دربارہ تفسیر منقول ہے اور جو کچھ ہے وہ جناب امیر سے منقول
ہے پس اب جناب امیر کی روایات کو اہلسنت کے یہان دیکھنا
چاہیئے کہ وہ کسقدر منقول ہین اور انکا وزن انکے یہان کتنا
ہے جس سے اور خلفا کی روایات کا حال بھی معلوم ہوگا کہ جب
اکثر کا یہ حال ہی تو اقل جنکو خود سیوطی نے نزدتہ جدا کہا ہے انکا حال
کیا ہوگا پس ابن تیمیہ اپنے منہاج السنۃ مین جسکو جواب منہاج
الکرامۃ جناب علامہ حلی اعلی اللہ فی الخلد مقامہ تصور کرتا ہی کہتا
دربارہ انتساب تفسیر بجناب امیر ھذا ابن عباس نقل عنہ
من التفسیر ماشاء اللہ بالاسانید الثابتۃ لیس فی
شئی منہا ذکر علی وابن عباس یروی عن غیر واحد من
الصحابۃ پھر کہا ہے در روایتہ ای روایۃ ابن عباس عن

Presented by Ziaraat.Com

عن علی قلیلۃ جدا ولہ یخرج اصحاب الصحیح شیئا من حدیثہ عن علی پھر کہا ہے وما یعرف بایدی المسلمین تفسیر ثابت عن علی انتہی یعنے یہ ابن عباس ہین کہ کسقدر احادیث دربارۂ تفسیر آنسے باحادیث صحیحہ ثابتہ منقول ہوئی ہین جسمین کوئی ذکر علی نہین ہے اور ابن عباس بہت سی صحابہ سے روایت کرتے ہین اور روایت ابن عباس کی جناب امیر سے بہت ہی کم ہے کہ مصنفان صحیح ذکوئی حدیث ابن عباس کی جناب امیر سے نقل نہ کیا بلکہ کوئی حدیث دربارہ تفسیر حضرت امیر سے مسلمانونکے نزدیک صحیح ہی نہین الخ بلکہ یہ حضرات مدعی ہین کہ جوکچھ جناب امیر سے منقول ہے وہ موضوع و باطل ہی جیساکہ میزان الاعتدال مین ہے حتیبی عن الشعبی ماکذب علی احد من هذہ الامۃ ماکذب علی علی رض وقال ابن ایوب کان ابن سیرین یری ان عامۃ مایروی عن علی باطل انتہی یعنے شعبی نے کہا اس امت مین جسقدر دروغ جناب امیر پر ہوا کسی کیطرف نہوا اور ابن ایوب کہتا ہے کہ ابن سیرین کے نزدیک جو حدیث جناب امیر سے روایت ہوئی وہ باطل ہے اور خود صحیح بخاری مین ہے وکان ابن سیرین یری ان عامۃ مایروی عن علی الکذب انتہی یعنے ابن سیرین کے نزدیک عام روایت جناب امیر سے جھوٹھ وکذب ہے اور خود شاہ ولی اللہ رسالہ قرۃ مین فرماتے ہین در ہیچ فنے از فنون شرعی اعتماد کلی بر آثار مرتضی بظہور نیامدہ انتہی پس بقول شاعر ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ۂ جب جناب امیر کی روایات کو جو بہ نسبت مرویات

ف جسقدر جناب امیر پر دروغ باندھا گیا

خلفائے ثلاثہ کے بتصریح سیوطی اکثر نہی قلیل کہا بلکہ عام حدیث کو
آنحضرت علیہ السلام کے کذب و باطل قرار دیا تو اور خلفا کا کیا
ذکر کہ خود بتصریح سیوطی قلیل واقل ہے پس بعد تحقیق بحکم مخاطب
یہ ثابت ہوا کہ خلفائے اربعہ سے کوئی حدیث دربارہ تفسیر منقول
نہین ہے اور اگر ہے تو موضوع و باطل ہے انکے نزدیک اور قلیل
وشاذ ونادر ہے والنادر کالمعدوم اور بعد تحقیق روایات
خلفائے اربعہ معلوم ہوا کہ تفسیر اہلسنت جسپر مخاطب نے اتباع
قرآن کا مدار رکھا ہے اور عبور دریائے شریعت کو اُسی تفسیر پر
محول کیا ہے منحصر ہے چھ شخصوئین صحابہ سے بقول سیوطی اب
تحقیقات ثانی انکے احوال کی کیجاتی ہے کہ وہ کیسے ہین آیا بذریعہ
اُنکے مخاطب کا بیڑا پار لگیگا یا منجھدار مین ڈوبیگا **ابن مسعود**
جنکو سیوطی نے بعد خلفا درجۂ اول قرار دیا ہے پس اُنکا حال یہ تھا
کہ بتصریح حضرات سینہ آیات منسوخہ وتفاسیر وادعیہ قنوت کو
شامل قرآن کئے ہوئے تھے اسی سبب سے جو حالت انکی بنائی گئی
وہ معلوم ہے کہ اسقدر غلامان حضرت عثمان نے مارا کہ انکو مرض
فتق ہوگیا حالانکہ یہ حضرات اُنکو بھی الصحابۃ کلھم عدول سے
شمار کرتے ہین اور بعد مار پیٹ کے شہر بدر بھی اُنکو عثمانؓ نے کردیا
تفصیل اس قصہ پر غصہ کی نجاۃ المومنین ملا محسن کشمیری مین مذکور
ہے کہ جنکو فاضل رشید عظمائے علمای اہلسنت سے بیان کرتے
ہین اور شاہ صاحب بھی اُسکو کچھ گھما پھرا کے لکھتے ہین جیساکہ تحفہ
مسروقہ مین ہی عبداللہ بن مسعود وابی بن کعب کہ بعض قرات شاذہ

ابن مسعود صحابی نفسر اہلسنت

صفحہ ۶۳۲ تحفہ اثنا عشریہ

در مصحفہاے خود نوشتہ بودند حالانکہ بعضی عبارات ادعیہ وقنوت
بودند وبعضی عبارات تفسیر کہ جناب پیغمبر در وقت تلاوت قرآن بیان
معنی آن میفرمودند واز موقوف کردن مصاحف خود ابا ورزیدند
ودر بقاء مصاحف ایشان فتنہ عظیم در دین پیدا میشد کہ در نفس قرآن
اختلاف واقع بود ورفتہ رفتہ منجر بقبائح بسیار میشد در گرفتن مصاحف
غلامان عثمان البتہ با ابن مسعود خشونت نمودند وضرب وصدمہ ہم
باو رسید انتہی اسی سے حضرت ابن مسعود کی تفسیر دانی کا حال ان
امتیان عثمانی کے نزدیک معلوم ہوا کہ نفس قرآن مین اور تفسیر وادعیہ
قنوت وقراات شاذہ وغیرہ تک مین فرق ان صحابی جلیل القدر کو
معلوم تھا پھر انسے تفسیر جو منقول ہوگی اسکا کیا حال ہوگا انکی نزدیک
اور اسپر طرہ یہ ہے کہ یہ فرقہ جاہلہ ابن مسعود کیطرف ایسے امور کی نسبت
دیتے ہین کہ نفس ایمان انکا انکے نزدیک متزلزل ہوتا ہے چنانچہ اتقان
علامہ سیوطی مین ہے ومن المشکل علی ھذا الاصل الخ بوجہ غایت
اشتہار اس مشکل کے ترجمہ پر اختصار کیا جاتا ہی کہ اصل تواتر قرآن
پر ایک مسئلہ سخت مشکل یہ ہی جسکو وارد کیا ہے امام فخر الدین رازی نے
کہ کہا انسے نقل کیا گیا ہی کہ ابن مسعود سورہ فاتحہ ومعوذتین کے قرآن
ہونیکے منکر تھے اور یہ امر بہت مشکل ہی اسلیئے کہ اگر ہم کہین کہ قرآن کو
زمانہ صحابہ مین تواتر حاصل تھا یعنے اسی زمانہ مین قرآن متواتر تھا تو
پھر ابن مسعود نے جو اس نقل متواتر کا انکار کیا پس کفر انکا لازم آتا ہے
اور اگر کہین کہ اس زمانہ مین تواتر نہین ہوا تھا تو لازم آتا ہے کہ قرآن
متواتر الاصل نہ ہے اور گمان غالب یہ ہے کہ یہ مذہب جو ابن مسعود سے

طرہ دربارہ کفر و ایمان ابن مسعود بوجہ اشکال در تواتر قرآن

نقل کیا گیا نقل باطل ہے تب البتہ اس عقدۂ لاحل سے نجات ممکن ہی
والا فلا انتہی اور مین کہتا ہون کہ خود امام رازی اس انکار سے کافر
ہوگئے اسلئے کہ منکر خبر واحد کافر ہے جیسا کہ ملک العلما دولت آبادی
نے ہدایۃ السعدا مین لکھا ہے ومن انکر الخبر الواحد والقیاس
وقال انہ لیس بحجۃ فانہ یصیر کافرا ولو قال ھذا الخبر غیر
صحیح وھذا القیاس غیر ثابت لا یصیر کافرا ولکن یصیر فاسقا
انتہی یعنی جو انکار کرے خبر واحد کا اور قیاس کا اور کہے کہ یہ حجت نہین ہے
وہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہے کہ یہ خبر غیر صحیح ہے یا یہ قیاس غیر ثابت ہے
تو وہ کافر نہین ہوتا لیکن فاسق ہوتا ہے پس فخر الدین رازی خود
یا کافر ہوے یا فاسق یا یہ عقدہ لاینحل انکی گردن مین رہ گیا بہرکیف
حضرت ابن مسعود انکے نزدیک ایسے تھے کہ انکو درمیان تفسیر وادعیہ
قنوت وآیت قرآن مجید مین فرق نہ معلوم تھا بلکہ اصل ایمان ہی انکا
انکے نزدیک غیر ثابت وغیر مسلم ہے الا یہ کہ خود اپنے کفر وفسق کو تسلیم
کرین اور اس سے زیادہ لطف یہ ہے کہ یہی ابن مسعود منکر وبد اعتقاد
خلافت عثمانؓ سے بھی تھے جیسا کہ انسان العیون علی بن برہان حلبیہ
مین ہے وکان الولید شاعرا ظریفا حلیما شجاعا کریما یشرب
الخمر کل لیلۃ من اول اللیل الی الفجر فلما اذن الموذن بصلوۃ
الفجر خرج الی المسجد وصلی باھل الکوفۃ الصبح اربع رکعات
وصار یقول فی الرکوع والسجود اشرب واسقنی ثم قاء فی المحراب
ثم سلم وقال ھل ازیدکم فقال لہ ابن مسعود لا زادک اللہ
خیرا ولا من بعثک الینا یعنے ولید شاعر ظریف حلیم وشجاع و

۱۶۷/۳۶۸ الجلد والرابعہ من الہدایۃ السابعہ

انکار ابن مسعودؓ حقیت خلافت عثمانؓ

کریم تھا جو جانب عثمان سے عامل کوفہ ہوا شراب پیتا تھا اول شب سے فجر تک جب اذان دیا موذن نے صبح کی تو ولید مسجد گیا اور اہل کوفہ کو نماز پڑھایا چار رکعت اور رکوع و سجود مین کہتا تھا شراب پیو اور پلاؤ مجھکو بعد اسکے محراب مسجد مین قے کردیا شراب کی اور بعد تمامی نماز کے کہا اگر کہو تو اور زیادہ کرین نماز کو ابن مسعود نے کہا نہ خدا تجھ مین خیر و برکت زیادہ کرے نہ اُس شخص مین کہ جسنے تجھے ہملوگ پر حاکم کرکے بھیجا ہے پس نہین معلوم ایسے شخص سے جو تفسیر و ادعیۂ قنوت و آیات قرآن مین تفرقہ نکرسکے اور ایمان اُسکا متزلزل اور بوجہ انکار خلافت عثمانی بلکہ بد دعا کرنیکی مذبذب الاسلام ہوا انکے نزدیک اُسکی روایات دربارہ تفسیر کیونکر مقبول ہونگی اور بذریعہ اُسکے انکا بیڑا کیونکر پار لگیگا **اما ابن عباس** کہ جو اعاظم مفسرین و اکابر محدثین سے اہلسنت کے نزدیک ہین اور بلقب ترجمان القران ملقب ہین انکا یہ حال ہے کہ بخطاب فاجر مخاطب ہوے اور خود خلیفہ بحق خلیفہ اول کے نواسے حواری رسول کے فرزند عشرہ مبشرہ کے ایک فرد کے دلبند نے یہ خلعت فاخرہ عطا کیا جیسا کہ شرح مشکوۃ ملا علی قاری مین ہے

ابن عباس ترجمان القرآن

عن عروۃ بن الزبیر ان عبد اللہ بن زبیر قام بمکۃ فقال ان اناسا اعمی اللہ قلوبھم کما اعمی ابصارھم یفتون بالمتعۃ یعرض برجل فناداہ فقال انک لجلف جاف فلعمری لقد کانت المتعۃ تفعل فی عھد امام المتقین یرید رسول اللہ فقال لہ ابن الزبیر فجرب بنفسک واللہ لئن فعلتھا لارجمنک باحجارک الحدیث ورواہ النسائی ایضا ولا تردد فی ان

ابن عباس ھو الرجل المعرض بہ وکان قد کف بصرہ فلذا قال
ابن الزبیر کما اعمی الصارھم وھذا انما کان فی خلافۃ ابن
الزبیر وذلک بعد وفات علی فقد ثبت انہ مستمر القول
علی جوازھا انتہیٰ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جس زمانہ مین عبد اللہ بن
زبیر مقیم مکہ تھے اپنے ایام خلافت مین ایک روز کہا کہ بعض آدمی ایسے
ہین کہ جنکے دل کو خدانے انکے آنکھ کیطرح اندھا کیا ہی وہ لوگ فتویٰ
دیتے ہین متعہ کرنیکا اور اس قول مین اپنے وہ کسیکی طرف تعریض و
چشمک کررہا تھا پس اُس شخص نے جواب دیا تو خلف جافی ہے قسم
اپنے عمر کی کہ متعہ جاری تھا اور ہملوگ کرتے تھے زمانہ امام المتقین مین
یعنے عہد کرامت مہد جناب رسالتمآبؐ مین متعہ جاری تھا تب زبیر نے
کہا کہ تو نے مجبور کیا اپنے نفس کے ساتھ واللہ اگر اب تو نے کیا تو ہم تجھکو
سنگسار کرینگے اور نسائی نے بھی یہی روایت کیا ہی اور کوئی شبہہ
نہین ہے کہ ابن زبیر نے جسکی طرف تعریض کیا تھا وہ ابن عباس تھے کہ
جنکی آنکھین ضائع ہوگئی تھین اسی سے ابن زبیر نے کہا جیسا آنکھین
اندھی ہوئین اور یہ واقعہ اُس زمانہ کا ہی جسمین ابن زبیر خلیفہ تھے یعنے
بعد وفات جناب امیر علیہ السلام کے تو اس سے معلوم ہوا کہ ابن عباس
جواز متعہ پر مستمر القول تھے اور اس رائے سے وہ نہ پھرے انتہیٰ پس
بقول ابن زبیر ابن عباس فاجر ہوے اور کتاب شفاے قاضی عیاض
مین ہے وفی تفسیر النقاش عن احمد بن حنبل انا اقول
بحدیث ابن عباس بعینہ راہ حتی انقطع نفسہ یعنے احمد بن
حنبل سے ہی کہ کہتا ہون مین بحدیث ابن عباس کہ پیغمبر خدا نے اپنے

ف — جواز متعہ بقول ابن عباس

ص ۶۱ — شفاے قاضی عیاض مطبوعہ مطبع نولکشور

رب کو اپنی آنکھون سے دیکھا تھا یہانتک کہ آواز آنکی منقطع ہوئی
اور خود مجتہدۃ الزمان علامۃ الدوران مادر مہربان بی بی عایشہؓ
اس روایت کی تکذیب کرتی ہین اور مفتری قرار دیتی ہین جیسا کہ
ترمذی نے اپنے صحیح مین روایت کیا ہے عن الشعبی قال لقی ابن
عباس کعبا بعرفۃ فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال ابن عباس
انا بنو ھاشم فقال کعب ان اللہ قسم رویتہ وکلامہ بین
محمد وموسی مرتین ورواہ محمد مرتین فقال مسروق
قد خلت علی عایشہؓ فقلت ھل رای محمد ربہ فقالت لقد
تکلمت بشئی قف لہ شعری قلت رویدہ ثم قراءت لقد
رای من ایات ربہ الکبری فقالت این یذھب بک انما ھو
جبرئیل من اخبرک ان محمد رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ
او یعلم الخمس التی قال اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث
فقد اعظم الفریۃ ولکن رای جبرئیل ولم یرہ فی صورتہ
الامرتین عند سدرۃ المنتہی ومرۃ فی جہاد لہ ستمائہ
جناح قد سد الافق انتہی خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ابن عباس نے ملاقات
کی کعب سے مقام عرفہ مین کعب نے کہا کہ خدا نے اپنے دیدار اور کلام
کو درمیان حضرت محمدؐ و موسے کے تقسیم کیا دو مرتبہ موسے سے کلام
کیا اور دو مرتبہ رسول خدؐا نے خدا کو دیکھا مسروق کہتا ہی کہ مین
عایشہؓ کی خدمت مین گیا اور پوچھا کہ کیا رسول خدؐا نے پروردگار
کو دیکھا تھا عایشہؓ نے کہا تو نے وہ بات پوچھی کہ جس سے میرے رونگٹے
کھڑے ہو گئے راوی نے بعد اسکے اس آیت کی تلاوت کی لقد رای

من ایات ربہ الکبری پس کہا عائشہؓ نے کہ کہان تیرا خیال ہے
وہ جبریل ہین جنکو رسول خداؐ نے دیکھا جسنے تجھے خبر دی کہ پیغمبر خداؐ
نے خدا کو دیکھا اسنے افترائے عظیم کیا ہی رسول خداؐ نے دو مرتبہ
جبرئیل کو بصورت اصلی دیکھا تھا ایک دفعہ سدرۃ المنتہیٰ پر دوسری
مرتبہ جہاد مین کہ انکے چھ سو بازو تھے اور صحیح مسلم و صحیح بخاری مین
بھی اسی مضمون کی حدیثین موجود ہین اور شفای قاضی عیاض
مین بھی کچھ تفاوت و تغیر کے ساتھ یہ روایت موجود ہے پس بتصریح
ام المومنین حمیرا ابن عباس اور کعب مرتکب افترائے عظیم ہوے پس
جب ایک روایت مین انکا یہ حال ہوا تو اور روایات انکی کب معتمد ہو سکتی
ہین جیسا کہ بغوی نے تقریب مین کہا ہے قال السمعانی من کذب
فی خبر واحد وجب اسقاط ما تقدم حدیثہ یعنے کہا سمعانی
نے جو جھوٹھ کہے ایک حدیث مین واجب ہے اسقاط کرنا کل احادیث
کا اُسکے اور سیوطی نے تدریب مین کہا ہے کہ جو جھوٹھ کہے ایک حدیث
مین رد کیجائینگی پہلی کی حدیثین اُسکی اور تاریخ خمیس و مواہب ابن حجر
عسقلانی مین بھی روایت رویت پروردگار جو ابن عباس سے
منقول ہوئی موجود ہے اور اُسکے ساتھ تکذیب ام المومنین بھی
موجود ہے پس روایات و احادیث و تفاسیر جو ابن عباس سے کتب
مخالفین مین منقول ہین بتصریح انکے کسی طور سے قابل اعتماد و لائق
استشہاد نہین رہین اور جب ابن عباس کا کہ جو ترجمان قرآن
و اعاظم مفسران صحابہ سے ہین سنیون کے نزدیک یہ حال ہوا تو اور
کون پوچھتا ہے پس ثابت ہوا کہ یہ دو صحابی جو مشاہیر اہل تفسیر سے

شفا

Presented by Ziaraat.Com

ہین بعد خلفا کے کسیطرح لائق اعتماد نہین ہین بلکہ ایک کو کافر دوسرے کو فاجر کا خطاب دیا گیا وکفی ذلک لمن القی السمع وھو شھید

فـ ابی بن کعب

اما ابی بن کعب

پس اگرچہ حضرات سنی انکے فضائل ومناقب کا زبانی اقرار کرتے ہین اور الصحابۃ کلھم عدول مین شمار کرتے ہین لیکن خود ہی اُن فضائح و قبائح کی انکی طرف نسبت کرتے ہین کہ جو شعر انکے جہل وکذب وافترا پر ہے چنانچہ عبارت تحفہ شاہ صاحب سابقا حال ابن مسعودؓ مین گذری کہ عبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب بعضی قرا ات شاذہ در مصحفہائے خود نوشتہ بودند حالانکہ بعضی عبارات ادعیہ وقنوت بودند وبعضے عبارات تفسیر الخ اور حال ابن عباس مین بقول ام المومنین افترای عظیم کرنا ابی بن کعب کا رسول خدا پر مذکور ہوا فتذکر اور فصول الاحکام مین ہے روی عن ابن مسعود وابی بن کعب انھما لیستا من القرآن یعنے ابن مسعود وابی بن کعب سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ معوذتین قرآن سے نہین ہے اور منکر آیات قرآن کا حکم سابقا مذکور ہوا اور اُس سے واضح تر یہ ہے کہ جو شفا قاضی عیاض مین ہے قال ابوعثمان بن الحداد جمیع من ینتحل التوحید متفقون علی ان الجحد بحرف من التنزیل کفر اور نیز اُسی شفا مین ہے وقال محمد بن سحنون فیمن قال المعوذتان لیستا من کتاب اللہ یضرب عنقہ الا ان یتوب اور نسیم الریاض شرح شفا عیاض مین ہے وقال ابن مسعود فیما رواہ عبد الرزاق عنہ من کفر بایۃ من القرآن فقد کفر بہ کلہ لانہ تکذیب لقایلھا عز وجل وقال اصبغ بن الفرج

بالجیم المصری من کذب بالتشدید ببعض القرآن فقد کذب
کله ومن کذب کله فقد کفر به ومن کفر به فقد کفر باللہ
سبحانہ یعنے کہا ابو عثمان بن حداد نے کہ کل مسلمان کہ قایل بتوحید
ہین وہ سب متفق ہین کہ انکار ایک حرف کا بہی قرآن سے کفر ہے اور
کہا محمد بن سحنون نے کہ جو شخص کہے کہ معوذتین قرآن کا جزو نہین ہے
اُسکا قتل واجب ہے مگر یہ کہ توبہ کرے اور کہا ابن مسعود نے جیسا کہ
عبد الرزاق نے روایت کیا ہے کہ جو انکار کرے ایک آیہ کا بہی قرآن سے
اُسنے کفر کیا تمام قرآن کے ساتھ کیونکہ یہ تکذیب کرنا ہے قایل عزوجل
کی اور کہا اصبغ بن فرج مصری نے کہ جو تکذیب کرے بعض قرآن کی
اُسنے تکذیب کیا کل قرآن کی اور جسنے تکذیب تمام قرآن کیا اُسنے کفر کیا
ساتھ قرآن کے اور وہ کافر ہوا پس اس سے بہی بخوبی کفر ابی بن کعب کا
انکے نزدیک ثابت و ظاہر ہوا اور راد نے فضائل ابی بن کعب سے یہ بہی
کہ معلم خلیفہ ثانی تھے اور ثانی اُنکے روبرو زانوے ادب تہ کیے رہتے
تھے اور بجز آمنا و صدقنا کے کچھ کہہ نہ سکتے تھے اور ذرا مخالفت کیا کہ
ابی نے خلیفہ کے ساتھ لپشت کی خبر لی جیسا کہ شوکت عمریہ سے سابقاً
مذکور ہوا ۱ ما زید بن ثابت پس اگرچہ یہ حضرات سنیہ اقرار زید بن ثابت
اُنکے فضائل کا زبانی کرتے ہین لیکن اُنکو بہی مضلین و مغوین و
جابرین سے جانتے ہین چنانچہ ابو الحسن مازنی کہ الصحابۃ کلھم
عدول اور بایھم اقتدیتم اھتدیتم سے تھے اور حاضرین عقبہ
و بدر سے جیسا کہ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ مین لکھا ہے وہ زید بن ثابت
کاتب قرآن بحکم عثمان کو مضلین و مغوین سے جانتے تھے جیسا کہ

استیعاب ابن عبد البر مکی مین ہے ترجمہ ابو الحسن مازنی مین لہ صحبۃ
یقال انہ ممن شہد العقبۃ و بدرا و ابو الحسن المازنی ھو
القایل لزید بن ثابت حسین قال یوم الدار یا معشر الانصار
کونوا انصار اللہ مرتین فقال ابو الحسن واللہ لا نطیعک فنکون
کما قال اللہ تعالی اطعنا سادتنا و کبرائنا فاضلونا سبیلا
انتہی یعنی ابو الحسن مازنی جو حاضرین عقبہ و بدر سے تھے اُنھون نے
کہا تھا زید بن ثابت کو بروز دار جس روز خلیفہ ثالث قتل ہوے
جب زید نے کہا کہ اے معاشر انصار انصار خدا ہو تو مازنی نے کہا
واللہ ہم کبھی تیری اطاعت نکرینگے کہ ہم بھی ہوجا ئین مثل اُنکے جنکے
بارہ مین کہا خدا نے کہ ہمنے اطاعت کیا اپنے سادات و بزرگان کی
پس اُنھون نے ہمکو گمراہ کردیا اس سے معلوم ہوا کہ زید بن ثابت
ابو الحسن مازنی کے نزدیک مضلین و مغوین سے تھے اور کفار مین
داخل تھے کہ اُس آیہ کو جو شان مین کفار کے ہے زید کے حق مین تلاوت
کیا اور اس سے لطیف تر یہ ہے کہ بزبانی خلیفہ ثانی جو سنیون کے نزدیک
معصوم ہین جیسا کہ عبد العلی بحر العلوم نے شرح مثنوی مولوی روم
مین نص کیا ہے وہ بھی جور و ظلم زید بن ثابت کے قایل تھے جیسا کہ
محاضرات امام راغب اصفہانی اور کنز العمال ملا علی متقی مین ہے وکان
زید بن ثابت یقضی لعمر بالمدینۃ و تقدم الیہ عمر و ابی فی جد
تنازعاہ فخرج الیہما فقال السلام علیک یا امیر المومنین
ھھنا فتوجہت الیمین علی عمر فقال زید لابی اعف امیر المومنین عن
الیمین فقال لہ عمر ما زلت جائرا منذ الیوم السلام علیک یا امیر المومنین

وھھنا ھھنا داعف امیرالمومنین انتہی یعنی زید بن ثابت از جانب عمر
قضایا فیصل کرتے تھے مدینہ مین ایک روز اُسکے پاس عمرو ابی آے واسطے
رفع ایک نزاع کے کہ درمیان دونون کے تہا پس زید باہر آے اور کہا
السلام علیک یا امیرالمومنین یہان آئی یہان آئی اور صدر
فراش خالی کر دیا بعد اُسکے بقاعدہ قضا قسم و حلف متوجہ ہوئی
عمر کیطرف پس زید نے ابی سے کہا کہ امیرالمومنین کو قسم سے معاف
کرد و عمر نے اُسپر کہا کہ تو ہمیشہ جور کرتا رہا آجتک اور بروایت
کنزالعمال کہا عمر نے کہ آج سے اب کبھی زید کیطرف قضایا نہ لیجانا
چاہیئے پس اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ مطابق ارشاد خلیفہ ثانی
لاثانی زید بن ثابت حاکم و قاضی جائر تھے اور قاضی جائر کے لیئے
خود ہی روایت کرتے ہین جیساکہ حافظ عبدالنعیم مندری نے اپنی
کتاب ترغیب و ترہیب مین لکھا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ اربعۃ یبغضھم اللہ البیاع الحلاف والفقیر
المختال والشیخ الزانی والامام الجائر یعنے کہا ابوہریرہ نے کہ
فرمایا رسولخدا نے خدا چار شخص کو دشمن رکھتا ہے ایک وہ جو کوئی
بیچی تو اُسپر قسم کہاے دوسرے فقیر حیلہ ور تیسرے شیخ زانی چوتھے
امام جائر جو حکم مین جور و ستم کرے اور اس سے زیادہ اعجب واغرب
یہ ہے کہ کنزالعمال ملا علی متقی مین ہے عن زید بن ثابت عمر بن
الخطاب استاذن علیہ یوما فاذن لہ ورأسہ فی ید جاریۃ
ترجلہ فنزع رأسہ فقال عمر دعہا ترجلك قال یا امیرالمومنین
لو ارسلت الی جئتك فقال عمر لیس ھولوحی حتیٰ تزید فیہ

او تنقص انما ھو شئ نتراءہ رایتی و وافقتنی تبعتہ والا لم
یکن علیک شئ فابی زید فخرج مغضبا انتھی یعنے ایک روز عمر
مکان پر زید کے آے اور بعد اذن کے داخل مکان ہوے اُسوقت
زید کا سر ایک لونڈی کے ہاتھ مین تھا کہ شانہ کر رہی تھی زید نے اپنا سر
اُسکے ہاتھ سے بغرض تعظیم کھینچ لیا عمر نے کہا چھوڑ دو کہ وہ شانہ کرے
زید نے کہا اے امیر المومنین آپنے کیون زحمت فرمائی مجھکو طلب کیا
ہوتا مین خود حاضر ہوتا عمر نے کہا کہ یہ کچھ وحی نہین ہے کہ جسمین اپنے
دل سے کچھ گھٹاؤ بڑھاؤ کرو ہم ایک مشورہ چاہتے ہین اگر اُس راے
مین شریک ہو تو بہتر والا کچھ حرج نہین ہے زید نے اُس راے سے
انکار کیا عمر وہان سے غضبناک اُٹھ کھڑے ہوے انتھی پس اس سے
بخوبی معلوم ہوا کہ زید بن ثابت کا زیادہ کرنا اور کم کرنا وحی آسمانی
و ایات فرقانی مین خلیفہ ثانی پر ثابت تھا کہ مقام مشورہ مین اُسپر
تعریض کیا اور خلیفہ ثانی یہ وہی ہین جنکو معصوم اور اعدل الاصحاب
عمر بن الخطاب کا یہ حضرات خطاب دیتے ہین پس کافی ہے شہادت
اُنکی فضائل زید بن ثابت کے لیئے اور وثاقت روایت کے لیئے اما
ابو موسی اشعری پس اگرچہ حضرات اہلسنت انکو عالم اصحاب و
اکابر مفسرین سے قرار دیتے ہین حتی کہ انھین کے پوتے پر پوتے ابوالحسن
اشعری کے مذہب کو انحضرات نے اختیار کیا اور اُسکو سنت سنیہ
قرار دیا اور بوجہ کمال اُنس والفت خطاب محمدی یا عمری کو ترک کرکے
فرقہ اشعریہ اپنے کو کہتے ہین جس سے بہت سی بدعتین برپا ہوئین
یہانتک کہ اسیکی بدولت خلافت معاویہ و یزید قائم ہوئی پس گویا کہ

ابو موسی اشعری

وہ حضرت اس فرقہ کے بابا آدم اور ماما حوا قرار پائے لیکن باوجود ان حقوق کے اُنکے بارہ مین بہی حضرات اہلسنت جو اُنکے سنت پر قائم ہین کیا کیا معائب و فضایح و قبائح تحریر کرتے بلکہ نفاق و کفر اُنکا ثابت کرتے ہین چنانچہ ابن عبد البر مکی اپنی کتاب استیعاب مین لکھتے ہین فلما دفع اهل الکوفة سعید بن العاص ولوا اباموسی وکتبوا الی عثمان یسالونه یولیه فاقره عثمان علی اهل الکوفة الی ان مات وعزله علی عنها فلم یزل واجدا علی علی حتی جاء منه ما قال حذیفة فقد روی فیه لحذیفة کلام کرهت ذکره والله یغفر له ثم کان من امره یوم الحکمین ما کان انتہی یعنے بعد سعید بن عاص حسب استدعاے اہل کوفہ عثمان نے ابوموسیٰ کو حاکم کوفہ مقرر کیا اور حضرت علی نے اُسکو معزول کیا پر وہ ہمیشہ حضرت علی پر غضبناک رہا یہانتک کہ ظاہر ہوا اُس سے وہ امر جسکو روایت کیا تھا حذیفہ صاحب سر رسولخدا واقف اسماء منافقین نے اور ہم مکروہ جانتے ہین اُس کلام کے نقل کو یہان خدا مغفرت کرے بعد اُسکے بروز حکمین جو اُس سے سرزد ہوا مشہور عالم ہے انتہی مخفی نرہے کہ یہ حذیفہ وہ ہین جنکو مخصوص کیا تھا رسول خدا نے بہ تعلیم اسماء منافقین حتیٰ کہ عمر بھی انسے اپنی منافق ہونیکو دریافت کیا کرتے تھے کما سیجئی لیکن وہ کلام کہ جسکو عبد البر مکی نے بغرض پردہ پوشی مخفی رکھا اور اظہار سے اُسکے کراہت کیا کہ وجہ اُسکی بجز مشارکت ناصبیت امر دیگر نہین ہے کیونکہ جو قبائح کہ پوشیدہ رکھی گئے اُسکو اعظم سمجھا اور منحرف ہونا حضرت امیر سے اور غضبناک

ہونا آنحضرت پر جو بتصریح لا یبغضہ الا کافر کے موجب کفر اُسکا
تھا اُسکو بکشادہ پیشانی بقولہ لم یزل واجداً علی علیؑ ذکر کیا اور
اسکو اُس جرم مخفی کے مقابل مین کم سمجھا دلیل ناصبیت مادح وممدوح
ہے بہرکیف گو ابن عبد البر مذکور اور صحابہ کے حالات مین بلاکرابت
راز سربستہ کو فاش کر دیتا ہے مگر یہان بوجہ حق و قرابت خاص اُسکا
اخفا کیا پس وہ راز مخفی یہ ہے کہ جب لوگون نے خدیفہ سے اوصاف
حمیدہ ابو موسیٰ بیان کیا تو حذیفہ نے بجواب اُسکے یہ کہا اما انتم
فتقولون ذلک واما انا فاشہد انہ عدو اللہ ولرسولہ
وحرب لھما فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم الاشہاد یوم لا ینفع
الظالمین معذرتھم ولھم اللعنۃ ولھم سوء الدار کما
نقلہ العلامۃ فی الاستقصاء یعنے تم لوگ یہ کہتے ہو اور ہم گواہی
دیتے ہین کہ وہ دشمن خدا و دشمن رسول ہے دنیا و آخرت مین
جسدن نفع نہ دیگی ظالمونکو معذرت اُنکی اور اُنکے واسطے لعنت
خدا ہے اور بدترین مقام دوزخ مین لیکن مکمل تعداد عشرۂ
مبشرہ مفسرہ عبداللہ بن زبیر پس حضرات اہلسنت
کو انکے فضائل و مناقب مین نہایت غلو ہے چنانچہ خود مخاطب صفحہ
۲۸ مین اسی ضرب منکر کے فرقۂ حقہ شیعہ کو بوجہ عداوت زبیر و
اولاد اُسکے ناصبی کہتے ہین اور اُنکو خلفاے راشدین مین شمار کرتے
ہین کہ بعد از پیغمبری اس سے کوئی مرتبہ بالا نہین ہے مگر کچھ فضائل
اُنکے سے بقدر نمونہ از خروارے یکے از ہزار یہ ہے کہ بمصداق ع
سالیکہ نکوست از بہارش پیداست ایام طفلی مین بلقب شیطانی

عبداللہ بن زبیر پسر خواہر عائشہ

بارشاد خلیفہ ثانی سرفراز ہوے جیساکہ محاضرات امام راغب اصفہانی
مین ہے مر عمر بصبیان وفیھم عبد اللہ بن الزبیر فعد الصبیان
ووقف عبد اللہ بن الزبیر فقال لہ عمر لم لم تذھب مع
الصبیان فقال یا امیر المومنین لم اجن علیک فاخافک
ولم یکن بالطریق ضیق فاوسع علیک فقال ای شیطان
یکون ھذا انتہی یعنے عمرؓ کا ایک روز گزر ہوا ایک راہ سے کہ
وہان لڑکے کھیل رہے تھے خلیفہ دوم کی صورت دیکھکر سب لڑکے
بھاگ گیے مگر عبد اللہ بن زبیرؓ جو اُنھین لڑکون مین کھیل رہے
تھے وہین کھڑے رہے عمرؓ نے پوچھا کہ تم کیون نہ بھاگے لڑکون کے
ساتھ تب عبد اللہ بن زبیر نے جواب دیا کہ نہ مینے تمھارا کوئی قصور
کیا تھا جو ڈرتا اور بھاگتا اور نہ راہ آپکی تنگ تھی کہ مین اُسکو
کشادہ و فراخ کر دیتا انتہی سچ کہا سب شیطان تو حضرت خلیفہ ثانی
کے سایہ سے بھاگتے تھے مگر یہ ایسے نڈر جو عمرؓ کو دیکھکے بھی
نہ بھاگے اور جواب و سوال کرنیکو آمادہ و مستعد ہو گیے یہ اول
واقعہ روبروی خلیفہ ثانی ہے دوسرا واقعہ روضۃ الاحباب
مین ہے عایشہؓ در ہودجی کہ بر شتر عسکر نام کہ یعلی بن امیہ پیشکش
کردہ بود بستہ بود پیش پیش لشکر میرفت تا رسیدند قریب بطلوع
صبح بر سر چشمہ ای کہ آنرا حواب میگفتند چون شتر عایشہؓ در گزار
آمدسگان آنموضع جمع گشتہ مانند حباب بر سر آن آب بجوش و
خروش آمدند و نباح آغاز کردند عایشہؓ شنید کہ شخصے از دیگرے می پرسید
نام آنکہ خود پرسید کہ چہ آبیست مسئول گفت این آب حواب ہست عایشہ

گفت باز گردانید مرا پرسیدند این برگشتن را سبب چیست و مانع از
از ما و رفتن کیست جواب سائل چنین گفت من شنیدم از رسول پیغمبر
گویا می بینم زنے از زنان خود را کہ سگان حواب برو بانگ کنند اے
حمیرا ترسان باش از خدا از انکہ آن زن تو باشی مانع من از رفتن
این حدیث مسموع و تہدید و وعید یکہ از مضمون آن معلوم میشود
باعث بر داعیہ رجوع است پس دران منزل فرود آمدند و چون
آفتاب برآمد عبد اللہ بن زبیر پنجاہ مرد از سگان آن موضع نزد عائشہ
آوردتا گواہی دادند کہ این آب حواب نیست و لشکر از آب حواب
در اول شب گذشت و گویند کہ این گواہی اول شہادت دروغی بود
کہ در اسلام بوقوع پیوست و آتش اضطراب عائشہ در مراجعت
ازان طریق بگواہی آن فریق فرو نشست و ہمچنان در صدد رجوع بود
و اضطراب می نمود تا عبد اللہ بن زبیر از آخریات لشکر آواز انداخت
کہ علی بن ابیطالب با لشکر کثیر از عقب رسید خوف بر عائشہ استیلا یافت
و از طریق برتافتہ دلیلے را طلبید تا ازو استفساری نماید طلبی گفت
دلیل از شرمندگی خطاے و غلطی کہ در تسمیہ این آب کردہ بود فرار نمود
انتہی اور روضۃ المناظر و مفتاح النجا مرزا محمد بدخشانی وغیرہ کتب
معتبرہ احادیث و سیر و تواریخ مین یہ قصہ بعینہ موجود ہے پس جو
شخص ام المومنین کے سامنے جھوٹی گواہی دے اور مخترع اول اس
سنت سیئہ کا اہلسنت مین ہو وہ کب قابل اسکے ہے کہ اُس سے روایت
حدیث یا تفسیر کیجاوے اور جو شخص بہ شہادت خلیفہ ثانی شیطان ہو
اُس سے کب ہدایت ہوسکیگی بجز ضلالت و گمراہی کے مقام انصاف ہے

این اول شہادت دروغ بود در اسلام

کہ ایسے شخص کی روایت کب صحیح ہوسکتی ہے جو شیطان اور موجد سنت
گواہی دروغ ہو اور محرک قوی ام المنین کا واسطہ جنگ کرنیکے
نفس رسول سے ہو جو مصداق لحمک لحمی و دمک دمی و حربک
حربی ہے اور خلیفہ رسول پہ باغی و خارجی ہو اور ناکث بیعت و ناقض
عہد ہو اور یہ حالات جو یہان مذکور ہوے ایک شمہ بلکہ ایک قطرہ
ہے اُنکے بحر ذخار فضایح و آثار سے مثل اسکے کہ ایذا دینا ابن عباس
کو اور اُنکو شہر بدر کرنا طرت طائف کے اور اشعار کہنا ابن عباس کا
اسکے بارے مین اور اسیطرح جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کو
ایذا دینا ابن زبیر کا اور آگ سلگانا واسطے جلانے اُس برگزیدہ باریکی
اور جناب امام حسینؑ کی شہادت پر خوش ہونا اور مکہ معظمہ سے کربلا کیطرف
جانے پر مسرور رہنا اور ترک سلام و کلام کرنا ام المومنین عائشہ کا جو
خالہ اور مربیہ بلکہ ماں حقیقی تھین جو کتب سیر و تواریخ و احادیث مین
بتصریح مذکور ہے اگر جناب کو مآل محبت و خیال عظمت محرک ہو
تو تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی اور اسد الغابۃ اور اتحاف
الوری و تاریخ الخلفا و مفتاح النجا و استیعاب و تمہید وغیرہ کو ملاحظہ
کرے تاکہ تسکین خاطر علیل ہو پس یہ حالات تھے مفسرین مذہب
اہلسنت کے جو اعاظم اصحاب رسالتمآب اور کلہم عدول سے ہین
اور تفسیر قرآنی جسپر مدار شریعت و عبور دریاے نجاۃ محول ہے اور
بتصریح سیوطی اکثر احکام و تفاسیر انہیں سے منقول و ماخوذ ہین باقی جو
النادر کالمعدوم ہین اور انکو سیوطی نے اتقان مین ناقلان اخبار
فتن و نار وغیرہ سے شمار کیا ہے نہ حاملان آثار احکام و اعمال سے

قرار دیا ہے وھذہ عبارتہ وقد ورد عن جماعۃ من الصحابۃ
غیر ھولاء الیسیر من التفسیر کانس وابی ھریرۃ وابن عمر
وجابر وابی موسی الاشعری وورد عن عبد اللہ بن عمرو
والعاص اشیاء تتعلق بالقصص واخبار الفتن والاخرۃ
وما اشبھھا بانیکون مما یحملہ عن اھل الکتاب الخ یعنے بتحقیق
وارد ہوئی ہے تھوڑی تفسیر بعض صحابہ سے سوائے اُنلوگونکے جو
مذکور ہوئے مثل انسؔ بن مالک وابوہریرہ وابن عمر وجابر وابی موسیٰ
اشعری کے اور عبد اللہ بن عمرو عاص سے کچھ خبرین جو متعلق بقصص
واخبار فتن وآخرت وامثال اسکے ہین جو اہل کتاب سے ماخوذ ہین
پس اب مخفی نرہے کہ یہ اشخاص مفسرین مذکورین آخرین مفسرین سابقین
سے بمدارج رتبہ عالیہ مین کم اور فضائل و قبائح مین بڑھے ہوے
ہین جیساکہ کتب معتبرہ اہلسنت سے بخوبی ظاہر ہے کہ بخوف طول یہان
تفصیل اُنکا فضول سمجھا گیا اما بالاجمال پس انس وہ بزرگ ہین
کہ جو بسبب عداوت وکتمان شہادت کے جناب امیر نے اُسکے واسطے
بد دعا کیا تھا کہ وہ مبروص ہو گیا اور تارک صلوۃ وصوم تھا اور یہ
وہی بزرگ ہین کہ جنکے بارے مین سبط ابن جوزی نے لکھا ہے کہ کیا
حقوق رسول خدا کے انس پر ایسے نہ تھے کہ ابن زیاد کو منع کرتا چوب
لگانے سے دندان مبارک پر جناب سید الشہدا روحی لہ الفدا کی جیساکہ
زید بن ارقم نے منع کیا اور اس فعل قبیح پر انکار کیا کما ھو مذکور فی
عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری اور کافی ہی انکے اور ابوہریرہ کے
[illegible] کے لیے قول امام اعظم ابو حنیفہ کوفی کا جیساکہ ابن تیمیہ ثانی

ذکر بعض صحابی نقل اخبار فتن از اہل

ذکر انس بن مالک

امام اعظم سنی امام المتکلمین مخاطب حیدر علی کفش دوز فیض آبادی صفحہ ۱۸ – ۱۹ منتہی الکلام مسلک اول
منتہی الکلام مین لکھتے ہین منجملہ اقوال ابو حنیفہ کے وکذلک کنت
ادع رائی لرای عثمان وعلی وسایر الصحابۃ ما عدا ابو ھریرۃ
وانس بن مالک وسمرۃ بن جندب یعنے کہا ابو حنیفہ نے کہ ہم
کل صحابہ کی راے پر عمل کرینگے اور تقلید کرینگے مگر تین آدمی انس
بن مالک اور ابو ہریرۃ اور سمرۃ بن جندب کی تقلید نکرینگے اور
اسیطرح اسکا عمامہ حریر پہننا طبقات ابن سعد وغیرہ مین موجود
ہے لیکن ابو ہریرہ پس علت ترک امام اعظم مین وہ بھی مثل انس ف ابو ہریرہ
کے مبتلا ہین کہا اور کذب وافترا پردازی اسکی ایسی تھی کہ چارسو
درہم لیکر چارسو حدیث وضعی بنایا اور خلیفہ ثانی نے آخر اسکو
رسول خدا سے روایت کرنیکو منع کیا اور کہا کہ اگر باز نہ آئیگا تو
کوہ دوس کیطرف شہر بدر کرینگے اور عدو اللہ وعدو رسول اسکو
کہتے ہین اور خود ام المومنین اسکو جھوٹھا وکاذب کہتی تھین جیسا
کہ تاریخ خمیس ومجمع البحار وفایق زمخشری وکنز العمال وغیرہ مین صفحہ ۱۹۷
موجود ہے اور ازالۃ الخفا مین بھی کچھ اشارۃً وکنایۃً مذکور ہے ازالۃ الخفا
اور اسیطرح شطرنج بازی ابو ہریرہ کی حیوۃ الحیوان اور نہایہ
ابن اثیر جزری مین مسطور ہے من شاء الاطلاع فلیرجع الیھا
لیکن خلیفہ زادہ خلاصہ خلافت مآب عبد اللہ بن عمر بن خطاب
پس گو علامہ سیوطی نے انکو باوصف قلت روایت ساقط الاعتبار
راوی قصص واخبار کہا ہے مگر تمامی اوصاف کا انکے ایک شمہ یہی
کہ جناب امیر کی بیعت نہ کیا باوصف بیعت تمامی مہاجر وانصار کے

اور نہ کبھی آنحضرت کو خلفاے راشدہ یا غیر راشدہ مین شمار کیا بلکہ بحیلہ
پدری فکر قتل حضرت کیا اور باوصف اجماع و اتفاق مہاجرو انصار
حضرت سے مستدعی خلع خلافت ہوسے کہ جناب امیر نے بجواب اُسکے
قم عینی یا احمق کہا بخلاف اُسکے معاویہؓ کی بیعت بکشادہ پیشانی اختیار
کیا باوصفیکہ شاہ صاحب بھی اُسکو باغی مکار شمار کرتے ہین اور بیعت
یزید بکمال مسرت وشادمانی کیا اور لکھ بھیجا بلکہ لوگونکو بھی اُسکی بیعت
پر ورغلانا اور جن لوگون نے مدینہ مین خلع یزید چاہا اُنپر تلوار
نکالنے کا ارادہ کیا جیساکہ صحیح بخاری وصحاح ستہ مین موجود ہے
اور فاضل رشید وکشف دوز لبصارة وازالة مین مصرح ہے اور
کیونکر ایسا نہوتا کہ الولد سر لابیہ اگر پدر نتواند پسر تمام کند امتثال
وصیت پدری کیونکر نہ کرتے کہ موسس اساس اس خلافت باطل
کے وہی حضرت تھے کما لا یخفی لیکن عبداللہ بن عمرو عاص پس نطفہ　　عبداللہ بن عمرو عاص
کسکا تھا ۵ اصل بد از خطا خطا نکند عمرو عاص کے حالات اظہر من
الشمس ہین از اینجا ہست کہ سیوطی نے اُنکو ناقل از اہل کتاب کہا
کما مر اور جنگ صفین مین حسب فرمان پدر والا شان اپنی جناب امیر
سے آمادہ جنگ وپیکار تھے جیساکہ مستدرک حاکم وغیرہ مین مسطور اور
کتب سیر مین مشہور ہے بہرحال جب جملہ اصحاب کرام مفسرین حضرات اہلسنة
کی خواہ مرویات اُنکے قلیل ہون یا کثیر یہ حالت بیان ہوئی کہ کوئی کافر
تھا کوئی فاجر کوئی جاہل کوئی ناصبی کوئی خارجی کوئی فاسق کوئی لابس
حریر کوئی قمار باز کوئی شطرنج باز کوئی تارک صلوٰة کوئی مفطر صوم
کوئی مقصر نماز پس اُنکی روایات وتفسیرات پر کیونکر مدار ہوسکتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

پس یہ کہنا مخاطب کا کہ شریعت دریاے بے پایان ہے عبور اُسکا بغیر اتباع قرآن بہ تفاسیر محققہ اصحاب عظام خارج از امکان ہی سراسر نہیق حمار ہے اما اولا اصل تفسیری انکے یہان ثابت نہین ہے اور سراپا روایات مکذوبہ و اخبار اہل کتاب سے مملو ہے کما مرثانیا ایسے صحابہ عدول کی تحقیقات کیوجہ سے اور بہی ساقط الاعتبار وبیکار ہوگئے پس پل اتباع قرآن کا جو مبنی بر تفسیر محقق اصحاب تہا بالکلیہ منہدم الاثار ہوگیا اور عبور بحر ذخار بغیر پل لامحالہ محال ودشوار ہوگیا کہ بشکل اول بدیہی الانتاج اسطرح اسکا نتیجہ حاصل ہوا کہ عبور بحر شریعت مذہب اہلسنت موقوف ہے اتباع قرآن علی تفاسیر صحابہ پر اور کل اتباع قرآن بتفاسیر صحابہ مذکورہ انکے یہان غیر ثابت وباطل ہے پس عبور دریاے شریعت مذہب اہلسنت مین غیر ثابت وباطل ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین تاسعا قولہ اھلبیتہ الکرام پس باوصف تقدم واقعی وحقیقی وتقدم ذکر بحدیث سفینۂ نوح ذیل ذکر دریاے بے پایان مین کشتی وکشتیبان کو موخر کرنا ان جانوران دریائی سے خلاف عقل اور نقل بلکہ بے تمیزی کا طوفان ہے عاشرًا گو یہ قول مخاطب کا استطرادا صرف بغرض رعایت زبانی حدیث تمسک کیواسطے خلاف حکم خلیفہ ثانی لایا گیا ہے والا انکو اہلبیت کرام سے کیا واسطہ کیونکہ افضل اہلبیت طاہرین جناب امیر المومنین علیہ السلام جو جامع شرف صحابیت وعترت ہین بقول ابن تیمیہ وبخاری وذہبی وشاہ ولی اللہ وغیرہم آنحضرت

علیہ السلام سے کوئی قول دربارۂ تفسیر صحیح نہین ہے بلکہ جس قول کی نسبت انحضرت کیطرف اس بارہ مین ہے وہ سب کذب موضوع وباطل غیر مسموع ہے کما مرپس جب انا مدینۃ العلم وعلی بابھا جسکی شان مین ہواور اقضاکم علی جسکے بیان مین اُسکی بہ نسبت اہلسنت کا یہ خیال ہے تو دیگر حضرات اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے بہ نسبت کیا حال ہوگا از انیجا است کہ حضرات اہلبیت طاہرین متروک الروایتہ بلکہ مجاہیل وضعفا مین بقول ذہبی وعقیلی و حمیدی وغیرہ شمار کیئے جاتے ہین جیساکہ سابقا مذکور ہوا اور بقول ابن تیمیہ جناب امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کوواجب تھاکہ بخاری وطبری وغیرہ سے استفادہ کرتے اور مسائل حلال وحرام اخذ کرتے جیساکہ مابعد اسکے انشاءاللہ مذکور ہوگا پس جب تفسیر انحضرات اہلبیت سے بھی نزد حضرات اہلسنت صحیح نہوئی کہ یہہ دوسرا مدار اتباع قرآن تھا بقول مخاطب تو اصل اتباع قرآن سے النسے بالکلیہ مفقود ہوا اور بغیر اتباع قرآن کے عبور شریعت کو خود مخاطب نے غیر ممکن کہا ہے فصدق فیھم قول ربی ورب العالمین انہ لمن المغرقین لیکن ہملوگ الحق کے عبور کے لیئے اس دریاے ناپیدا کنار شریعت سے خود رسول مقبول نے مماثل سفینہ نوح اہلبیت اطہار کو کشتی نجات قرار دیا ہے کہ من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق وھوی فنحن راکبی ھذہ السفینۃ لھدا ھم نھتدی وبھم نتولا ومن اعدائھم نتبرء فی الدنیا والاخرۃ قولہ فتبین بھذا قول نفس الامر افضل المرسلین کے رؤف

درحیم ہونے مین کسی کو عذر ہے نہ گفتگو اور نہ نزول مین اس آیہ
کے شان آنحضرت مین کلام ہے گو آپکے اصول موضوعہ کے مطابق
خدا پر یہ کوئی امر لازم نہین ہے لیکن مخاطب نے قول مین رسول اللہ
سے جیسا وہان رسول خدا پر افترا و اتہام کیا تھا ویسا ہی قولہ فتبیر
سے یہان خداوند علام پر اتہام کیا فللہ درمن قال سہ ما نجی
اللہ والرسول معا ؛ من لسان الورٰی فکیف انا ؛ نہین
معلوم یہان کونسا ایسا بیان رسول منان کے بارہ مین مخاطب نے
ذکر کیا ہے جو سبب نزول آیہ بالمومنین رؤف رحیم کا قرار پائے
جس سے وجہ رافت و رحمت آنحضرتؐ کا ہونا یہان متبین ہوجائے
اور یون آیات و احادیث کے نقل کا آپکو اختیار ہے کہ بلا ربط و بحل
نقل کیئے جائو اور حافظ و نقال کہلائیے قولہ وجعلہ اللہ سراجا منیرا
الخ اقول اولا آنحضرت کے سراج منیر و نور مبین ہونے مین فے
نفس الامر کسی کو کلام نہین ہے اور یہ عین عقیدۂ حقہ فرقہ شیعہ اثنا
عشریہ ہے لیکن مخاطب نے یہان سے ناصبیت کی پھر ابتدا اور
قول خدا و رسول مین جعل بنانیکی بنا شروع کی تا مقداران امامت کی
اہلبیت رسالت سے حق تلفی کرے اور رحربان حق سے انحضرات کی
اپنے مرض خارجیت کی تسلی و تشفی کرے ثانیا نزد ارباب بصیرت و
عرفان کالشمس نے اللمعان واضح و عیان ہی کہ اگر حضرت نبوی
امام کافی ہر زمانہ کے لیئے ہوتے تو ہرگز اپنے قرب وفات مین یون
نہ فرماتے کانی قد دعیت فاجبت انی قد ترکت فیکم الثقلین
احدہما اکبر من الآخر کتاب اللہ وعترتی فنظروا کیف تخلفو

فیهما فانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض الخ یعنے گویا مجہکو
دعوت الٰہی پونہچی اور میں نے اجابت کیا میں تم میں دو ثقل چھوڑتا ہوں
کتاب خدا و عترت اپنی الخ کہ جس سے معلوم ہوا حضرت نے اپنے قرب
وفات میں یہ وصیت فرمائی اور حکم بہ تمسک ثقلین فرمایا کہ بعد میرے
اب یہی تم لوگونکے ہادی و راہ نما ہیں اور اگر بعد حضرت کے کسیکی ضرورت
امت کو نہ ہوتی تو ہرگز من مات ولم یعرف امام زمانہ ارشاد
نکرتے اسیطرح اگر قرآن صامت امام و ہادی بالاستقلال ہوتا تو
کیوں اہلبیت کو قرآن کے ساتھ منضم فرماتے یہ باتیں تو ادنےٰ
اہل فہم بھی سمجھ سکتا ہے کہ قرآن اپنے معنے آپ نہیں بتلا سکتا اختلاف
امت کو دفع نہیں کر سکتا ہے گو ہر زمانہ میں موجود ہے پس
لامحالہ اہلبیت کا بھی ہر زمانہ میں ساتھ قرآن کے موجود رہنا
ضرور ہے ازینجا است کہ تمامی اہلحق و بعض مخالفین بھی اسکے
قائل ہیں کہ ہر زمانہ میں اہلبیت سے کسیکا جو قابل تمسک و ہدایت
ہو موجود رہنا ضرور ہے والا موجب ضلالت ہوگا ثالثاً حضرات
اہلسنت عموماً اور مخاطب خصوصاً بالکلیہ امام سے جاہل و غافل ہیں
صرف وقت دار و گیر اہلحق اپنی طبیعت سے کسی نہ کسیکو بلا تحقیق و
تدبر بتا دیتے ہیں کہ یا رسول ہے یا خلفا یا قرآن چنانچہ یہاں سے
مخاطب کو وہی مرض دوری شروع ہوا کہ انحصار الثنا امامین
کی میں ہوگئے ہمارے واسطے دو امام یعنے کتاب خدا و جناب رسالتمآب
حالانکہ مخاطب نے یہاں اپنے پس و پیش کا کچھ خیال نہ کیا کہ یہ تفریع
بر تفریع ہے متفرع علیہ کی نہ کہیں تشریح ہے نہ تصریح بہر کیف یہاں

دیکھو یہ دوسرا مغالطہ [illegible]

انکو دوسرا دورہ یہ شروع ہوا کہ پہلے دو امام بنائے بعد اُسکے دو
ہی سطر بعد بمسئلہ وحدت وجود دونون امام کو ایک امام بنایا اور
پھر صفحہ ۹۶ مین بتقریب یہ تجویز کی کہ اس زمانہ مین کتاب خدا و سنت
رسول سے زیادہ کسیکو استحقاق امامت نہین ہے اور صفحہ ۹۱ مین
یہ حذاقت ظاہر کی کہ جاننا چاہیئے مذہب اہل سنت والجماعۃ مین
ایک مسلمان عاقل بالغ آزاد قرشی صاحب شوکت کو جو حوزہ اسلام
کو دست تعدی کفار سے نگاہ رکھ سکے و حدود و احکام جاری کر سکے
و حق مظلوم کا ظالم سے دلانے پر قادر ہو وسب کے نزدیک ظاہر ہو امام
بنانا مسلمانون پر واجب ہے انتہی یہان پر دونون کو چھوڑ تیسرے
پر ہاتھ ڈالا کہ عاقل منصف بعد ملاحظہ جمیع اقوال مذکورہ کے بے
تامل یہ حکم لگا دیگا کہ فرقہ سنیہ ابھی تک امام بحق کو نہین پہچانتا اور
کوئی حکم رسول کو نہین مانتا اور امامین یعنے قرآن و رسول مین
شروط مجموعی امام مصنوعی مطابق انھین کے بیان کے مفقود ہین
ہر آ لیغا بقول شخصے ایک نشد دو شد بلکہ سہ شد امر اعتقادی مین
ایسا بھول بھولیان اور گورکھ دھندا ریکی کھیل کبھی ایک کبھی دو بتانا
ہر گز سمت معرفت نہین ہو سکتا فتامل و لا تکن من الجاہلین
خامساً کمال حیرت ہی کہ یہان مخاطب نے اپنے اور اماموںکو ہوا
یا خلفائے دوازدہ گانہ آئمہ اربعہ ابو حنیفہ و شافعی و حنبل و
مالک کا مطلقاً ذکر نہ کیا شاید اُنکو امامت سے معزول کیا حالانکہ
فسق و فجور سے بھی انکے یہان امام معزول نہین ہو سکتا سادساً یہ
امر استفسار طلب ہے کہ یہ دونون امام جو یہان مذکور ہوسے

صـ ۹۶ ضرب منکر
صـ ۹۱ ضرب منکر

آنکی امامت از خود بود کی جیسا سیاق قصار اسے ظاہر ہے اور وہ بھی مذہب
کے موافق ہی یا کوئی انکا امام بنانیوالا بھی ہے اگر ہے تو وہ خدا ہی
یا آدمی اگر خدا ہے تو خلاف مذہب سینہ ہوتا ہے اور اگر آدمی
ہے تو اسکا بیان لازم تھا فتامل و تعقل قولہ فی کل حین اوان
اقول اولاً امامت بالمعنے اللغوی و مرادف بنوت و رسالت آنحضرت
کی ابتدائے خلقت نور سے تا قیام قیامت مسلم ہے اور قبل از بعثت
بلکہ قبل از ولادت حتی کہ زمانہ انبیاء سابقین مین متیقن و محتم ہے
اسمین کسیکو کلام نہین اور نہ بحث اُس سے فیما نحن فیہ مین متعلق
ہے لیکن امامت اصطلاحی متکلمین جسمین بحث ہے من الابد الی
الازل کبھی نہین حاصل تھی نہ ہے بالخصوص بنا بر اصول موضوعہ
سینہ کے والا تناقض صریح و تہافت قبیح لازم آتا ہی درمیان امامت
آنحضرت و حدیث من مات ولم یعرف امام زمانہ الحدیث کے کیونکہ جب
حضرت ہی امام ہر زمانہ کے ہین تو مقید کرنا بزمانہ لغو محض ہوتا ہے
واللغو فے کلام الحکیم محال اور اسیطرح یہ حث و ترغیب بمتابعت
اہلبیت و حکم بتمسک ثقلین و نصب جناب امیر بروز خم غدیر بخلافت
و امامت بالکلیہ عبث و بیکار ہوجاتا ہے اور اسیطرح ثلثہ کی بیعت
و جانکاہی نصب خلیفہ مین لقش بر آب و فعل عبث ہوا جاتا ہے
جن امور سے حاجت امام کے باقی رہنے کی کالشمس فے رابعۃ النہار
واضح و آشکار ہے ہو گی مزید التحقیق فیہ فیما بعد فانتظرہ ثانیاً
بعینہ یہی کلام اور یہی بحث امامت قرآن مین بھی جاری ہے کہ
ما بعد باصرح عنوان مذکور ہو فتامل فنا لقی اس سے بطلان آپکے

نمونۂ ثلثہ وغیرہم کی مخالفت کا لازم آتا ہے رالکیا مشمولین لنا کافے
کل مین وآوان باقی رہنا خارج از امکان ہے پس یہ قول قابل
کی فہاوت کا نشان ہے فتعقل ولا تغفل قولہ نبی آخر الزمان
اقول یہ بھی خلاف معتقد قوم حضرات سنیہ ہے کیونکہ وہ کسی نہ کسی
نوع سے نبوت عمرؓ کے قایل ہین گو بجملہ شرطیہ ہی سہی قولہ موقوفہ
ومقید تہ بزمان دون زمان اقول اولاً یہ قول آپکے اس قول　صـ ۹۶ ضرب منکر
سے منتقض ہے جو مابعد کہا کہ اس زمانہ مین کتاب خدا وسنت
رسول سے زیادہ کیسکو استحقاق امامت نہین ہے کیونکہ سنت
رسول عین رسول نہین ہے ثانیاً قول مابعد سے آپنے ہدایت کو مقید
کردیا اور کہا بل ہے الان کما کانت من وقت البعث یعنے وہ
ہدایت اسوقت ویسی ہے جیسی وقت بعثت سے تھی پس اس سے
معلوم ہوا کہ آپنے ہدایت کو مقید ساتھ زمان بعثت کے ابتدا سے
کیا پس اس سے تقیید زمانہ معلوم ہوا اور مقید مطلق کا نقیض
صریح ہے اور ایسا تناقض بیشک قبیح ہے قولہ دکتابہ آخرہ
انزلت اقول انزلت کی ضمیر راجع طرف کتاب کے ہے جو زبان
عرب مین بتذکیر مستعمل ہے جیسا کہ قولہ تعالےٰ ذلک الکتاب لاریب
فیہ الآیۃ شاہد عدل موجود ہے وجہ تانیث بجزام المومنین کی
محبت کے ومدخولیت تحت ویسمون الملائکۃ تسمیۃ الانثیٰ کے معلوم
نہین ہوئی قولہ من وقت البعث اقول پس اس قید من وقت
البعث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے نزدیک قبل بعثت سے نہ حضرت
کی نبوت ثابت ہے نہ ہدایت حالانکہ یہ ادعا آپکا محض کفر ہے

جیساکہ آپکے علامہ سیوطی نے خصائص کبریٰ مین لکھا ہی فتکون خصائص کبری
نبوته ورسالته عامة لجمیع الخلق من زمن آدم الی
یوم القیامة وتکون الانبیاء واممهم کلهم من امته الخ
یعنے پس نبوت ورسالت آنحضرت کی عام ہے جمیع خلق کے لیئے
زمانۂ آدمؑ سے روز قیامت تک اور تمامی انبیا و امتین اُنکی امت
سے آنحضرت علیہ السلام کے ہونگے اور اگر یہ خیال ہو کہ حقیقۃ
آنحضرت ابتدا سے نبی نہ تھے بلکہ مقصود حضرت حدیث کنت نبیا الخ
سے علم باری ہے ساتھ نبوت آنحضرت کے تو خود سیوطی نے اسکو
باطل کیا ہے جیساکہ کہا وان من فسرہ بعلم اللہ بانه سیصیر خصائص
نبیا لم یصل الی هذا المعنی الخ یعنے جسنے یہ معنے سمجھا ہے وہ اصل
مطلب حدیث کو نہ پہونچا ہے پس اب اپنے مقید کرنیکو بعد الطلاق
غور فرمائی اور علت تناقص وجہالت کو دفع کیجئے قوله ولما کانت
الهدایة اقول یہ قول بھی محض غلط وتہمت بحت ہے والا ارتکاب
فعل عبث رب الارباب پر لازم آتا ہے اور فرمان رسول منان
دربارۂ تمسک ثقلین ومتابعت اہلبیت طاہرین لغو ہوتا ہے فتامل
قوله فهما الامام لا الامامان اقول اولاً اگر مخاطب متمسک بثقلین
ہوتا اور امامت اہلبیت طاہرین کا معتقد ہوتا تو ہرگز مبتلا سے
عذاب تاویلات رکیکہ فضیحہ جو موجب ضلالت ہی نہوتا ثانیا یہ صریح
مخالفت رسول ثقلین ہے کہ آنحضرتؐ ثقلین کو دو قرار دین
اور آپ برخلاف اُس حکم محکم کے امامت اہلبیت طاہرین کی جو
احد الثقلین ہین منکر ہو کر بغرض غریب دہی رسول مقبول کے

امامت کے قایل ہون ثالثاً یہ بہی مخالفت صریح ہی کہ جناب رسالتماب
و کتاب رب الارباب کو بمسئلۂ وحدت وجود ایک کیئے دیتے ہین
رہا کیا اگر آپ اس مخالفت رسول کو ترک کرکے راہ حق اختیار کیجیے
اور مثل اہلحق فرقۂ شیعہ قایل ہوجائیے کہ امام ہر زمانہ کے دو ہین
ایک ناطق دوسرا صامت جیسا کہ رسولخدا نے انہین دونون کے
تمسک کا حکم فرمایا ہے پس چونکہ دونون ایک دوسرے سے قیامت
تک جدا نہونگے تو کہہ سکتے کہ وہ دونون ایک ہین جو منشاء اتحاد
ہے تماشا جہالت مخاطب قابل تماشا ہے کہ ہنوز ان حضرت کو
عبارت لکھنے اور سمجھنے کا بہی وقوف نہین ہوا خود ہی تو تحقیق امام
مین امام کے لفظ کو جمع بہی لکہا اور پہر یہان فہما الامام بہی کہا صہ ۹۱ ضرب منکر
نہین معلوم یہان اس لفظ امام کو جمع قرار دیا یا واحد اگر اول
ہے تو معنے یہ ہوئے کہ وہ دونون امام بہت سے امام ہوگئے وہو
اولا خلاف السیاق والسیاق کما یدل علیہ قولہ ولما کانت
الہدایۃ واحدۃ الخ وثانیا معدلک جمع کا تثنیہ بنانا کب جائز
ہے ومن ادعی فعلیہ البیان اور اگر واحد قرار دیا ہی تو باوصف
تناقض وتہافت کوئی علامت وحدت بہی موجود نہین ہی جو تعین
ارادہ پر دال ہو فتامل قولہ امام الانبیاء والمرسلین اقول امام
انبیاء ومرسلین ہونے مین انحضرت کے بمعنے لغوی جیسا کہ قرآن
مجید مین آیا ہے کسیکو عذر نہین ہے بلکہ عین عقیدۂ حقہ اہلحق ہے صہ ۹۲ ضرب منکر
کلام اور بمعنے اصطلاحی متکلمین حسب تصریح مخاطب جو مبحوث عنہ
ہے کلام سابق موجود والا مطابقت اسکی جو آپنے صفحہ ۹۲ مین کہا

Presented by Ziaraat.Com

ہے ضرور ہے کہ آخر اسکا یہ ہے امام بنانا مسلمانون پر واجب ہی
واذ لا غلا اور غرض آپکی اس تمہید سے یہی ہے وکا تجیئ الملکر الیہ
الا یاھلہ قولہ فقال کنت نبیا اقول اولاً گو معنے اس حدیث
کے صحیح ہین اور دوسرے الفاظ سے وارد ہے مثل وآدم بین الروح
والجسد یا وان آدم لمنجدل فی طینتہ وغیر ذلک مگر جن الفاظ سے
مخاطب نے یہان ذکر کیا ہے اور حتماً وجزماً نسبت اسکی طرف جناب
رسالتماب کی کیا ہے اسکا وجود اہل وقوف کے نزدیک نہین ہے
اور حفاظ ومنتقدین اخبار اسکے عدم وجود کے قایل ہین جیسا کہ
مواہب لدنیہ قسطلانی مین ہے واما ما اشتہر علے الالسنۃ
بلفظ کنت نبیا وادم بین الماء والطین فقال شیخنا الحافظ
ابوالخیر السخاوی فی کتابہ المقاصد الحسنۃ لم نقف علیہ
بھذا اللفظ انتھی اور تاریخ خمیس مین ہے واما ما اشتہر
علی الالسنۃ بلفظ کنت بنیا وادم بین الماء والطین فقال
الشیخ الحافظ ابوالخیر السخاوی لم نقف علیہ بھذا اللفظ
اور نور مسافر شیخ عبدالقادر مین ہے وخبر کنت نبیا وآدم
بین الماء والطین قال بعض الحفاظ لم نقف علیہ بھذا اللفظ
پس ہرگاہ ایسے ایسے حفاظ اور ناقدین اخبار کو وقوف اس
حدیث پر بایں الفاظ نہو تو مخاطب کو جو بیوقوفی وجہالت مجسم
ہین کیونکر وقوف ہوا جو حتماً وجزماً اس حدیث کی نسبت آنحضرت
کیطرف کیا اور متعمد کذب مین داخل ہوئے ثانیاً یہ دوسری
بیوقوفی ہے جو اس حدیث سے مخاطب امامت آنحضرتؐ بالمعنے

الاصطلاحی ثابت کرتے ہین والکلام فیہ ثالثاً سفاہت وجہالت
کا مخاطب کے یہ بھی ایک نمونہ ظاہر ہے کہ پہلے تو مدعی نبوت آنحضرتؐ
وقت بعثت سے ہوے اور یہان مخالف اپنے دعوی کے یہ دلیل
پیش کیا جو عین دلیل خیط الحواسی ہے من چہ می سرایم طنبورہ من
چہ می سراید رالعجا اُس حدیث شریف نبوی مشہور کو جس سے امامت
جناب امیر علیہ السلام کی مثل نبوت جناب رسالتمآبؐ کے قبل خلقت
حضرت آدم سے ثابت وواضح ہے مثل اسی حدیث کے ترک کرنا
دلیل ناصبیت وخارجیت منکر ہے کہ امامت جناب امیر کا منکر ہے
چنانچہ کتاب مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی مین ہے جو مشائخ اجازہ
شاہ صاحب سے ہین اور فاضل رشید اسی مودۃ القربےٰ پر فخر و
مباہات کرتے ہین اور کتاب فردوس شیرویہ اور روضتہ
الفردوس ہمدانی اور تفسیر حاجی عبدالوہاب مین ہے واللفظ
للاول عن حذیفۃ رض قال قال رسول اللہ لو علم الناس
متی سمی علیؑ امیرالمومنین ما انکروا فضلہ سمی امیرالمومنین
وآدم بین الروح والجسد اور نیز اُسی کتاب مودۃ القربےٰ
مین ہے عن ابی ہریرۃ قال قیل یارسول اللہ متی وجبت
لک النبوۃ قال قبل ان یخلق اللہ آدم وینفخ الروح فیہ
وقال اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم
واشہدہم علےٰ انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ بلیٰ
فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم انتہی یعنے فرمایا
رسول خدا نے کہ اگر لوگ جانین کب سے علی کا نام امیرالمومنین ہوا

تو کوئی انکے فضل کا انکار نکریگا علے اسوقت سے امیرالمومنین ہین
کہ آدم درمیان روح وجسد کے تھے اور پیدا انہوے تھے اور
ابوہریرہ سے منقول ہے کسی نے رسول خدا سے پوچھا کب سے
آپکی نبوت واجب ہوئی آنحضرت نے فرمایا آدم کی خلقت سے قبل
روز الست سے کہ پروردگار عالم نے فرشتون سے فرمایا مین تم
سبھونکا رب ہون اور محمد نبی اور علی امیر تملوگونکے انتہی پس جسطرح
منکرنے جناب رسالتمآبؐ کے امام انبیاء و مرسلین ہونیکو حدیث کنت سے
بیان کیا اسیطرح اس حدیث شریف سے جناب امیرالمومنین کا
امام الانبیا والمرسلین ہونا ثابت ہی والحمد للہ علی ذالک حمدا
کثیرا والشکر لہ شکرا جزیلا فتامل ولا تکن من الغافلین
قولہ وعلی الہ اقول اولا یہان بہی ناصبیت مخاطب کی ظاہر ہی
اسلیئے کہ کتب اہلسنت مین بہی یہ حدیث مذکور ہی کما فی التعلیق العجیب
للفاضل المعاصر عبدالحیٔ قال رسول اللہؐ من فصل بینی
وبین الی بعلی لم ینل شفاعتی یعنے جو فصل کرے درمیان میرے
آل کے بحرف علی وہ میری شفاعت سے محروم ہے فصدق
قول القایل سہ اترجو امة قتلت حسینا شفاعة جدہ یوم الحساب
ثانیا بوجہ انکار اس حدیث شریف کے یا غیر صحیح جاننے اسکے
کفر یا فسق بہی ظاہر ہے جیسا کہ ملک العلما دولت آبادی نے کہا
کہ جو انکار کرے خبر واحد کا اور کہے کہ حجة نہین ہے وہ کافر ہوگا
اور اگر کہیے کہ یہ حدیث غیر صحیح ہے تو فاسق ہوگا کما مر ثالثا تقدیم
آلہ کی صحابہ پر خلاف عقائد سنیہ ہے کما مر رابعا جب علما نے

۱۵ تعلیق العجیب

اہلسنت صلوۃ وسلام کو سوائے حضرت رسول خداؐ کے دوسرے پر جائز نہیں جانتے جیسا کہ قاضی عیاض نے کہا ہے اور فخر الدین رازی نے کہا ہے ان اصحابنا یمنعون من صلوۃ اللہ وعلیہ السلام الا فی حق الرسول انتہی یعنے اصحاب ہمارے منع کرتے ہین صلوۃ اللہ وعلیہ السلام کہنے سے مگر حق رسول خداؐ مین پس ارتکاب امر غیر جائز سے کیا توقع ثواب ہے قولہ واصحابہ اقول اولاً اصحاب کو عاری کرنا لفظ علی سے بلاوجہ اگر جہالت مخاطب پر محمول نہو تو البتہ یہ مطلب ثابت ہوجاتا ہے کہ جو اصحاب مقصود مخاطب ہین اعنی خلفاے راشدین وغیرہ کو قادر مطلق نے لاعن قصد مخاطب اُس صلوۃ وسلام سے بدست خود مخاطب محروم کرا دیا جو رسول وآل رسول پر جاری ہوا کیونکہ اعادہ بجرور بغیر اعادۂ جار جائز نہین سوائے منصوص فیہ کے ثانیاً بنا بر اعتقاد علماے اہلسنت جب صلوۃ وسلام غیر رسول پر جائز نہین ہے تو اصحاب کب لائق اُسکے ہونگے ثالثاً بعد فرض جواز صلوۃ وسلام بھی غیر رسول پر جب لفظ اصحاب عموماً شامل ہی منافقین ومرتدین وغیرہ کو بھی مثل عبد اللہ ابی سرح واشعث بن قیس وولید بن عقبہ ومحلم بن جسامہ وکرکرہ بن مدعم وابی بن ابی سلول ومعاویہ وغیرہم کے جو بتصریح اہلسنت مرتد ومنافق وکافر تھے تو عموماً صلوۃ وسلام مین منافقین ومرتدین کو شریک کرنا کب جائز ہوگا اور اس سے کیا امید ثواب ہے بلکہ موجب صد عذاب وعتاب وہزاران عقاب ہے کیونکہ جو اصحاب مستحق

سحقا سحقا بزبان رسول یا مستحق لعنت کے ہون بفرمان خدا و رسول و اصحاب وام المومنین عائشہ جیسا کہ بعض صحابہ کے لیئے عموماً اور ثلثہ کے لئے خصوصاً مکرر وقوع مین آیا کما سیظہر من بعد پس اُنپر صلوۃ وسلام حرام ہے مگر مخاطب نے بخلاف اُن افادات کے بغیر تقیید واستثنا کے بتعمیم واستغراق کل صحابہ وازواج و ذریات وتابعین وتبع تابعین کے لیئے صلوۃ سلام ایسی چیز کو جو رسول خداؐ کے سوا اور کسیکے لیئے جائز نہ جانتے تھے یہان نرخ عام خوان یغما وقف دوام کر دیا گیا الی یوم الدین کہ سبب اس جود عام کا یا حماقت و سفاہت و اسراف مخاطب ہے واللہ لایحب المسرفین یا بغض و عداوت اہلبیت طاہرین وشیعیان امیر المومنین وھو من علامات النفاق قولہ ھداۃ الاسلام اقول کل صحابہ کا ہداۃ الاسلام ودعاۃ الانام ہونا ممنوع ہے کما مر نقلا من قول ابی حنیفۃ خاصکر خلفاء ثلثہ کا اور بفرض تسلیم حدیث نبوی ان اللہ لیوید هذا الدین بالرجل الفاجر کما فی البخاری اُنکے بارہ مین مسوغ ہے قولہ لا سیما الخلفاء الراشدین اقول یہ تخصیص مخاطب کی تو بیشک جناب رسالتمآبؐ کو بھی ناگوار ہوگی بلکہ موجب ایذائے رسول مختار ہوگی افسوس جو مستحق تکفیر ولعن ہو بوجہ ایذا دینے جناب سیدہؑ کے جسکے بارے مین رسول خداؐ نے فرمایا فاطمۃ بضعۃ منی من اذاہا فقد اذانی ومن اذانی فقد کفر یعنے فاطمہ پارہ جگر میرے ہے جسنے اُسکو اذیت دیا اُسنے مجھکو اذیت دیا اور جسنے مجھے صد ۲۳۱ صحیح بخاری

اذیت دیا کافر ہوا اُسپر آپ صلوۃ بھیجتے ہین اور حسپر ام المومنین
آپکی لعنت کرتی تھین کیون آپ اُنکی مخالفت کرتے ہین اقتلوا
نعثلا قتله الله ولعنه الله تو مشہور ہے قصور معات شیعہ
بھی اگر بمتابعت ام المومنین کچھ کہتے ہین تو کیون سزاوار ملامت
کیے جاتے ہین فتامل تولہ وتابعیہم اقول جو حال آپکے خلفا سے
راشدین کا ہوگا تابعین انکے بھی بیشک ویسے ہی سمجھے جائینگے مگر پہلے
مخاطب کو لازم ہے کہ دلیل جواز صلوۃ وسلام بر غیر نبی علیہ السلام
دکھاے تب اس صلوۃ کو ایسا ارزان کرے کہ ہر بازاری عطار
وبزاز وغیرہ پر جاری کرے قاضی عیاض شفا بتعریف ص ۱۹۹ شفا قسم ثانی نولکشور
حقوق المصطفی بین فرماتے ہین وکذلک یجب تخصیص
النبی وسائر الانبیاء بالصلوۃ والتسلیم ولا یشارک فیه سواهم
کما امر الله به بقوله نعم صلوا وسلموا تسلیما ویذکر من
سواهم من الایمة وغیرهم بالغفران والرضی کما قال الله
نعم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالا
یمان وقال الذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم و
ایضا فهو امر لم یکن معروفا فی الصدر الاول کما قال
ابو عمران وانما احدثته الرافضة والمتشیعة فی بعض الایمة
فشارکوهم عند الذکر لهم بالصلوۃ وساووهم بالنبی فی ذلک
وایضا فان التشبیه باهل البدع منهی عنه فیجب مخالفتهم
فیما التزموه من ذلک انتهی یعنے اور اسیطرح واجب ہے
تخصیص کرنا نبی کا اور سائر انبیا کا ساتھ صلوۃ وسلام کے اور

ہمین سوا انکے دوسرا کوئی شریک نہین ہوسکتا جیساکہ حکم دیا
خدا نے صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے ساتھ اور سوا انکے جو آئمہ
وغیرہ ہین وہ مخصوص ہین ساتھ مغفرت و رضوان کے جیساکہ
پروردگار عالم نے آیہ ربنا اغفر لنا الخ و قال الذین الخ مین فرمایا
ہے اور نیز یہ امر صدر اول مین جاری نہ تھا جیساکہ کہا ابو عمران نے
اور اس کو بدعت کو جاری کیا رافضہ اور متشیعہ نے بعض ائمہ مین
کہ جب ان آئمہ کا ذکر کرتے ہین تو انپر صلوۃ و سلام بھیجتے ہین اور
برابر کیا انکو نبی کے ساتھ اس بارہ مین اور نیز مشابہت کرنا اہل
بدعت کے ساتھ منہی عنہ ہے پس واجب ہے مخالفت کرنا انکی
ملتزم ہا سے انتہی اور یہ مضمون خرافت مشحون مفتاح کنز الدرایۃ
وتیسیر الملک الجلیل فی شرح مختصر الخلیل و مدارج النبوۃ شاہ
عبد الحق دہلوی مین بھی موجود ہے پس اولاً حقیر بخدمت ان
حضرات کے عرض کرتا ہے کہ روافض و متشیعہ نے تو فقط بعض
ائمہ ہدی علیہم السلام پر جو ابنائنا و انفسنا مین داخل و لحمک
لحمی و دمک دمی مین شامل ہین اس صلوۃ و سلام کو جاری
کیا تھا مگر انپو اُنکے تابعین ناخلف و تبع تابعین و مقلدین نے
تو اس منع کو اُن بیچارون کو ایسا ارزان و خوان یغما کر دیا کہ ملعونین
و کفرۂ قریش و منافقین و فاسقین پر بھی بذل کر دیا اگر انکی گوشمالی و
چشم نمائی نہوگی تو قیامت ڈھائینگے ع آج فتنہ ہین یہ کچھ دن
مین قیامت ہونگے اسی منکر کے خطبہ منکرہ کو دیکھیے کہ کل صحابہ
و تابعین و تبع تابعین و مجتہدین و ازواج و اولیا مین کسیکو

بے صلوات سنائے نہ چھوڑا بلکہ قاتلان جناب امام حسین علیہ السلام
پر مکرر سہ کرر صلوۃ و سلام بھیجا یزید کو تو بشرف خلافت مشرف
جانکر بتکرار بیکار مورد سلام و صلوۃ کیا اور عمرو بن سعد و
شمر بن ذی الجوشن کو ذیل تابعین میں جانکر صلوۃ و سلام کہا
جیسا کہ ذہبی نے میزان میں کہا ہے عمرو بن سعد ھو الذی
قتل الحسین و ھو تابعی ثقہ یعنے عمرو بن سعد قاتل امام
حسین تابعی ثقہ ہے اور کتاب استیعاب میں بہ ذیل ذکر ذی
الجوشن صحابی بد شمر لعون لکھا ہے وقیل ان ابا اسحق لم یسمع
منہ و انما سمع حدیثہ من ابنہ شمر بن ذی الجوشن
عن ابیہ الخ یعنے ابو اسحق نے ذو الجوشن سے حدیث نہ سنا بلکہ
جو کچھ احادیث کی روایت کیا ہے وہ شمر بن ذی الجوشن سے اور
اسنے اپنے باپ سے انتہی پس جب کل تابعین کو یہ انعام ملا تو
تابعی موثق کیونکر محروم ہوگا اور شمر سا تابعی جس سے ابو اسحق
سے محدث نے روایت کیا ہے وہ اس انعام صلوۃ و سلام عام
سے کیونکر محروم رہیگا ثانیاً بخدمت منکر التماس ہے کہ آپ کیوں
اپنے بزرگان دین و ائمہ متقنین کی تاسی ترک کر کے طریقہ روافض
و متشیعہ کو جو اہل بدع سے آپلوگ کے نزدیک ہیں اختیار کیا کچھ
ادب و لحاظ و خوف و پاس ناموس اپنے علما کا نہیں کرتے
اور کیوں ایسی ترقی کیا کہ جو صحابہ بدست خلفا مردود و مطرود
بلکہ مقتول و ملعون و مضروب و مشدود ہوئے اور جو خود خلفا
کے لاعنین و قاتلین سے ہوئے کقتلہ عثمان وغیرہ اُن سب پر

بھی آپنے صلوٰۃ وسلام کو نرخ عام کردیا قاتلان عثمان رض کو تو بچا
لیتے بیشک قاضی عیاض کے نزدیک آپ کل اہل بدعت سے
سابق الاقدام نکلے پس اگر قاضی صاحب آپکو حکم یوخذ بالنواصی
والاقدام دین توجاے شکایت نہین قولہ خصوصا منھم
الاربعۃ المجتہدین اقول بقول شخصے حلوائی کی دوکان
داداجی کا فاتحہ مخاطب نے تو یہان سب حقدار امیدوار
بھولے چوکے نام لڈو پیڑے دیئے پھر کا ہیکو ایسا موقع ہاتھ
آئیگا گھر تو دمڑی کی ڑیوڑی پر بھی فاتحہ ندیتے ہونگے سچ تو یہ ہے
مرگیے مردود جنکا فاتحہ نہ درود یہان کیا ایسا جوش آگیا شیعونکے
ائمہ طاہرین اولاد خیرالمرسلین پر صلوات بھیجنے سے ایسا ناخوش
ہوے کہ جاؤ ہم سبکو لٹا دینگے نہ بچیگا نہ پھر کسیکو ملیگا اسکو بھی
آپنے خلافت وسلطنت سمجھا ہے یا باغ فدک جانا ہے یہ خدا
کا عطیہ ہے اسکو آپ نہین لے سکتے ہین نہ چھین سکتے ہین تعجب
تو یہ ہے کہ یا ان شوراشوری یہ بے نمکی کہان بجز رسول کے دوسرے
کو جائز نہ تھا اور شیعے جو ائمہ طاہرین پر صلوۃ وسلام بھیجتے تھے
وہ اسیوجہ سے اہل بدعت مین شمار کیے گیے اور اپنے ہم طریقونکو
مشابہت اہل بدعت سے ممانعت کی گئی آپ یون خوان یغما کیا گیا
کہ اصحاب وازواج وتابعین سے بڑھکر ہر حسین وملیح کے لیئے
نذر کیا گیا مفلسی کے عالم مین بھی داد ودہش مین صرف ہوا
جیساکہ تلبیس ابلیس ابن جوزی مین ہے کان شیخنا ابوالفضل
ابن ناصر الحافظ یقول کان ابن طاھر یذھب مذھب

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۴۶ تا صفحہ ۱۵۴ بر عبارت ضرب منکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وفقنی لارغام اللئیم و سددنی لالجام المعاند المحرف الغنیم والصلوٰۃ علی نبیہ الکریم واہلبیتہ سیما وصیہ وخلیفتہ نسا فی من شیعتہ الکوثر والتسنیم اما بعد فیقول اضعف عباد اللہ القوی السید محمد عسکری بن السید قادر حسین المرحوم النقوی حشرہ اللہ مع النبی واہلبیتہ علیہم الصلوٰۃ والسلام من العلی العلی کہ چونکہ صاحب ضرب منکر نے بتاسی خلیفہ ثالثہ اکثر عبارات رسالہ عجالہ مسمی بہ فاروق اکبر اور تقریظ مین تحریف و تصحیف کیا اور اونھین اغلاط مصنوعی کے اعتراض مین داد تمسخر دیا اور بنا بر نسبت خود مصنف علام دام ظلہ بیاد نبکا اتہام لگایا لہذا فقیر نے چاہا کہ بقاعدہ علاج بالمثل بعض اغلاط لفظیہ صرفیہ ونحویہ وترکیبیہ رسالہ ضرب منکر کیطرف اجمالا اشعار کردن اور آن خرافت پیر مولف خفتہ بخت کو بیدار کرون ہر چند احصا اُن اغلاط کا بہت مشکل و دشوار ہے مگر بطور مشتی از خروارے و نمونہ از بسیار دیکے از ہزار یہان مذکور ہوتے ہین واللہ بالغ امرہ بیدہ الغلبۃ والنصرۃ واضح رائے ارباب خرد ہو کہ کچھ اغلاط لفظیہ ضرب منکر بذیل نقل عبارت خطبہ حاشیہ پر اس کتاب کے از صفحہ ۱ یا ۹ مذکور ہوئے اب یہان سے مخاطب کی مادری زبان اُردو کی حالات واغلاط قابل ملاحظہ ہین بر حاشیہ

عا العدم اما بعد کا مخفف ہے یا حقیقۃ مخاطب اپنے کو ایسا ہی جانتا ہے اگرچہ شیطان ہی رحمت الٰہی سے مایوس نہین ہے ۲ قولہ فاروق اکبر غلط ہے بنا عینہ خود مخاطب نے اسپر اعتراض کیا ہے یہ معلوم یہان کیونکر صحیح ہوگیا (صاحب

فاروق اکبر صحیح ہی ۳ قولہ ابن الحاج البار مشہور کو جو صفت البار ہی معرے عن الالف
واللام کیا بقول مخاطب یہ نادانی کا کام کیا ۴ قولہ ذنوبہ الخفی) ذنوب لفظ جمع
حکم تانیث مین ہی صفت اسکی خفی وجلی لانا غلط ہی) ذنوبہ الخفیتہ والجلیہ صحیح
ہاسے ۵ قولہ ساکن جسکو ینبوع جود وسخا سرچشمہ کرم۔ عطا کہتے ہین اسکو ساکن
یا متوطن نہین لکہتے بلکہ رئیس موضع فلانی لکھتے ہین شاید بوجہ اذلت ذاتی قابل
لفظ ریاست نہ جانا ۶ قولہ مسمی بہ فاروق الاکبر واد فاروقی لفظ فاروق سے
بلا وجہ حذف کرکے بلفظ فارق لکہا تحریف عثمانی نام ہے اور حذف الف ولام نادانی
کا کام ہے ۷ اسیکا ۸ قولہ دو خطاسے تو یہ نمعلوم کہ تو کالا ناکس غرض سے
سرزد ہوا جو محض غلط ہی ۸ قولہ اسم فاعل) اسی فاعل کے فعل قوی کو دیکہکر آپ
مفعول بن گیے کہ فاعل کے مقابل مین آپنے اپنے مفعول کو پیش کیا اور منکر بفتح
کاف کو صفت منکر بالکسر کا قرار دیا ۹ قولہ زیر ہی کو اختیار کیا) فاعل کا یہی
کام ہی صبر کیجئے آیندہ کو بچائیے کہ اب نہ زیر وزبر کا مضمون ٹھیک ہوا ۱۰ قولہ اور
انسے صادر ہوے) یہ جملہ بالکلیہ بیکار ہی کوئی حاجت اسکی نہین ہی ۱۱ قولہ
اکبر معرف باللام کیا) اکبر کے بعد کو ہونا چاہیئے یعنی لفظ اکبر کو معرف باللام
کیا ۱۲ قولہ مین سے) غلط ہی اسکے (موصوف سے) صحیح ہی ۱۳ قول دس گیارہ)
بقول مخاطب صہ ۵۶ مین کیون نہین سب کو دیکھکر گن لیا اس شک کے بارے مین
بھی یہی کہا ہی بیگا ۱۴ قولہ ثالث ثلاثہ) ضلع جوگت مین جوگت یہ جو کنا نہ چاہیئے خطا کے
ثالث ثلاثہ بھی عجیب جملہ ہی ۱۵ قولہ دشمن بعد میرے) نہین معلوم یہ عبارت
کس جملہ کا ترجمہ ہی ای حضرت منکر یہ رسالہ فاروق نہین ہی جواب تحریف کے
ہین اسکو حدیث نبوی آپ بیان کرتے ہین پہر بھی تحریف سے نہین باز آے
عوض کے معنی قاموس مین ملاحظہ کیجیے ۱۶ میرے بغض کے ساتھ یہ غلط

حد لفظ مشتبہ
ص فاروق کہنے لکہنا چاہیے

فہمی آپکی ہی کیونکہ فبیغضی مین باے سببیہ ہی یعنے جو دوست رکھے پس بسبب
میری محبت کے دوست رکھے اور جو دشمن جانے پس بسبب میرے دشمن جاننے
کے انکو دشمن جانے نہ یہ کہ (ساتھ میرے ۱۷ قولہ غیر مہذبانہ) یہان کتنا صحیح
نہین ہی (تکلم بکلمات غیر مہذبہ درست ہی ۱۸ قولہ سباب) صیغہ مبالغہ ہی
معنے اسکے بڑی سب کرنیوالے مومن کے مخاطب نے اسکو مصدر جانا یہ غلط
فہمی ہی ۱۸ فسوق) کا ترجمہ (فسق ہی) غلط ہی یہ بہی صیغہ مبالغہ ہی بمعنے جمع
یعنے بڑے فاسق ہین انحضرت مخاطب حدیث رسول مین تحریف کرنیکی کیا
ضرورت ہی کیا قرآن مجید سے ابہی سیری نہین ہوئی ہی ۱۹ قولہ نام فسق)
یہ ترجمہ بہی محض غلط ہی معہذلک فرع ثبوت ایمان شیخین ہی وہو غیر ثابت
اقول مخاطب نے بغرض اظہار لیاقت علمی کچھ مضامین دعائیہ کو عبارت
عربیہ مین گانٹھا ہے وہ بہی قابل ملاحظہ ہی کہ اسمین کسقدر اغلاط ہین جنکا
احصا گویا ناممکن ہی بطور نمونہ کچھ اشعار کیا جاتا ہی صد سطر ۹ نمبر ۱ (۱)
قولہ واجعل) جعل کا تعدیہ بالی غیر جائز ہی قاموس ملاحظہ ہو سطر ۱۰ نمبر ۲
قولہ الصراط) استعمال صراط لفظ ہدایت و مشتقاتہا کے ساتھ قرآن کلام
عرب مین آیا ہی نہ جعل کے ساتھ پس بقول منکر صفحہ ۲۲ مین لفظ ہدایت کو
ترک کر کے جو انسب و صحیح و منطوق کلام علام کا ہی کہ آمر بہ تکلم بمشتقات
ہدایت ہی دلیل جہالت و عدم متابعت اسکے قول احکم الحاکمین کو ہے
الجواب الجواب (۳) قولہ واجعلنا کا مفعول ثانی فاعل ثانی کیطرح مجہول
ہی فاین الفلاح سطر ۱۱ (۴) قولہ وان ردہ) کی ضمیر اگر رسالہ کیطرف راجع
ہی تو محض غلط ہی اور دوسرا کوئی مرجع معلوم نہین ہوتا مگر نہ معلوم یہان
مذکر سے منکر کو کیونکر انس ہوا کہ کتاب کو مونث قائم کر کے ضمیر مونث پہیری

Presented by Ziaraat.Com

کما مراور رسالہ جو مؤنث ہی اُسکو مذکر بنایا (وان ردہا) ہونا چاہئے (۵) قولہ فانت احکم الحاکمین یہان بے محل ہی (۶) قولہ واجعل کا مفعول اول غائب ہی مخاطب نے دو جعل بنائے مفعول ثانی اول و اول ثانی دونو اُڑا دے نیا جعل ہی (واجعلہا صحیح ہی سطر ۱۳ (۷) وفقنی) جب خدا کو فاعل خیر و شر دونو جانتے ہین تو طلب توفیق کیسی ۱۴ (۸) اعنی) محض بیجل اور فصاحت مین مخل ہی ۹ ص سلام علی المرسلین) افضل المرسلین کو ترک کرکے جنپر صلوۃ وسلام بھیجنا واجب ہے بقیہ مرسلین پر سلام بھیجنا دلیل میلان طبیعی مخاطب ہے طرف مذاہب منسوخہ دیگر انبیا و مرسلین کے جیسا خلیفہ ثانی روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بکمال رغبت توریۃ کو پڑھتے تھے جسپر آنحضرت نہایت غضبناک ہوئے اور خلیفہ اول نے ثکلتک اتک یا عمر فرمایا شاید مخاطب نے بکمال ناصبیت افضل المرسلین پر صلوۃ بھیجنا بالخصوص اسوجہ سے ترک کیا کہ حضرت کے ساتھ اہلبیت پر بھی صلوۃ وسلام بھیجنا ہوگا جیسا کہ اسیوجہ سے عبد اللہ بن زبیر نے نماز مین اللھم صل علی محمد وال محمد کہنا چھوڑ دیا تھا (۱۰) علی عبادہ الصالحین) بعلل سابقہ ولاحقہ مخاطب نے یہان اجمال کیا یا خلفائے ثلثہ کے اخراج کے لیے اہمال کیا بالجملہ کہان تک اغلاط مخاطب کا بیان کیا جاے کہ خود حیا آتی ہے پانچ سات سطر عربی کی جو لکھے اُسکا یہ حال ہے باقی بر ۱۱۷ اغلاط الیہم والحکام الفسیم۔

Presented by Ziaraat.Com

آلا باحیۃ قال وقد صنف کتابا فی جواز النظر الی المرد واورد فیہ حکایۃ عن یحیی بن معین رایت جاریۃ بمصر ملیحۃ صلی اللہ علیہا فقیل لہ تصلی علیہا فقال صلی اللہ علیہا و علی کل ملیح انتہی یعنے شیخ ہمارے ابو الفضل بن ناصر حافظ کہتے ہین کہ ابن طاہر کا مذہب اباحیہ تہا اور ایک کتاب دربارہ جواز نظر طرف امردون کے تصنیف کیا تہا اُسمین یہ حکایت تہی کہ کہا یحیی بن معین نے ایک کمسن لڑکی شوخ وشنگ پرنمک خوش رنگ کو ۔ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ۔ جوانی کی راتین مرادونکے دن ۔ مصرمین ہمنے دیکہا اور کہا صلے اللہ علیہا یعنے خدا اُسپر اپنی رحمت کاملہ نازل کرے تب لوگون نے اعتراض کیا کہ تم اُس لڑکی پر صلوۃ بہیجتے ہو یحیی بن معین نے کہا اُسپر صلوۃ اور ہر ملیح خوبصورتون پر صلوۃ خدانے بہیجا ہے بعد اللتیا واللتی واضح ہو کہ یہ مجتہدین اربعہ جنپر مخاطب نے صلوۃ بہیجے ہین وہ بہی کچھ شوخی وشنگی ودلبری ودل آرائی مین اُس ملیحہ مصریہ سے کم نتہے اور نہ عشق مزاجی ولوندی مین یحیی بن معین سے پست ہمت چنانچہ بعض شعراے کلانی اُنکے بعض مسائل لطف آمیز ومسرت خیز کو نظم کیا ہے براے نشاط خاطر مقلدین لطافت آگین وتفریح قلوب مریدین عقیدت آئین ذکر کیا جاتا ہے نظم شافعی گفت کہ شطرنج مباح است مدام وراست گفت است چنین است کہ فرمود امام ۔ خواجہ مالک سنکے گفت ازین نازکتر ۔ کہ بہ نزدیک خردمند مباح است غلام ۔ بو حنیفہ بہ ازین گوید درباب شراب ۔ کہ زجوشیدہ بجوز کان نبود ہیچ حرام

Presented by Ziaraat.Com

حنبلی گفت کہ گر زانکہ بغم میمانی	بستۂ بنگ تناول کن و خوش باش مدام
بنگ و می میخور و بر کون فن بیا زقمار	کہ مسلمانی بر این چار امام است تمام

شیخ فرید الدین عطار کہ بقول شاہ عبد العزیز صاحب اولیاء کبار وعرفاء نامدار سے ہین فرماتے ہین سے آبروے غلام خویش میبرد وختر بد بنام خویش میبرد نتوان زد بگفتہ مالک دم غوطہ در ورطۂ چنین ہالک ہ تنبیہ واضح ہو کہ ابن جوزی وہ شخص نقاد در باصلاح وسداد ہے کہ شناخت موضوعیت روایات اہلسنت اُسکے تحقیق وتنقید پر موقوف اور اس فن مین بکمال کمال و مہارت تمام معروف ہی اور یحیی بن معین کے حقوق واحسانات عامہ متسنین پر بخاری ومسلم سے زیادہ ثابت و متحقق ہو واضح و مستبین ہے اور مسائل جو ائمہ اربعہ کے مذکور ہوے وہ مثل آفتاب نیمروز کے مشہور اور اہلسنہ جماعت و جمہور پر جاری وساری ہی اور خواجہ عطار کی تعریف سے زبان انکے مریدین کی عاری ہے اور اکثر امور انکے طی کتاب مین مابعد انشاء اللہ مذکور و بکمال وضاحت مسطور ہونگے فانتظر انک من المنظرین قولہ و ازواجہ اقول اولاً نہین معلوم کہ مخاطب نے صلوۃ وسلام کو دوسری کمیپہ مین ازواج کو کیون تقسیم کیا اور مادر مہربان کو تقسیم اولے مین محروم کیا اس ناخلفی کا کیا جواب ہے اور اس جنون کا کیا علاج سبحان اللہ کیا طریق تحریر ہے اگر لیاقت عبارت لکھنے کی نہ تھی تو کیون اپنی جہالت وحماقت وسفاہت کو ظاہر کیا بقول سعدی ہر کہ در پیش سخن دیگران افتد تا مایہ فضلش بدانند

پاپیہ جہلش شناسند ثانیاً صلوات وسلام ازواج سرور انام پر بھیجنا
سہل کام ہی مگر مشکل یہ ہے کہ ایک ام المومنین آپکی دوسری ام
المومنین کو لعنت کرتی تھین اور گالی دیتی تھین تو کیا دونوں
اس صلوۃ وسلام مین داخل ہونگی یا احدیہما جیسا کہ تذکرہ خواص
الامۃ سبط ابن جوزی مین ہے وذکر الواقدی ان علیا انما
ولی الاشتر بعد قتل محمد لما التقوا ترجل محمد قاتل فتفرق
عنه اصحابه فاوی الی خربة فاخذ وجئ به الی معوية
بن حدیج وهو صایم عطشان فمنعه الماء فقال ابن الیهودیة
النساجة فجعلک الله فقتله والقاه فی جوف جیفة حمار ثم
حرقه فلما بلغ ذلك عایشة بکت بکاء اشدیدا وکانت
تدعوا فی صلاتها علی معوية وعمرو ولما بلغ ام حبیبة
اخت معوية بن ابی سفیان قتل محمد وتحریقه شوت
کبشا وبعثت به الی عایشه تشفیا بقتل محمد بطلب دم عثمان
فقالت عایشه قاتل الله ابنة العاهرة والله لا اکلت شواء
ابدا وبلغ علیا قتل محمد فبکی بکاء اشدیدا وتاسف علیه
ولعن قاتله انتہی یعنی جب محمد بن ابی بکر کو قتل کیا معاویہ بن
حدیج نے اور انکے جثہ کو گدھے کی کھال مین رکھکر جلا دیا تو یہ خبر
حضرت عائشہ کو پہونچی بہت روئین اور ہمیشہ نماز مین معاویہ
وعمرو عاص پر بدعا کرتی تھین اور جب ام المومنین سنیان ام
حبیبہ خواہر معاویہ نے سنا تو اسنے ایک گوسفند ذبح کیا اور
برشتہ مسلم اسکا عائشہ کے جلانیکو بھیجا تو عائشہ نے کہا خدا لعنت

کرے دختر زن زناکار پر واللہ اب کبھی بریانی نکھائینگے اور جب
جناب امیر نے خبر شہادت محمد سنی تو بہت روے اور تاسف کیا اور
قاتل محمد پر لعنت کیا انتہی فائدہ اس روایت سے کئے امر ثابت
ہوے اول یہ کہ محمد بن ابی بکر بڑے صاحب کے صاحبزادہ کو معاویہ
حدیج نے جو صحابی رسول اہلسنت کے نزدیک کلہم عدول سے
تھے قتل کیا نمک حرامی ان سنیونکی دیکھنا چاہیئے کہ اپنے محسن کی
کیا قدردانی کیا اور مخاطب نے انپر بھی صلوۃ بھیجا دوسرے یہ کہ یہ صحابی
مرتکب اس بدعت کے ہوے کہ باوصف ممانعت احراق جثہ محمد کو
گدھے کی کھال مین رکھکر جلوایا تیسرے عائشہ کا معاویہ و عمرو
عاص پر بددعا کرنا مقابلہ اُسکے خلاف حکم مادر مہربان مخاطب نے
ان دونون پر بھی صلوۃ بھیجا نری ناخلفی کی چوتھے عداوت
ام حبیبہ کی عائشہ کے ساتھ جسپر اہلسنت مدعی ہین کہ انلوگونمین
کسی قسم کی رنجش و کدورت نہ تھی پانچوین جلانا ام حبیبہ کا عائشہ
کو اور اُسپر گالی و لعنت سننا عائشہ سے دلیل جواز لعن و دشنام
ہے اور برخلاف اُنکے حکم کے ام حبیبہ پر صلوۃ و سلام بھیجنا مخاطب
ناکام کا کام ہے اسکے بعد بھی دعوی فرزندی ام الصبیان بانگ
بے ہنگام ہے چھٹے جناب امیر کا لعنت کرنا قاتل محمد پر جو صحابی
تھا دلیل جواز لعن ہے اور خلاف اس حکم محکم کے مخاطب کا
صلوۃ و سلام بھیجنا اُس صحابی پر دلیل کفر و علامت ارتداد ہے
والسلام علی من اتبع الہدی **قال المنکر لامام المسلمین قسیم**
الدین العبد امیدوار رحمت غفار صمد سید قسیم الدین احمد رضوی

حنفی قادری منتمی مغفرت کرے اللہ تعالے اسکی اور اسکے اسلاف
کی خدمت مین منصفین حق پسند کے التماس کرتا ہی کہ حضرات علماے
شیعہ ہداہم اللہ زمان کثیر سے علماء اہل سنت و جماعت کثرہم اللہ سے
دست و گریبان ہین و بمصداق آیہ کریمہ ان الذین فرقوا دینہم و
کانوا شیعا تفریق جماعت مین اسکے چاہتے ہین لیکن بقول مخبر
صادق ید اللہ علی الجماعۃ یعنے ہاتھ خدا کا جماعت پر ہے لیکن
محافظ خداے پاک ہو اسکو مقابلہ سے اہل بطالات کے کیا باک
ہو بر ابر اہل حق یعنے علماے اہلسنت و جماعت کے زیر ہی ہارے
ہین چنانچہ شاہد عدل اس قول کا رسالہ نصیحۃ المومنین و فضیحۃ
الشیاطین الملقب بہ تحفہ اثنا عشریہ ہے کہ تصنیف لطیف خاتم
المحدثین و المفسرین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمۃ
اللہ القوی کی ہے اگرچہ مقابل مین اسکے مومن جالسی و
نقال کشمیری صوارم و نزھہ اثنا عشریہ مین ہرزہ درائی
کر گئے ہین مگر خاک آفتاب پر ڈالنے سے کیا روشنی اسکی چھپتی
ہے خود منہ کی کھا گئے اور فاضل ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ السفیہ
و مولانا رشید المتکلمین انار اللہ برہانہ نے رجوم الشیاطین مین خوب
ہی انکی تنبیہ و تادیب کی اور انکو ذلت فاش دی اسپر بھی سر
بگریبان نہوے و فرزند مومن جالسی نے بحکم ؎ اگر پدر نتواند
پسر تمام کند ہی تشئید المبانی و طعن الرماح وغیرہا سے بنا ے
عناد اسلام کی قائم کی امام المتکلمین مولانا حیدر علی حاجی حرمین الشریفین مصنف منتہی
الکلام و ازالۃ الغین وغیرہا و مولانا لطف اللہ مصنف تفسیر مظہر العجائب و مقابلہ جعفر ہمارے انہما

رب المشرقین والمغربین نے نقض الرماح فی کبد النباح وطعن السنان وغیرہما سے بیخ وبنیاد اسکی کھود ڈالی لیکن بناے مذکورہ سے ایک خشت شکستہ خشتگر استقصاء الافحام کے ذریعہ سے صاحب فاروق الاکبر علے اظہر کے ہاتھ لگی کہ اسی مادہ سے اُسنے بنای فاسد علے الفاسد قایم کرکے اہلحق کو دھوکا دینے کی فکر کی للابحکم محکم ان الباطل کان زھوقا یعنے باطل بتحقیق گم ہونیوالا ہی بقول شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ ؎ کس نیاید بزیر سایۂ بوم ÷ ور ہما از جہان شود معدوم ÷ کوئی دام مین اسکے نہ آیا اور قادر قوی نے استیصال کا اسکے سامان کردیا اور ایک بندہ ضعیف کو قوت دیکر مستعد کیا اُس بناے اوہن البنوت کبیت العنکبوت کو منقلب علے ادبار ہا و دیار ہا کرے اور بانی کو اُسکے ہدایت طریق حق کی کرے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ برادر بجان برابر مجمع الطاف منبع اوصاف معدن اخلاق پسندیدہ مخزن خصائل برگزیدہ ینبوع جود وسخا سرچشمہ کرم وعطا جیحون علم سیحون علم مقبول حضرت حق برادرم مولوی شیخ محمد عبدالحق سلمہ رب الفلق ابن الامیر الکبیر مولوی محمد عبدالحی ادام اللہ مجدہ وحفظہ من افات الغی ابن الحاج البار مشہور فی الافاق صاحب الجود والاخلاق مولوی قاضی رمضان علی غفر ذنوبہ الخفی والجلی ساکن موضع سلطان پور پرگنہ اندر ضلع بنارس عرصہ دو ماہ کا ہوا کہ ایک رسالہ ابتر مسمی بہ فاروق الاکبر مین عارت الاسلام والمنکر با سراس اضعف عباد یا مالک یوم التناد کے لاے اور خواستگار ہوے کہ للہ فی

مولف نابلد ازراہ تالیف اس رسالہ ابتر کی تمام تر ظاہر کیجاوے
کہ کوئی ابلحق اسکے دام مکر بین نہ آجاوے اور جوابات کلہ شکن
ایسے دئیے جاوین کہ بار دیگر ان مولیان ادبار سے کوئی شپر چشم
مقابل تاب آفتاب کے نہ آجاوے بلکہ وہ اپنے غار تاریک ہی مین
بعافیت بسر کرین اور اہلحق کو ایذا ندین چونکہ اس فقیر کو مکابرہ
ومجادلہ سے بس احتراز ہے کیونکہ مناظرہ بالفعل عنقا صفت مفقود
ودر فتنہ باز ہے اول انکار کیا مگر ہر گاہ خاطر داری برادر موصوف
کی عزیز تھی خصوصاً جب اُنھون نے مذہب حق کی پاسداری پر
کمر ہمت کی باندھی ہے خدا اسے کریم انکو اجر عظیم عطا کرے اور
توفیق خیر کی علے الدوام مرحمت فرماوے واسطے انجاح مرام اُنکے
بدل مستعد ہوا اور رسالہ مسطور کو بنظر غور دیکھا ظاہر مین
رسالہ مختصر ابتر نظر آیا ولیکن باطن مین تحریفات ولغویات و
افترأت وبہتانات وکذبات وبطالات کا دفتر سراسر پیش نظر
ہوا فی الواقع مولف متعسف نے کذب وتحریف وافترا مین مسیلمہ
کذاب وابن سبا مرتابہ کی بھی ناک کاٹی اور یہ رسالہ ابتر لکھکر جہالت کو
اپنی مشتہر بطشت از بام کیا اگرچہ نابلدان مذہب مین اپنا نام کیا الا اعلیٰ ذی
استعداد اس مذہب کے بھی کبھی اس رسالہ ابتر کو پسند نکرینگے و
بجا آفرین کی نفرین کل ہوشمند کرینگے ہر عاقل اسکو راے سلیم سے
اپنے بشرط دیکھنے رسالہ مزبورہ کے تسلیم کریگا کہ مولف متعسف
کو نحو وصرف کی بھی استعداد نہین ہے شاہد اس قول کا تسمیہ
رسالہ ابتر بفاروق الاکبر مین عارف الامام والمنکر ہے کہ اسمین

Presented by Ziaraat.Com

بقول کسی نحو و غلط انشا غلط املا غلط حضرت مولف متعسف ایک دو خطا سے تو تمام و زہو گیی ہین اُنسے دریافت کرنا چاہیے کہ آیا ہین قافیہ کا بھی لحاظ ہے یا انکا قافیہ تنگ ہو گیا منکر بکسر کاف صیغۂ اسم فاعل معطوف عارف الامام ساتھ اکبر بفتح الیاء صیغۂ اسم تفضیل کے کیونکر ہم قافیہ ہو سکتا ہے شاید مولف متعسف انی شئتم کے عموم مین اگر واسطے قافیہ بندی منکر بکسر کاف کے زیر و زبر اکبر مقولہ اپنے مین تمیز نہ کر سکا اور بے بصری مین زیر ہی کو اختیار کیا اگرچہ خلاف قواعد صرفیہ ہوا حتی کہ جاے خندہ ہر ابجد خوان علوم عربیہ ہوا مگر مولف متعسف عامل مثل مشہور ہوا کہ گندھک باخشکہ اگرچہ گندہ است ایجاد بندہ است لاحول ولا قوۃ الا باللہ اسی علم پر حضرت کو تصنیف و تالیف کا بھی شوق ہے سچ ہے ؎ گر ہمین مکتب است و این مُلّا ٭ کار طفلان خراب خواہد شد ٭ یہ تو انکی پہلی خطا ہے علم صرف مین اور دوسرے خطا کہ نحوی ہی اور اُنسے صادر ہوئی یہ ہے کہ موصوف و صفت مین خیال تعریف و تنکیر کا نہ کیا لفظ اکبر معروف باللام کیا اور اُسکے موصوف مین سے حرف تعریف کو چٹ کر گئے یہ نادانی کا کام کیا اگرچہ عم بزرگوار انکے اپنی تقریظ مین کہ اسی رسالہ ابتر پر دس گیارہ سطر بطور تبرک دست مبارک سے اپنے لکھ گئے ہین خواہ بیداری یا غفلت مین ہو اصلاح خطاے ثانی کی کر گئے ہین مگر علت اوسکے بین وہ بھی گرفتہ مین اور الزام اول کے زیر بار ہین اور وقت تفصیل خطا کے مجمل اُنکے ظاہر ہوگا کہ وے بھی اپنے برادر زادہ کے ہم قطار ہین اور

کسقدر متحمل اور زیربار ہین کہ ناصح برادر زادہ نافہم از انجام کار ہین اور تیسری خطا کہ خطاے منکر اور حابط اعمال حسنہ مولف متعسف رسالہ ابتر ہی محصل تسمیہ رسالہ جلے اظہر اعنی فاروق لا کہ ہین عارف الامام و المنکر ہے صاحبان عقل وافی وفہم کافی خوب واقف ہین کہ اس خطاے ثالث ثالثہ مین صرف مولف متعسف ہی خطاوار نہین بلکہ اسلاف معدن اختلاف اسکے بہی طعن و لعن کے سزاوار ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علیکم وعلے شرکم واذاکم انتہی یعنے جب دیکہو تم ان لوگونکو کہ برا کہتے ہون اصحاب کو میرے پس کہو تم لعنت خدا کی تمپر اور شرارت و ایذا پر تمہارے انتہی سچ کہا ہے کسی نے ؎ دشنام بمذہبیکہ طاعت باشد؛ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ہوا اس فرقہ سابہ رافضہ کو خدا کا کچھ خوف و دہشت نہین رسول کی ذرہ برابر محبت نہین جن لوگون کی زور تلوار نے اسلام کا نام بلند کیا اور کوشش بلیغ نے انکے ارکان دین کو ارجمند کیا چار دیواری ایمان کی جنکی قوت سے قائم ہوئی بناے ذکر کلمہ طیبہ کی جنکی ذات سے دائم ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنکی محبت کو اپنی محبت فرماتے ہین اور انکی عداوت کو اپنی عداوت قرار دیتے ہین چنانچہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم انتہی یعنے ڈرو اللہ سے شان اصحاب مین میرے نہ بناؤ انکو دشمن ابعد

میرے جو دوست رکھے انکو پس میری محبت سے دوست رکھتا ہے
انکو اور جو بغض رکھے انسے پس میرے بغض کے ساتھ دشمن رکھتا
ہے انکو انتہی انکو یہ مقلدین ابن سبا برا کہتے ہین و کلمات لایعنی
شان مین انکے استعمال کرتے ہین قولہ تعالے کبرت کلمۃ تخرج
من افواھھم ان یقولون الا کذبا انتہی یعنے فرمایا خداے
تعالےنے بڑا ہی کلمہ کہ نکلتا ہے منہہ سے انکے نہین بولتے وے مگر
دروغ انتہی افترا پردازی کو اس فرقہ شیعہ خصوصًا مولف
متعسف رسالہ ابتر کے خیال کرنا چاہیئے کہ دو اعتراض مخدوش ایک
اہل علم پہ فرقہ حق اہل سنت وجماعت سے وارد کیا جب جواب
باصواب پا گیا جواب اعتراض دوم کی بارے سر نہ اٹھا سکا و
بقول محقق دروغ گورا حافظہ نباشد جواب مذکور کو نسیًا
منسیًا کر گیا و جواب اعتراض اول کے ابطال مین عادت جبلی و
شرارت ذاتی کو اپنے دخل دیا یعنے طعن و تشنیع اور زبان درازی
حضرت مین اجل اصحاب نبی امین و سلف صالحین کے شیوہ اپنا
اور تحریف کلام مجید و اقوال متقدمین کو پیشہ اپنا کیا اور کیون نہو
اس رئیس اس فرقہ شیعہ کا عبد اللہ ابن سبا ضالے انہین
محرفین سے تھا کہ جنکی شان مین خداے عز وجل اپنے کلام پاک
مین فرماتا ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنے یہودیان تحریف
کرتے ہین کلمون کی جگہون سے انکی خبر دے تو یہود موجود تھے
بعد آنکے باعث تقلید ابن سبا نامسعود کے یہ فرقہ شیعہ بھی محرف
غنود ہوا چنانچہ انشاء اللہ تعالے عند التفصیل حال اضلال

وتضلیل ظاہر ہوگا آمدم بر سر مطلب اینکہ جب مولف متعسف تسمیہ رسالہ ابترین اپنے حد سے متجاوز ہو گیا اور وہ نام اختراع کیا کہ شیطان الطاق وزرارہ کے (وہو اشر من الیہود والنصاریٰ بقول حضرات ائمہ معصومین رضی اللہ عنہم کے وہم وگمان مین بھی نہ آیا ہوگا اور شیخ صدوق وشیخ حلے کا ن نے بھی وہ نام نہ سنا ہوگا پس بمصداق آیہ کریمہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا یعنے بدلا بدی کا مثل بدی اسکے ہی بفحواے مصرع بدی را بدی شرط باشد جزاء اور بفرمودہ شیخ سعدی سہ نکوئی با بدان کردن چنان است کہ بد کردن بجاے نیکمردان ۞ نام اس رسالہ وافیہ کاملہ شافیہ کا کہ مودب مولف متعسف رسالہ ابتر ہے الضرب المنکر علی فرق الاظہر رکھا گیا اگرچہ تکلم بہ کلمات غیر مہذبانہ طریقہ اپنا نہین لیکن الضرورات تبیح المحظورات ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است ۞ اصل مطلب تحریر رسالہ ہذا سے یہ ہے کہ مولف متعسف بعد مطالعہ اسکے طریق حق کو اختیار کرے اور ایذا دہی سے اہل حق کے احتراز کرے اور سب وشتم سے مومنین صالحین کے زبان اپنے روکے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سباب المومن فسوق یعنے برا کہنا مومن کو فسق ہے اور فرمایا خداے علیم نے کتاب کریم مین بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون یعنے برا ہے نام فسق بعد ایمان کے اور جو نہ توبہ کرے پس وہی لوگ ظالمین ہین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت

بلا کسی لقب تعظیمی لکھا تھا من لا ادب لہ لا دین لہ لکھا ہی وہ
جملہ یہان بطریق اولےٰ چسپان ہوگا جس سے بقول خود منکر
کا بے دین محض ہونا ثابت ہوا پس فقیر بھی انشاء اللہ یہان
فہما امکن لحاظ ان امور کا کریگا مگر کسیطرح اگر جولانی کمیت
قلم مین کوئی امر خلاف داب تحریر ہو تو جواب درشت کلامی
مخاطب سمجھکر اس فقیر کو معذور رجانین ع والعذر عند کرام
الناس مقبول اور اُس ظرافت کو محض مخاطب ہی پر محمول
گردانین اور از انجا کہ تعرض اغلاط لفظی معنوی و ترکیبی خلاف داب
محصلین ہے اور احصا انکا کلام مخاطب مین خارج از امکان بھی ہی
لہذا الغرض تنبیہ امور ضروری نقض تفصیلی کلام مخاطب کیطرف
متوجہ ہوتا ہون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **قولہ**
العبد امیدوار رحمت الخ **اقول** کلمۂ حق بر زبان جاری العبد
یعنے دور تر رحمت غفار صمد سے ہونیکا اقرار کیا یہ دلیل اسکی
ہے کہ مخاطب خود ہی اپنے کو شیطان سے بڑھکر سمجھتا ہے والا
رحمت حق سے شیطان بھی مایوس نہوگا اور خود کلام ایزدی مین
نہی صریح وارد ہی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ یعنے نا امید نہو رحمت
خدا سے اور سچ ہے کہ دشمنی جناب امیر علیہ السلام اور آنکی اولاد
طاہرین و ائمہ معصومین کی اسی درجہ کو پہونچا دیتی ہی اور اسیوجہ
سے غلطی ناسخ و سہو کاتب پر محمول نکیا گیا گو وہ حمل ناممکن بھی
تھا بوجہ انحصار اغلاط کتابت کے غلطنامہ مین جو شروع کتاب
مین منضم ہے علاوہ بران مخاطب کے نزدیک غلطی کاتب کا وجود

بھی نہین ہے نہ اُسکو کبھی تسلیم کرتے ہین اگرچہ مین معاوضہ اُسکا
نہین کرتا لیکن بوجہ وضوح تمام یہان اشعار کیا گیا وکفی
اللہ المومنین القتال **قولہ سید اقول** اولا بنا بر قول مشہور
بر السنہ جمہور مذکور سید سنی بناشد دیگ چوبی بناشد سیادت
مخاطب غیر مسلم ہے ولا اقل انہ لیس من اہلک ومن تبعنی فانہ
منی تو بہرگونہ مسلم ہے ثانیا بنا بر سہ بغض اولی علامت
معروفہ ؛ کتبت علی جبہات اولاد الزناء ولفحوائے سہ
محبت شہ مردان مجو زبے پدرے ؛ کہ دست غیر گرفت است
پائے مادر او ؛ ثبوت نسب نصاب منظور فیہ ہست ثالثا جب
مخاطب نے اخوی شیخ محمد زکی سلمہ اللہ العلی سے اپنا اولاد
جناب امام حسن عسکری سے ہونے کا اقرار کیا والعہدۃ علے
الراوی اور بعد تحقیق واستماع عبارت صواعق محرقہ وغیرہ
کے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے کوئی اولاد بجز
حضرت حجۃ اللہ فی ارضہ القایم بامرہ علیہ وعلے ابائہ الف صلوۃ
وسلام نہ چھوڑا تو پھر آپ کا رضوی لکھنا غیر مرضی ہے مجہول
النسب ہونا بھی متحتم ہوا اور طوق لعنۃ اللہ علے داخل النسب و
خارج النسب کا بھی گلے کا ہار رہوا اور اپنے باپ کا نام ونشان
نہ لکھنا اور بھی موجب ننگ وعار ہوا رابعا از انجا کہ مخاطب
از روے دعوی سیادت وظہور مشرب وقومیت وپیشہ وحرفت
کے اصلا ونسلا طرفہ معجون ومجموعہ اقسام جنون بنی لہذا بمناسبت
مقام ایک حکایت لطیف عرض کیجاتی ہے شاید ناگوار طبع شریف

نہو کہ ایک عالم فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشریہ سے اور بعض فضلا اہلسنت سے کہ مدعی سیادت تھا مباحثہ ہوا عالم شیعہ نے اثناے کلام میں صلوۃ وسلام اوپر محمد وآل محمد علیہم السلام کے بھیجا اُس فضلہ سینہ نے جو مثل آپکے مدعی سیادت تھا کہا کہ کیا دلیل ہے واسطے جواز صلوۃ کے غیر انبیا پر عالم شیعی نے اور ادلہ کو ترک کرکے آیہ کریمہ اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوۃ من ربھم کی تلاوت فرمائی تب اُس فضلہ سنی نے بکمال عناد بلا لحاظ عقوق ابا واجداد کہا کہ علی ابن ابیطالب اور انکے اولاد کو کیا ایسی مصیبت پہونچی جو مصداق اس آیہ کریمہ کے ہوے عالم شیعی نے ذکر مصائب اہلبیت کو بنظر شہرت ترک کرکے بغرض مزید خجالت مناظر کے فرمایا کہ اس سے زیادہ کیا مصیبت ہوگی کہ تم ایسا فرزند آنکی اولاد میں پیدا ہوا کہ بعض منافقین کو اُنپر ترجیح وتفضیل دیتا ہے اور اپنے ابا واجداد پر صلوۃ بھیجنے کا بھی روادار نہیں ہوتا تمامی اہل مجلس اس لطیفہ پر ہنس پڑے اور وہ فضلہ سنی خجل ومنفعل وخفیف ومضمحل ہوا بعض شعرا نے حاضرین مجلس سے یہ اشعار تصنیف کیئے ؎ اذا العلوی تابع ناصبیا ٭ بمذھبہ فما ھو من ابیہ ٭ وان الکلب خیر منہ طبعا ٭ فان الکلب طبع ابیہ فیہ ٭ ترجمہ یعنے جب کوئی سید علوی سنی ناصبی کے مذہب کی متابعت کرے تو جاننا چاہیئے کہ وہ اپنے باپ کا پیدا نہیں ہے کتا اُس سے بہتر ہے کہ اسمین اپنے باپ کی طبیعت موجود ہے

والعاقل تکفیہ الاشارۃ قولہ قسیم الدین احمد اقول اولا یہ
کس قسم کا نام ہے جس سے سراسر کفر مسمیٰ کا ظہور تام ہے اسلیئے کہ
منطقین وغیرہ کا قول مشہور ہے قسیم الشیٔ یباینہ یعنے جب ایک
مقسم کی دو قسمین نکلینگے تو ان دونون کو باہم قسیم کہتے ہین اور وہ
دونون قسیم باہم متبائن ہوتے ہین ایک دوسرے کی ضد ونقیض
ہوتے ہین پس جب آپ قسیم دین ہوئے تو بنا بر اس قاعدہ اہل
میزان کے آپ مبائن دین کے ہوئے اور مبائن دین نہین ہے
مگر کفر فطابق الاسم بالمسمےٰ کالنعل بالنعل وذلک ظاہر
لیس بالمعمی اور اگر قسیم بمعنی قاسم ہے فلم یکن لہ من الدین
قسمۃ لما اشتہر ان القاسم محروم اور ظاہر تقسیم دین تقسیم اسلے
الحق والباطل ہی فماذا بعد الحق الا الضلال ثانیا در صورت
بدنامی احمد کا قسیم الدین سے بدل ہونا بھی بے ادبی ہے اسم
مبارک جناب رسالتمآبؐ کے ساتھ کہ یہ دوسری علامت کفر ہے
ہان ممکن ہی کہ خود کو بے قصور کیئے اور ابوین کو مبتلاے بیلاے
بدنامی کیجئے ثالثا جو خطاے ثالث انکی تصور کیا سکتی ہے یہ ہی
کہ مخاطب نے سب نسبتین اپنے مثل حنفی قادری منعمی ہونے کی
ظاہر کین مگر نہین کہ کس سانحہ سے نسبت اول اپنی یعنی ابنیت
وولدیت اپنی ظاہر نہ کی کہ بہت ضروری تھی اور فن النساب کا مدار
اسی پر ہے اور داب مصنفین سے بھی ہے کہ اپنی ابنیت کو ظاہر
کرتے ہین شاید انکو مصرع مشہور خیال آیا ع من بیچارہ ناخلف
پدرم ہ بہرکیف اس اخفا سے کچھ شک تو ہوتا ہے اور احتمالات

Presented by Ziaraat.Com

مظنونہ ومسموعہ کی تصدیق ہوا چاہتی ہے اگر اسم والد ماجد بوجہ
من الوجوہ المخفیہ لا معلوم تھا تو کاش کسی کا نام فرضی طور پر بھی
مثل غلام مرتضی وعابد حسین رضوی فرضی کے لکھدیتے کہ یہ راز
مخفی پوشیدہ رہجاتا اور آپکو لوگ مجہول الاب نہ کہتے آپ ہی غور
کرین کہ یہ ایسا امر ضروری تھا کہ ہرچند بہ نسبت خلیفہ ثانی کے
بھی لوگ مختلف طور سے روایت کرتے تھے اور بتعدد قرابت ثابت
تھا جیسا کہ مثالب کلبی سے لوگ نقل کرتے ہین مگر بنا بر اغلبیت
ابن الخطاب کہلاتے تھے اور اگر کوئی امر دیگر مانع اظہار اسم
مبارک ہو تو آپ جانیئے ما علینا الا البلاغ قولہ حنفی اقول
یہ نسبت آپکی طرف آپکے امام اعظم ابوحنیفہ کوفی کے ہے جس سے
معلوم ہوا کہ آپ اُنکے ملت وشریعت پر ہین جناب رسالتمآب یا
اہلبیت طاہرین سے آپکو کوئی واسطہ نہین ہی اور اسی نسبت کو
دوسری نسبتو نپر مثل محمدی یا ابابکری یا عمری وغیرہ کے ترجیح دیتے
ہین چنانچہ آپ خود بحث امامت مین لکھتے ہین پس اسی معنے کر
ہملوگ ایمہ مجتہدین کو امام کہتے ہین چنانچہ تفسیر بیضاوی ومدارک صـ ۱۹ ضرب منکر
وغیرہا مین تحت تفسیر آیہ کریمہ یوم ندعو کل اناس بامامہم
کے یعنے جس روز پکارینگے ہم ہر آدمیونکو ساتھ امامون انکے
کے مکتوب ہے کہ مراد امام سے یا نبی یا کتاب یا مقدم فی الدین
ہی جسکا مطلب صاحب تفسیر حسینی نے یہ لکہا ہے کہ پکارا جاویگا مثلاً
یا محمدی یا اہل القرآن یا حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی وغیرہم انتہے
پس معلوم ہوا کہ جسطرح آپ یہان اس نام سے امام کے مشہور ہین

Presented by Ziaraat.Com

قیامت کے روز بھی اسی نام سے پکارے جائینگے اور ہملوگ یا محمدی
یا علوی یا جعفری یا اثنا عشری کے خطاب سے ہونگے سو اے
مہوس اپنی اپنی قسمت اسکا رشک کیا؟ کیمیا تیرے لیئے خاک شفا
میرے لیئے ۔ بہرکیف باقتضائے مقام ضروری ہوا کہ کچھ مختصر
حال آپکے امام اعظم کا جنکے دین و شریعت و طریق و ملت و سنت
پر آپ ہین اور قیامت کے روز انھین کے نام سے پکارے
جائینگے اہلسنت کے ایمہ ثقات و مجتہدین عالی درجات کی زبانی سے
مذکور ہو اگرچہ تفصیل اسکی بھی انشاءاللہ بعد اسکے مذکور ہوگی
لیکن یہان دو چار قول پر اختصار کیا جاتا ہے اولاً آپکی منسوب
الیہ ثانی عارف ربانی قطب صمدانی غوث اعظم پیر دستگیر
محبوب سبحانی ما اعظم ثانی شیخ عبدالقادر جیلانی نے منسوب الیہ
اول ابوحنیفہ نعمانی کو جنکے طرف نسبت کرنا مخاطب نے اپنا فخر
دوجہانی و شرف جاودانی جانا ہے فرقہ ہالکہ مرجیہ سے شمار
کیا ہے چنانچہ غنیۃ الطالبین مین بعد تذکرہ فرقہ ناجیہ و فرقہ
ہالکہ کے کہا ہے فاصل ثلث وسبعین فرقۃ عشرۃ اهل السنۃ و
الخوارج والشیعہ والمعتزلۃ والمرجیۃ والمشبھۃ والجھمیۃ
والضراریۃ والنجاریۃ والکلابیۃ بعد اسکے کہا ہی اما المرجیۃ
ففرقھا اثنا عشر فرقۃ الجھمیۃ والصالحیۃ والشمریۃ
والیونسیۃ والیونانیۃ والنجاریۃ والغیلانیۃ والثبیۃ
والحنفیۃ والمرسیۃ والمعاذیۃ والکرامیۃ بعد اسکے کہا
اما الحنفیۃ فھم اصحاب ابی حنیفۃ نعمان بن ثابت

ص۲۲۷ غنیۃ الطالبین

Presented by Ziaraat.Com

زعم ان الایمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله
وبما جاء به من عنده جملة على ما ذكره البرهوتی فی
كتاب الشجرة بعد اسکے کہا اتباع الحنیفہ کلہم فی النار
انتہی یعنے اصل تہتر فرقہ کے دس ہے سنی خوارج شیعہ معتزلہ مرجیہ
جہمیہ مشبہیہ ضراریہ بخاریہ کلابیہ لیکن مرجیہ پس فرقے اسکے بارہ
فرقہ ہین جہمیہ صالحیہ شمریہ یونسیہ یونانیہ بخاریہ غیلانیہ شبیبیہ
حنفیہ مریسیہ معاذیہ کرامیہ لیکن حنفیہ پس وہ مریدان و
تابعان ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہین کہ گمان کیا کہ ایمان کہتے ہین
معرفۃ واقرار بخدا اور رسول اور ماجاء به الرسول کو جیسا کہ برہوتی
نے کتاب شجرہ مین ذکر کیا اور تابعان ابوحنیفہ سب فی النار ہونگے
اور اگر شاید کسی متعصب معاند کو اس قول سے غوث اعظم کی انکار
ہو یا نسبت غنیۃ الطالبین مین طرف غوث اعظم مذکور کی شک
ہو تو مین بحولہ وقوتہ تعالے ان دونون امرونکو ثابت کرتا ہون
کہ پھر کسی جاہل کو کوئی عذر نہو اما صحت نسبت غنیۃ الطالبین
طرف غوث اعظم مذکور کے پس شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبدالعزیز نے
قرۃ العینین نے تفضیل الشیخین مین لکھا ہے قال سیدی عبد
القادر رضی الله عنه فی الغنیة اور ترجمہ مولوی عبدالحکیم
سیالکوٹی سے جو نیچے عبارت غنیہ کے مرقوم ہے ظاہر ہے اور اس عبارت
اما الحنیفہ الخ پر بھی کچھ حاشیہ بادعاے باطل الحاق چڑھایا ہے
لیکن صحت قول مذکور پس ملا علی قاری نے منہج ازہر شرح فقہ اکبر
مین لکھا ہے واما ما وقع فی الغنیة للشیخ عبد القادر الجیلانی

صفحہ ۲ کتاب صیانۃ الایمان المعنی دلیل احمد

Presented by Ziaraat.Com

ایمان ابلیس و ابوبکر واحد ہونیکا قول ابوحنیفہ

عند ذکر الفرق الغیر الناجیۃ حیث قال ومنھم القدریۃ
وذکر اصنافا منہم ثم قال ومنھم الحنفیۃ وھم اصحاب
ابی حنیفہ نعمان ثابت الخ یعنے جو غنیہ مین شیخ عبد القادر
جیلانے ذکر فرقہ غیر ناجیہ مین کہا ہے کہ بعض اُنسے قدریہ ہین اور
اُنھین قدریہ سے حنفیہ اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت الخ پس
اس قول سے دونون امر واضح و آشکار ہوے ثانیاً کیونکہ یہ ارشاد
صداقت بنیاد غوث الاعظم نہ فرمائین اِن حضرت ابوحنیفہ کوفی نے
بھی تو تمامی سینوں پر قیامت عظمیٰ قائم کی ہے کہ کہا ایمان ابوبکر و
ابلیس واحد ہے چنانچہ قاضی ابوالیمن نے تردید قول خطیب
مین دربارۂ نقل تجویز عبادت نعال امام اعظم سے باین عبارت
لکھا ہے کما قال ابن جزلۃ فی مختار مختصر تاریخ خطیب ان
ابا حنیفۃ سئل عن رجل قال اشھد ان الکعبۃ حق ولکن
لا ادری ھذہ ھی التی بمکۃ ام لا فقال مومن حقا و
سئل عن رجل قال اشھد ان محمد بن عبد اللہ نبی ولکن
لا ادری ھو الذی قبرہ بمدینۃ ام لا فقال مومن حقا و
قال الحمیدی من قال ھذا فقد کفر پھر کہا ثم اتبع الخطیب
ذلک بانطامۃ الکبری یروی باسناد ان ابا حنیفۃ
قال لو ان رجلا عبد ھذہ النعل یتقرب بہ الی اللہ تعالیٰ
لم ار بذلک باسا وحکی عن سعید انہ قال ھذا ھو الکفر
ولعمر واللہ ان الاضراب عن ذکر ما قالہ الخطیب وصنفہ
فی ھذا الباب اولی واجمل واحق فان الزھریۃ قد اشتغلت

تقاتل الو حنیفہ کوئن

من رمی ابی حنیفہ بالارجاء وقوله فی الایمان قول بلا عمل الی عبادۃ الاصنام فانه لا فرق بین عبادۃ النعل وعبادۃ الحجر والخشب وهل جاهد النبی قریشا وقتلهم ودعاهم الا الی ترک عبادۃ الاصنام وان یعبد الله فاذا قال قائل اننی اعبد النعل اتقرب به الی الله فهل هو الا نفس قول المشرکین ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی وجمیع ما اتی به بعد ذلک حقیر یسیر عند هذه الحکایة فانه ذکر عنه ان الایمان قول بلا عمل وشنع فی حکایات اوردها عنه ترتفع قدرہ عن مثلها وعن التفوه بها منها ان ایمان ابی بکر الصدیق رضی الله عنه وایمان ابلیس واحد نعوذ بالله انتهی یعنے کہا ابن جزلہ نے مختار مختصر تاریخ خطیب مین کہ ابو حنیفہ سے کسی نے سوال کیا کہ اگر کوئی کہے کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ کعبہ حق ہی مگر نہین جانتے کہ یہ وہی کعبہ ہی جو مکہ مین ہے تو ابو حنیفہ نے کہا کہ وہ شخص مومن حق ہی اسیطرح جو کوئی کہے کہ محمد بن عبداللہ نبی برحق ہین مگر نہین جانتے کہ یہ وہی محمد ہین جو مدینہ مین مدفون ہین تو وہ بھی مومن حق ہے کہا حمیدی نے کہ کہنے والا اسکا کافر ہے اور بعد اسکے خطیب نے قیامت کبری یہ قائم کی کہ باسنادہ ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ کہا ابو حنیفہ نے اگر کوئی شخص بغرض تقرب الی اللہ عبادت کفش و پاپوش کرے تو کچھ ہرج نہین ہے کہا سعید نے کہ یہ کلمہ عین کفر ہے واللہ اگر خطیب ایسے اقوال کو نقل نہ کرتا تو بہتر تھا کیونکہ اب مصیبت نے ترقی کی ابو حنیفہ

فتویٰ جواز عبادت کفش و پاپوش ابو حنیفہ

کے مرجئہ ہونے سے اور ایمان کو قول بلا عمل کہنے سے طرف اسکے
کہ ابو حنیفہ قایل عبادت اصنام تھے یعنے بت پرست تھے کیونکہ
درمیان عبادت نعل و عبادۃ سنگ و چوب کوئی فرق نہین ہی اور
نہ جہاد کیا پیغمبر خدا نے قریش سے مگر اسی لیئے کہ اُنسے بت پرستی
ترک کرائین اور عبادت خدا کرائین جب قایل نے یہ کہا کہ ہم عبادت
کفش کرتے ہین بغرض تقرب الی اللہ تو یہی بعینہ قول مشرکین
ہے کہ ہم عبادت بتونکی نہین کرتے مگر اسی غرض سے کہ تقرب خدا
حاصل ہو اور بعد اسکے جو کچھ خطیب نے ذکر کیا ہے وہ ان امور
کے بہ نسبت حقیر و یسیر ہین کہ کہا ابو حنیفہ نے ایمان ابو بکر و ایمان
ابلیس ایک ہے انتہی مختصرا اور یہ مضامین حیرت آگین کتاب
المنتظم ابن جوزی مین بھی بشرح و بسط تمام مذکور ہین من شاء
الاطلاع فلیرجع الیہ اور واضح ہو کہ یہ قول مخصوص بہ ابو حنیفہ
ہی نہین ہی اسیلئے کہ عام اہلسنت یعنے اشاعرہ کا یہی عقیدہ ہے
گو بصراحۃ اسکے قائل نہون چنانچہ مولوی عبد العلی بحر العلوم
سنیہ کے کلام سے شرح مسلم الثبوت مین ظاہر ہے ویجوز نسخ
وجوب الایمان وحرمۃ الکفر عند الاشاعرۃ فالایمان والکفر
سیان عندہم وما وجب الشرع فہو حسن وما حرم فہو حرام الخ
یعنے منسوخ ہونا وجوب ایمان کا اور حرمت کفر کا نزدیک اشاعرہ
کے جائز ہے پس کفر و ایمان انکے نزدیک مساوی ہی جسکو شریعت
نے واجب کیا حسن ہی اور جسے حرام کیا وہ حرام ہی الخ پس ہرگاہ کفر و
ایمان انکے نزدیک مساوی ہوا تو یہ کہنا ابو حنیفہ کا کہ ایمان ابو بکر

ف دیانت ابو حنیفہ

ف قول ابو حنیفہ کہ ایمان ابوبکر و ابلیس یکسان ہے

وابلیس ایک ہی بجا و درست ہوا ثالثاً ابن جزلہ نے اپنی مختصر تاریخ خطیب مین لکھا ہے انہ ای ابا حنیفۃ کان ھذ ھبہ مذھب جھم یعنے ابو حنیفہ کا مذہب جہمی تھا رابعاً ارشد تلامذہ ابو حنیفہ ابو یوسف بھی قائل تھے کہ ابو حنیفہ مرجی جہمی خارجی تھے چنانچہ قاضی ابو علی یحیی بن جزلہ نقلا عن القاضی ابو الیمن کہتے ہین و اعجب ما مر فی ھذا الباب ما ختمہ باسنادہ عن سعید بن سالم قال قلت لقاضی القضاۃ ابی یوسف سمعت اھل خراسان یقولون ان ابا حنیفۃ جھمی مرجئی فقال لی صدقوا ویری السیف ایضا قلت لہ فاین انت منہ فقال انا کنا ناتیہ یدرسنا الفقہ ولم نکن نقلدہ دیننا یعنے سعید بن سالم سے روایت ہے کہ کہا مینے قاضی القضاۃ ابو یوسف سے کہ اہل خراسان کہتے ہین ابو حنیفہ جہمی مرجئی تھے تو ابو یوسف نے کہا کہ سچ کہا اُن لوگون نے اور وہ خارجی تھے پس مینے کہا کہ تمہارا کیا اعتقاد ہے ان امور مین تو کہا کہ ہم لوگ فقط درس فقہ لینے کو اُنکے پاس جاتے تھے امر دین مین ہرگز متابعت نہین کرتے تھے انتہی پس ہرچند ابو یوسف اپنی مرجی ہونیکے منکر ہین مگر ابن قتیبہ نے کتاب معارف مین ابو حنیفہ و اُستادا سکے حماد و محمد بن الحسن و ابو یوسف شاگرد کو سبھونکو مرجئی لکھا ہی چنانچہ یہ عبارت اُسکی ہے اسماء المرجیہ ابراھیم التیمی عمر بن مرۃ ابو ذر الھمدانی طلق بن حبیب حماد بن ابی سلیمان ابو حنیفہ الفقیہ عبد العزیز بن رواد ابنہ عبد المجید خارجہ بن مصعب عمر بن القیس الماصر

ابو یوسف مرجی

مرجی ہونا افتخار اجلہ علمائے اہلسنت کا

ابو معاویہ الضریر یحیی بن ذکریا ابن ابی زایدہ ابو یوسف صاحب
الرای محمد بن الحسن محمد ابن السایب مسعر بن کرام انتہی
اور علامہ ذہبی بھی اسکے مقر ہین کہ ابو حنیفہ مرجی تھے بلکہ اس
مذہب مین اجلہ اصحاب کو اپنے شامل کیا ہے اور مذمت سے اس
مذہب کے دست بردار ہوئے ہین جیسا کہ کہا میزان الاعتدال
مین اما مسعر بن کرام فحجۃ امام ولا عبرۃ لقول السلیمان
کان من المرجئۃ مسعر وحماد بن ابی سلیمان والنعمان وعمر بن
مرۃ وعبد العزیز بن ابی رواد وابو معاویۃ وعمر بن ذر
وسر وجماعۃ قلت الارجاء مذہب لعدۃ من جلۃ
من العلماء لا ینبغی التحامل علی قائلہ یعنے مسعر بن کرام حجۃ و
امام ہے اور سلیمانی نے یہ جو کہا ہے کہ مرجی تھا مسعر وحماد بن ابی
سلیمان ونعمان ابو حنیفہ وغیرہ جنکا نام مذکور ہوا اسکا کچھ اعتبار
نہین ہے کیونکہ ارجاء بہت سے علمائے جلیل القدر کا مذہب
تھا اُسپر اعتراض نکرنا چاہیئے انتہی اور یہ ارجا وہی ہی جسکو مخاطب نے
مرض رجی تجویز کرکے بغرض پیش بندی نجات وبرات اپنی خطبہ
مین ظاہر کیا تھا اور بغرض پردہ پوشی یا ابہام وتلمیع سابقین کے
بطالات وکفریات مین داخل کیا تھا اب نہین معلوم کہ اپنی اس امام
المحدثین کا فرمان سنکر کس بہانہ مین جاکر اپنے کو ہلاک اور جامہ زندگی کو
چاک کرینگے اگرچہ سابقا حدیث نبوی دربارہ مرجیہ وقدریہ مشکوۃ
سے ذکر ہوئی اب یہانپر بعض آیمہ اعلام کا قول دربارۂ مذہب ارجاء
نقل کیا جاتا ہی اور بغرض اختصار ترجمہ پر اقتصار ہوتا ہی ابن جوزی

تلبیس ابلیس میں کہتے ہیں کہ مرجبہ قایل ہیں کہ جو اقرا لشہادتین کرے
اور تمامی صغایر و کبایر کا مرتکب ہو وہ ہرگز داخل آتش جہنم نہوگا
حالانکہ یہ عقیدہ مخالف ہی حدیث صحیح سکے کہا ابن عقیل نے کہ بی شبہہ
موجہ مذہب ارجا کا زندیق تھا کیونکہ صلاح عالم موقوف ہے
اثبات جزا و سزا و اعتقاد وعد وعید پر اور مرجبہ کو چونکہ انکار
صانع عالم کرنا دشوار تھا کہ خوف تھا مبادا احکام شرعی جاری ہوں
اور عوام الناس نفرت کرین اور غرض تحصیل دنیا فوت ہو اور رشد اند
زیادہ ہون اسلیئے اصل جنت و نار کا انکار کیا اور سیاست شرعی کو
باطل و بیکار ٹھہرایا پس یہ فرقہ بدترین فرقہ اسلام ہی انتہی ملخصا
شاید ہمارے مخاطب چونکہ مقلد ابو حنیفہ مرجی کے ہین اسیوجہ سے اکثر ہفوات
و کفریات خصوصا نسبت خلاصہ موجودات جناب امیر و امام آخر الزمان
علیہم الصلوۃ و السلام من اللہ المنان استعمال فرماتے ہین کہ جب
روز جزا کی باز پرس کا ایمان ہی نہین ہے تو پھر دل کا حوصلہ کیون
نہ نکالین اور ذریات طیبین خیر المرسلین کے بارہ مین سنت اپنے
خال المومنین امیر المومنین معاویہ کی جس سے بنیاد بے بنیاد سنت
و جماعت قائم و مستحکم ہوئی ہے کیون نہ جاری کر لین غیر مخاطب
کیواسطے قیامت کبری و حادثہ عظمی یہ ہے کہ خطیب بغدادی جسکی
فضائل و مناقب بستان المحدثین شاہ صاحب مین قابل ملاحظہ
ہے وہ دجال موعود انہین امام اعظم سنیان ابو حنیفہ نعمان کو
کہتے ہین جیسا کہ مختصر تاریخ خطیب مین ابو علی یحیی جزلہ فرماتے ہین
وختم ای الخطیب الابواب المخشیة بان قال ذکر ما قالہ

العلماء فی امر رایہ والتحذیر فیہ الی ما یصل بذلک من ذکر
اخبارہ و بدء یا لطعن علی من قال بالرای وما ورد من
الاخبار فیھم فسلک مذھب النظام ومن تبعہ من نفاۃ
القیاس سواء واورد اضعف شبہاتھم واورد السباب
وانہ دجال ھذہ الامۃ وانہ ما ولد فی الاسلام مولودا
ضرمنہ انتہی یعنی ختم کیا خطیب بغدادی نے اپنے اس باب کو
جسمین اسنے ذکر ابوحنیفہ کیا تھا اُن اقوال پر جو علمانے دربارۂ اسکے
رائے وقیاس کے کہاہے اور رجو قایل لعمل بالرائے ہوا اسپر طعن
کیا یہانتک کہ کہا خطیب نے ابوحنیفہ دجال اس امت کے تھے
اور کوئی مولود اسلام کو ضرر پہونچانیوالے اُن سے بڑھکر اسلام
مین پیدا نہین ہوا انتہی ملخصا قول سچ کہا کہ حقیقت مین ان
ابوحنیفہ سے بڑھکر ضرر پہونچانیوالا اسلام کا کوئی نہ تھا بشرطیکہ
ثلاثہ کو اسلام سے بھی خارج کرین جیسا مولود فی الاسلام سے
خارج تھے بہرکیف اب یہ عقیدہ حل ہوا کہ جب مخاطب مقلدین
دجال سے ہے تو کیونکر وجود ذی جود حضرت صاحب الامر و
الزمان علیہ السلام کا انکار نکرے اگر بوجہ غیبت واختفا موقع
تلوار وسنان کا نہین ہی تو قلم وزبان ہی سے حمایت اپنے امام دجال
کی کیون عمل مین نہ لاوے ہرگاہ فقط محبت عثمان متابعت دجال
کو کافی تھی جیسا کہ ذہبی نے میزان مین وہب سے روایت کیا
ہے عن حذیفۃ انہ قال رسول اللہ ان خرج الدجال
تبعہ من کان یحب عثمان انتہی یعنے کہا حذیفہ نے کہ فرمایا

حل عقدہ

Presented by Ziaraat.Com

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر خروج کرے دجال تو اسکی متابعت
کرینگے دوستان عثمان انتہیٰ تو مخاطب کہ مقلد دجال ہین ان کے
تابعان دجال ہونے مین کیا عذر ہے بلکہ بمفاد نزادلنعمۃ علے
الطنبور عداوت انکی بہ نسبت دجال کے زیادہ ہو گی خامساً
امام غزالی اپنی کتاب منخول مین فی کتاب التقوی کہتے ہین کہ محصل
اُسکا یہی کہ امام ابوحنیفہ مجتہد نہ تھے اسلئے کہ وہ لغتہ نہین جانتے تھے
اسیلئے لو رماہ بابو قبیس کہا اور معرفۃ حدیث بہی اُنکو بخوبی نہ تہی
بلکہ کچھ نتہی اسیلئے احادیث ضعیفہ پر اُنکا عمل تھا اور احادیث صحیحہ کو رد
کرتے تہے بلکہ وہ فقیہ نفس بہی نہ تہے کہ اپنے کو بتکلف فقیہ بناتا تھا انتہیٰ
اور کتاب الترجیح مین اسی کتاب سے کہا نقلاً عن قاضی ابی بکر کہ نظر غیر
متفاوت دو قسم پر ہے ایک وہ جو بمنزلہ بدیہی ہی مثل اسکے کہ گلا گھونٹ
کر مارنیوالا بہی عمداً قتل کرنے والا ہے اور جو اسکے خلاف گمان کرے
وہ احمق ہی اور اسمین مخالفت ابوحنیفہ کی ہمکو پروا نہین ہی کیونکہ ہمکو
یقین ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی دس حصہ مذہب سی نو حصہ مین بڑی
خطا کیا ہی اور نیز اُسی کتاب مین ہی کہ کہا شافعی نے استحسان تشرعاً فردر
ہی اور بعض مریدان ابوحنیفہ نے کہا کہ استحسان پر کوئی دلیل نہین
قائم ہی اور یہ کلمہ کلمہ کفر ہی اور پھر اُسی کتاب مین ہی اما ابوحنیفۃ
فقد قلب الشریعۃ ظہرا لبطن دشوش مسائلھا وغیر
نظامھا یعنے ابوحنیفہ نے اُلٹ دیا شریعت کو پشت کیطرف اور مسائل
کو تشویش مین ڈالا اور اُسکے نظام کو متغیر کردیا بعد اسکے امام غزالی
فرماتے ہین دلولا شدۃ الغباوۃ وقلۃ الدرایہ وتدرب

ابوحنیفہ نے نو حصہ مسائل مین خطا کیا ہی

القلوب علی اتباع التقلید والمالوف لما اتبع مثل ھذا المتصرف فی الشرع من سلم حسہ فضلا عمن لبتند انظرہ ولھذا اشتد المطعن والملعن من سلف الائمۃ فیہ الی ان المتمرد یرد مہ حرم الشرع انتہی یعنی اگر شدت غباوۃ وقاست فہم اور میلان دلونکا طرف تقلید کے اور مالوف ہونا ساتھ طریقۂ ابائی کے نہوتا تو کبھی ایسے شخص متصرف فی الاسلام کی متابعت نکرتا وہ شخص جسکا حس و ادراک صحیح ہوتا چہ جائیکہ صاحبان نظر اُسکی متابعت کرین اسیواسطے آئمہ اسلاف سے لعن وطعن شدید ہوا کیا بہ نسبت اسکے یہانتک کہ لوگون نے انکو مخرببین شرع سے شمار کیا ہی انتہی جاے غور ہی کہ یہ امام غزالی لعن کو مطلقاً حتی البہایم بلکہ ابلیس لعین سے منع کرتے ہین اور یزید پلید تک پر لعن کرنیکو منع کرتے ہین بلکہ ترحم وصلوٰۃ کو جائز رکھتے ہین اور بجز کفار یقینی کے کسی کے لیئے لعن کرنیکو نہین جائز رکھتے معذلک امام اعظم سنیان ابوحنیفہ کے لیئے لعن وطعن کو اپنے آیمہ سلف سے نقل کرتے ہین فاعتبروا یا اولی الالباب ان ھذا الشی عجب العجاب سادساً صاحب قاموس مجدالدین فیروزابادی بھی قایل بکفر ابوحنیفہ ہین جیساکہ ابن جوزی نے کتاب منتظم مین لکھاہے قد کفر اباحنیفہ مجدالدین الفیروزابادی سابعاً اعجب امور سے یہ ہی کہ شیخ بخاری جسکے کلام کو یہ حضرات اصح الکلام بعد کلام الباری جانتے ہین وہ بھی تصریح کرتے ہین کہ ابوحنیفہ سے بڑھکر کوئی اسلام مین پیدا نہین ہوا چنانچہ تاریخ صغیر بخاری مین ہے قال حدثنا نعیم بن حماد قال حدثنا الفزاری قال

کنت عند سفیان الثوری فنعی النعمان فقال الحمد للہ کان ینقض الاسلام عروۃ عروۃ ما ولد فی الاسلام اشام عنہ انتہی یعنے حدیث کیا مجھسے نعیم بن حماد نے کہ حدیث کیا مجھسے فزاری نے کہ کہا میں بیٹھا تھا سفیان ثوری کے پاس کہ خبر مرگ ابو حنیفہ آئی سفیان نے کہا شکر خدا وہ مرگئے اسلام کو ٹکڑی ٹکڑی کرتے تھے اُنسے بڑھکر کوئی ایسا اسلام مین پیدا نہین ہوا انتہی ومزید توضیح ہذا المقام فی المجلد الاول من استقصاء الافحام وعمارۃ المساجد وظفر المبین وغیرہما من رسائل المتسمین انفسہم بالمحدثین کیون مخاطب صاحب پھر ایسے شخص مرجی جہمی خارجی ناقض الاسلام اشام الناس جاہل مطعون ملعون دجال ہذہ الامہ بقول علمائکم البارعین وائمتکم الکاملین کی طرف آپ اپنی نسبت کرتے ہین اور بفخر ومباہات اپنی کو حنفی کہتے ہین اور محمدی کہتے ہین عار وننگ سمجھتے ہین اگر آنحضرتؐ کیطرف بوجہ کمال بغض وعداوت نسبت نکرتے تو اپنے خلفاے ثلثہ ہی کو جو اجداد سے آپکے ہونگے اپنی نسبت کرکے اپنا دل شاد کرتے اگر انکو دفتر پارینہ سمجھکر ننگ آتا تو ابو الحسن اشعری سے جو اصول مین امام ہین رشتہ لگاتے کیا فروع ہی مین ضرورت تھی اصول مین کچھ حاجت نہین ہے کیا خوب بعض عرفای ظرفا نے کہا کہ مذہب شیطان اصولا موافق ابو حنیفہ کے ہے کہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین کہا جو قیاس ابو حنیفہ سے بدارج بہتر ہے اور فروع مین موافق اشاعرہ کہ کہا رب فبما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم کہ نسبت اغوا خدا کیطرف کیا جو عین مذہب اشاعرہ ہے کہ جملہ افعال مین بندہ مجبور ہے اور فاعل حقیقی خدا

شیطان اصول وفروع میں اہل سنت

ہی کما مرو یمحی من بعد انشاء اللہ جو آپنے سبھونکو ترک کر کے یعنی رسولخدا کو
اور اپنی خلفاے ثلثہ کو اور اپنے ابوالحسن کو جو صحابی رسول کی اولاد
واحفاد سے تھے چھوڑ چھاڑ کر ابو حنیفہ کے گلے پڑے جو نہ صحابی تھے
نہ خلیفہ زادہ بلکہ غلام زادہ تھے جیسا کہ امام فخرالدین رازی نے رسالہ
مناقب شافعی مین لکھا ہے لان الناس اتفقوا علی ان اباحنیفہ
کان من الموالی الخ یعنے سب کا اتفاق ہی اسپر کہ ابو حنیفہ غلام آزاد
کردہ کی اولاد سے تھے الخ بالجملہ امام غزالی کا قول واقعی بہت صحیح ہی کہ
جس شخص کا حسن ادراک صحیح و سلیم ہوگا وہ کبھی تقلید ابو حنیفہ کی نکریگا
چہ جائیکہ عالم یا صاحب نظر ہو چنانچہ تصدیق اسکی مخاطب کی عبارت
سراسر خسارت پر خرافت سے جو مصداق ان انکر الاصوات
لصوت الحمیر ہے ضرب منکر کی تحریر و تقریر سے ہوگی جو شخص ان ہفوات
ابن حنیفہ کو دیکھیگا بیساختہ ہنسے گا اور کہیگا کہ بیشک یہ خبط الحواس
مقلد اسی اشام الناس کا ہی نعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس
الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس
قولہ قادری منعمی اقول اولا یہ نسبت ثانی تو اول سے بھی کچھ زیادہ
افحش ہی شاید یہ فرقہ رافضیہ کیطرت نسبت کیا ہے جسکی شان مین
لعنۃ اللہ علی داخل النسب و علی خارج النسب و علی رفض النسب مشہور
ہے اور بجز پیر ماخس است و اعتقاد مابس است از روے فن انساب
اسکا پتہ و نشان نہین معلوم ہوتا ہی شاید اسی نسبت کی نحوست سے
مخاطب کو بھی اپنا نسب معلوم نہوا جو اپنے رسالہ منکر مین درج کرتا
مقتضائے عقیدت و منشائے ارادت بھی یہی ہی سہ بیادہ ہی قدم

ابو حنیفہ غلام زادہ تہا۔

بقدم ہو جو باپ کے ۱۱ بالجملہ اس شخص مجہول الحال کے بارہ مین ایسا دروغ بیفروغ مریدون نے مہیا کیا ہے کہ جسکے دیکھنے سے استکراہ ہوتا ہی اور اسلام مین اُن مریدون کے اشتباہ فضیلت مبدل بہ فضیحت و عزت متغیر بذلت ہو جاتی ہی اگر قدر قلیل اُسکا بیان ہو دفتر ضخیم و طویل مین جمع اُسکا خارج از امکان ہو اور حضرت امام ابو حنیفہ سابق الذکر بمقابل اُنکے اولیاے کامل مین شمار کئے جائین اور رجال لنکے آئمہ کرام سے قرار پائین تکلف تو یہ ہی کہ خلفا کیسے بلکہ جناب رسالتمآبؐ پر بہی معاذ اللہ تفضیل و تقدیم دیتے ہین ایک شمہ اُن خرافات کا یہ ہی کہ کہتے ہین شب معراج یہ حضرت جناب رسالتمآبؐ سے پہلے آسمان پر موجود تھے اور جس امر مین آنحضرتؐ عاجز و ناچار ہوتے تھے یہ ناصر و مددگار ہوتے تھے یہانتک کہ حضرت کے مرکوب بنے اور مرکوب اول سے بہی زیادہ مرغوب ہوئے جسکی جلد و کرایہ مین گیارہوین بارہوین تقسیم ہوئی اور اس انعام کی اُنکے بڑی توقیر و تکریم ہوئی کہ آج میرا پیر تیرے کاندھے پر اور کلمہ تیرا پیر سب اولیاؤن کی کاندھی پر معاذ اللہ ع خر از پاے رنجیدہ و پشت ریش + کب لیاقت اسکی رکھتا ہی کہ براق پر سبقت لیجاے اور نبی کی مدد کر سکے یا انبیا و اولیا کے دوش مبارک پر قدم دہر سکے ع خر عیسےٰ اگر بمکہ رود ہباز آید ہنوز خر باشد ۱۱ باقی رہی تفضیل مرکب اول کہ وہ خود خر یا بگل ہی حضرات شیعہ کو اختیار ہی کہ جسطرح چاہین اُنکی تشہیر کرین ثانیاً اجتماع نسب رضوی و قادری مین جو محالات لازم آتے ہین وہ معلوم ثالثاً بعد دعوے نجات رفض سی جو اعلی مدارج عرفان سی ہے

Presented by Ziaraat.Com

بہ تحقیق شیخ رئیس مدعی تصوف ہونا لتسف محض ہی رابعاً در بارہ نسبت
ثالثہ یعنی منعمی ان دونون سے زیادہ کلام ہی جیساکہ ظاہر عند اوسے
الافہام ہی قولہ حضرات شیعہ ہداہم اللہ اقول الحمد للہ کہ اس مقام مین
بفضل باری بمصداق کلمۂ حق بر زبان جاری مخاطب متعسف سے کئی
امر ظاہر ہوے جو دلیل صریح کرامت وحقیت حضرات علمائے شیعہ کی بمقابل
علماے اہلسنت والجماعت کی ہے اولاً شرف تقدم بالذکر کما قال اللہ
تعالے السابقون السابقون اولئک المقربون ثانیاً اضافہ لفظ
حضرات جیساکہ شایان بزرگان دین ہی ہر چند کسی مسخرے نے مسخرا پن
کیا ہو مگر لاریب کہ کلمہ حق ولو اریدبہ الباطل کا مصداق ہی ثالثاً قول ہداہم
اللہ انکے واسطے یا اقرار واخبار واظہار آنحضرات کی حصول ہدایت
کا ہی کما ہو اصل صیغہ الماضی یا دعا وتحیت انکے لیئے ہے جیساکہ اہل
ایمان وہدایت کیواسطے یہ دائب اہل ادب خصوصاً اہل عرب ہی
اور خدا نے ہمکو روز وشب کے فرائض ونوافل مین اکاون بلکہ
باون مرتبہ اہدنا الصراط المستقیم کہنے کا حکم دیا ہی پس جس بات کو ہم
خود کہتے ہین اگر کفار وفجار نے بھی ہمکو کہا تو ہم بہت خوش ہین برا
نہین مانتے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء قولہ علمای اہلسنت والجماعت
کثرہم اللہ اقول دشمن دانا بہ از دوست نادان علاوہ تاخیر وتحقیر
علماے اہلسنت کی مخاطب نے کلمۂ دعائیہ مین عجیب ظرافت کیا ہے
جسکا سبب بجز جہالت وحماقت کچھ معلوم نہین ہوتا اگر یہ لوگ ہدایت کے
لائق نہ تھے تو دوسری کوئی دعا دی ہوتی یہ دعا تو درحقیقت بد دعا معلوم
ہوتی ہی حقتعالی کلام مجید مین فرماتا ہی لا یستوی الخبیث والطیب

ولو اعجبتک کثرۃ الخبیث یعنے نہین برابر ہوتا خبیث وبدذات وطیب وپاکذات اگرچہ خوش آوے تجھکو کثرت خبیث کی اور پھر فرمایا لا خیر فی کثیر من نجوٰہم واکثرہم لا یعقلون اور پھر فرمایا وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ یعنے اگر تو اطاعت کریگا اکثر اُن لوگونکی جو اہل زمین سے ہین تو گمراہ کرینگے وہ لوگ تجھکو راہ خدا سے پس اگر علماے اہلسنت کثیر ہون جیساکہ ہمیشہ سے کثیر ہین تو بیشک حسب فرمان ایزدی جسمین تبدل وتغیر ناممکن ہی وہ لوگ اپنے تابعین ومطیعین کو راہ خدا سے گمراہ کرینگے جیساکہ گمراہ کرتے ہین اور شیعہ بسبب جور وقتل جائرین ظالمین کے قلیل ما ہم وقلیل من عبادی الشکور کے مصداق تھے اور ہین ومعذلک غالب ہین جیساکہ پروردگار نے خود فرمایا کہ من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلاً قولہ دست وگریبان ہین اقول باعتبار تحریر مہذب رعایت لف ونشر مرتب دست حق پرست حضرات علماے شیعہ وگریبان علماے اہلسنت وجماعت ہی اور یون ہی قیامت مین بھی پیش شفیع روز جزا ہوگا انشاء اللہ جسطرح مظلوم ظالم سے طلب حق کرے یا الحق اہل ظلالت ونفاق پر غضب اُسوقت آپ اس آیت کے مطابق پکارینگے فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم قولہ مصداق آیہ کریمہ ان الذین الخ اقول اس آیہ کو اس مقام پر پڑھنا اور تعریض مذہب شیعہ پر بلفظ شیعًا کرنا کمال سفاہت وحماقت وجہالت ہے شیعہ وشیع مثل فرقہ وفرق دونون مین فرق وحدت وکثرت ہے

پس شیعہ اثنا عشری کہ فرقہ واحدہ ہی ہرگز مصداق شیعًا بصیغہ جمع
نہیں ہوسکتا ہے بلکہ اطلاق شیعہ اینر مماثل ہے ان من شیعتہ لابراہیم
کے اور فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ کہ جو حضرت
موسی کے حال میں ہے آرے مصداق الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعًا
کے محبان ثلثہ ہین کہ کوئی معتزلی ہے کوئی اشعری کوئی ماتریدی کوئی
حنفی کوئی شافعی کوئی حنبلی کوئی مالکی کہ اصولا و فروعا باہم مختلف ہین
اور ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے فہم مصداق کلہم فی النار واما نحن فرقہ
واحدہ ناجیہ کما اخبر بہ النبی المختار بقولہ من تمسک بہما وبقولہ من رکبہا
نجی قولہ تفریق انکی جماعت مین چاہتے ہین اقول جسطرح جناب سید
الشہداء خامس آل عبا روحی لہ الفدا وعلیہ التحیۃ والثناء نے بروز
معرکہ کربلا فرمایا تھا اللہم شتت شملہم بیشک تاسی مصدر
الکتایب مظہر العجایب مظہر الغرایب اسد اللہ الغالب علیہ الف
صلوۃ من اللہ الملک الواہب قاسطین و مارقین و ناکثین و مخالفین
و معاندین و منافقین و منحرفین عن طریقہ اہلبیت طاہرین علیہم
السلام کی جماعت مین فرقت و تفریق کرنا اور اہل بطالت کی اجماع
کی تخریب کرنا چاہیئے ہین تا ہملوگ مصداق ولکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ کے ہون اور معاد و جادلہم بالتی ہی احسن پر عمل
کرین واللہ خیر مستعان قولہ ید اللہ علی الجماعۃ اقول یہ جماعت شیعہ
مومنین کی ہے جسکو جناب امیر نے وان قلوا فرمایا کہ اہلسنت
اس جماعت سے خارج اور اہل فرقت و بدعت مین داخل و
والج ہین وان کثروا چنانچہ کنز العمال ملا علی متقی بتویب جمع الجوامع

قولہ ید اللہ علی الجماعت

ص ۴۱/۴۵۵ کنز العمال نصف ثانیہ

سیوطی مین ہے جناب امیر المومنین سے فاما اهل الجماعة
فانا ومن اتبعنی وان قلوا وذلک عن امر الله ورسوله
فاما اهل الفرقة فالمخالفون لی ولمن اتبعنی وان کثروا و
اما اهل السنة فالمتمسکون بما سنه الله لهم ورسوله و
ان قلوا الخ یعنے اہل جماعت ہم ہین اور ہماری تابعین اگرچہ کم ہون اور
اہل فرقت ہماری مخالفین ہین اور جو لوگ ہماری مخالفین کی تابعین سے
ہین اگرچہ وہ لوگ تعداد مین زیادہ ہون اور اہلسنت وہ ہین جو متمسک
بسنتہ خدا وسنتہ رسول ہون اگرچہ وہ لوگ قلیل ہون الخ جسکی تفصیل
بعد اسکے انشاء اللہ مذکور ہوگی اور سنی اہلسنتہ وجماعت ہین الذی احدثہ
امیہ باغیہ والاخری ہاویہ نہ اہلسنت رسول مقبول اور نہ اہل جماعت
زوج بتول اور اگر ایسا نہ ہوتا تو معاویہؓ کو برا کہنے پر عوعو نکرتے اور
اسی سبب سے جس سال معاویہؓ کی خلافت پر اتفاق کیا ہی اسکا نام
سال جماعت رکھا ہی فاجمعوا کیدکم وسیهزم الجمع ویولون الدبر
بہرکیف یہ حضرات مصداق لا یومنون به وقد مضت سنة الاولین
کے ہین قوله جسکا محافظ خدا ہی اقول خدا فرقہ باطلہ کا محافظ کبھی نہین ہے
بلکہ بطور انک من المنظرین انکو چھوڑ دیا ہی جیسا کہ کفار یہود ونصاری
وشیطان ومجوس کو کذلک نستدرجهم من حیث لا یعلمون
واملی لهم ان کیدی متین کا مصداق بنایا قوله برابر اہلحق یعنے
علماے اہلسنت وجماعت کے زیر ہی رہو اقول زیر وزبر ہونیکا شاید
ہم پیچھے آپکے پیش کرینگے مگر پہلے تو آپ ہی نے شکست فاش کھائی اپنی
جماعت کو بدشگونی دکھائی کہ لفظ اہلحق کو مبتداے مفسر بنایا اور

Presented by Ziaraat.Com

لفظ (یعنے اہلسنت وجماعت کو) اُسکا مفسر ٹھہرایا اور لفظ زیر بحث
اُس مبتدا کی خبر لائے اس ترکیب عجیب سے اپنے علما کو زیر کیا اور
شیعونکو اُنکے اوپر چڑھایا حضرت سلامت کوئی شیعہ کبھی مغلوب
نہین ہوا والحق یعلو ولا یعلے علیہ اور شاہد دلربا آپ کا شاہد مکر و
زور ہے اور دلفریبی اُسکی متاع فریب وغرور ہے ولنعم ما قیل ؎ ایک
رہزن راہ عقل و دین ہے ٭ صد آفت جان وہ نازنین ہے ٭ ظاہر مین
عروس خوشنما ہے ٭ باطن مین عجوز بد لقا ہے ٭ دانا ہین کمر شکستہ اُسکے
٭ نادان ہین شکار بستہ اُسکے ٭ لیکن اس شاہد مکار کا حال عنقریب
آپکو معلوم ہوتا ہے کہ فحول علما کے انظار ثاقبہ سے ہزاران ذخیل
ہو چکا ہے اُسکو شاہد کہنا اور ابکار افکار سے قرار دینا یا زبان
سے اُنکا نام لینا کم از بیحیائی ذوات الاعلام امہات عمرو العاص
وغیرہ من الایام نہین ہے وکفی بہ شہیدا قولہ چنانچہ شاہد عادل
اقول اولا قابل لحاظ منصف یہ دروغ مدعی ہے کہ جس مذہب مین
نعوذ باللہ نہ اعتقاد خدا کی عدالت کا ہو نہ رسول نہ خلیفہ نہ امام
جماعت کی عدالت کا پس اسمین شاہد عدل کا وجود کیونکر راست
ہوگا مگر یہ کہ جیسا کہ برای نام خلیفہ ثانی کیواسطے تقدیری عدل فرض
کیا گیا ہے یہان بھی شیعونکے فریب دہی کے لئے گواہ فرضی عادل بنایا
جاوے تو یہ بجز شیعونکے نزدیک غیر اثنا عشریہ کلہم غیر عادل بلکہ فاسق
فاجر یا کافر ہین عموما و ناصب عداوت اہلبیت خصوصا پس جب
شاہد مدعی مقبول عدالت نہوا اصل دعوی بھی زیر ہونیکا پیش ہوکر
محض جھوٹ اور غیر ثابت و غیر قابل سماعت سمجھکر خارج کیا گیا ثانیا

Presented by Ziaraat.Com

مدعی جسکو شاہد عادل کہتا ہی اسلاف اُسکے سے مثل عبداللہ بن زبیر بدمذہب اسلام مین بمقدمہ کلاب اب جواب اول موجد شہادت دروغ ہوا اور پچلے آدمیونکے ساتھ اسی جھوٹی گواہی کی بدولت بدنام و رسوائے عام ہوے اور خود یہ شاہد عادل مخاطب اکثر بجرم دروغ حلفی و الزام سرقہ ماخوذ ہوکر رسوا و فضیحت ہوچکا ہی ویل ہزار ویل حیف صد ہزار حیف الحضرات سینہ کی عقل خام پر کہ ابھی تک ایسی ایسے جاہلین سارقین فصیحۃ الشیاطین کے نام لینے والے موجود ہین حالانکہ اس فرقہ جاہلہ سے جسکو کچھ بھی شرم و حیا ہی وہ نام بھی اس رسالہ کا نہین لیتا بلکہ عند التذکرہ نام سنکر شرماتا ہی اور سر جھکا لیتا ہے کہ اس رسالہ سرمایہ فساد نے اپنے مذہب کی قلعی کھولدی اور جو کچھ کہ رازہاے مخفی انکے مثل خرقہ کہنہ مستورات مستور رہتے وہ طشت ازبام اور شہرہ عام ہو گیے چوری سینہ زوری اسیکو کہتے ہین مال حرام بود بجاے حرام رفت تصنیف کسکی اور کسکا نام ہوا محنت کسکی اور کسکا کام ہوا کس بہانکا ہی سے تو نصر اللہ کابلی نے کچھ اکذوبات اور افترا آت جمع کیے اور رسوا قح کو لکھا بیچارہ مشہور کرنے بھی نہ پایا تھا کہ مورد صاعقہ اجل موعود ہوکر داخل قوم عاد و ثمود ہوا وہ جیفہ کثیفہ مال میت بلا کلفت و زحمت شاہ عبد العزیز پسر شاہ ولی اللہ دہلوی کے ہاتھ لگا اُسکو حلوا بے دود علق نفیس جانکر حرز جان بنایا فارسی مین ترجمہ کرکے اپنے نام نامی کو مریدون مین بلند کیا اور دجال و شیطان کو بعد مدت خرسند کیا مگر اہل انصاف کے نزدیک سارق کی دغابازی اور موسی کے روبرو سامری کی

سحر سازی کب چھپ سکتی ہی یہانتک کہ سرقہ ثابت ہو گیا اور مال مسروق بہی برآمد ہوا آخر سارق کا پیش حاکم حقیقی چالان ہوا اور سزایاب بہی بحبس دوام بمجبس اسفل النیران ہوا ہرچند اسکا روبکار و اظہار طبع ہوکر اطراف عالم مین کالشمس فی رابعۃ النہار اشتہار پا چکا ہی مگر مجدد بنظر مزید احتیاط پہر اعلان و اشکار کیا جاتا ہی کہ کتاب مستطاب احیاء السنۃ جو جواب باب ہشتم تحفہ ہے اُسکے حاشیہ پر تمام عبارت صواقع کی جسکا سرقہ بذریعہ ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ ہی سنہ ۱۲۸۱ ہجری مین بمقام لودہیانہ مطبع البحرین مین طبع ہوکر مطبوع خلائق ہوئی اور مجلد چہارم دافع شبہات ماتردیہ واشعریہ وقامع بدعات مجوس وقدریہ کتاب مستطاب تنزیہ اثنا عشریہ کی جو بمطبع مذکور سنہ ۱۲۷۹ ہجری مین طبع ہوئی اور مجلد اول کتاب احکمت ایاتہ واتقنت محکماتہ قاطع عروق کفار قالع اساس فجار و اشرار لمعہ برق غضب جبار قہار شعشعہ ذو الفقار حیدر کرار اعنی عبقات الانوار فی امامۃ الایمۃ الاطہار علیہم الصلوۃ والسلام من اللہ الملک الغفار کی جو بمقام لکہنو سنہ ۱۳۰۲ مین طبع ہوئی ہے جہان جہان عبارت تحفہ متن مین مندرج ہی وہین حاشیہ پر عبارت صواقع بہی مرقوم ہی جو چاہے دیکہہ لے کہ شک و شبہہ کلا جو دنرھی تا آنکہ خود رشید الدین خان شاگرد رشید شاہ عبد العزیز نے بہی ان سرقونکو بتاویل علیل تسلیم کیا ہی جیسا کہ شوکت عمریہ مین بجواب استراق تحفہ کہا چون کتاب صواقع بر طرز بدیع واقع است لہذا صاحب تحفہ کتاب خود را بر نسق آن تالیف کردہ ترتیب اکثر ابواب

ثبوت سرقہ شاہ صاحب

صـ ۱۷ ورق
شوکت عمریہ

وذکر مجمع الرزامیہ برنسق آن لیعمل آوردہ لہذا البعض مضامین تحفہ بالبعض
مضامین صواقع مماثل ونسق ہمدیگر متشاکل گشتہ الخ ثم قال بانکہ باب
تولا وتبرا کہ منجملہ معظم ابواب تحفہ باعتبار شدت نفاست تحقیقات است
راسا در صواقع مذکور نمیست الخ جس سے اثبات مدعا بخوبی ظاہر ہے
اور ازانجاکہ افتراق جزئی کو مثل فارسیت وعربیت یا اضافہ باب تولا
وتبرا کو باوصف اتحاد جل مضامین کوئی عیب سرقہ سے بری نہین
کرسکتا اور نہ مطلق تماثل کو مثل شرح مواقف ومقاصد کوئی سرقہ
کہہ سکتا لہذا عیب سرقہ شاہ صاحب بحال رہا اور حیدر علے
فیض آبادی نے بھی اسیوجہ سے اپنے منتہی الکلام کے بری ہونے
پر عیب سرقہ سے بہت سا فخر ومباہات کیا ہی یقین ہی کہ یہ دو گواہی
آپکے دو مرشدونکی زیادہ آپکے نزدیک قابل سماعت ومستند ہوگی
وذلک کاف لمن لہ عقل سلیم رابعا قرینہ قویہ سرقہ کا یہ بھی
ہوسکتا ہی کہ شاہ جی جنکا نام مخاطب نے عبد العزیز لکھا ہی اور
مشہور بھی یہی ہی تحفہ مین نام کو مع باپ دادا کے نامون کے بھی
چورگئے اور بخوف گرفتاری بقول شخصے چور کی ڈاڑھی مین تنکا اپنا
نام اصلی ظاہر نکیا بلکہ بنام فرضی حافظ غلام حلیم بن شیخ قطب الدین
احمد بن شیخ ابو الفیض دہلوی منسوب کیا گو بعض ہوا خواہ انکے چور
کے بھائی گرہ کٹ یہ جواب دیتے ہین کہ ان ثلثہ کا یہ بھی نام تھا مگر
اہل عقل ایسی عیاریان اور مکاریان بخوبی سمجھتے ہین کہ بالفرض تسلیم
نام مشہور کو ترک کرنا اور تقیۃ اسم غیر معلوم کو اختیار کرنا بلاوجہ
نہین ہی شاہ صاحب بھی یقیناً جانتے تھے کہ یہ جرم سنگین مخفی نرہیگا

آخر محکمہ دار العلوم مین ضرور پیش ہوگا تو اپنے نام کو چھپاتا ہی بہتر
سمجھے تا وقت دار و گیر سزاے قطع ید و تشہیر سے شاید محفوظ رہین
مگر نوشتہ تقدیر کو کیونکر مٹاتے مکروا مکرا واللہ خیر الماکرین
خامسا بعد غض بصر و قطع نظر کرنے ان سب امور سے اب اصل
تحفہ کیطرف غور کرنا چاہیئے اور اسی سے حقیقت اسکی سمجھنا چاہیئے
کہ با وجود اسکے کہ مولف اسکا کیسا سارق شاطر اور کیا داہر تھا
خود اسکے جیوۃ مین تحفہ کے کتنے جوابات اہلحق کیطرف سے
لکھے گے مگر بجز سکوت کے کچھ جواب نہو سکا اور رو برو شیران
نبرد کے وہ روباہ صفت یا برادران اسکے سگ زرد پھر سر نہ
اٹھا سکے اسیطرح آجتک اسکے ہوا خواہان مذہب مین سے کیسکو
لیاقت وجرات ایسی نہوئی کہ ان اجوبہ حقہ کی تردید کر سکے
ہر چند سلاطین نے اس مذہب کے مثل قارون خزانہ جمع کر دیا
اور مصر کے سوختہ کتابونکا سا کتب خانہ رامپور مین فراہم کیا مگر
سخن حق کا کیا جواب ہی اور ذرہ کی کیا حقیقت بمقابل آفتاب ہے
لیکن فی الحقیقت بیحیائی کا خاتمہ بھی انھین سنیونپر ہے کہ باوصف
پانے جوابات دندان شکن و تردیدات مدلل و مبرہن کے مکھی مرغونکی
طرح پھر مقابلہ کا ارادہ کرتے ہین اور مثل اپنے اسلاف کے کہ ہر جنگ مین
فرار ہی کرتے تھے اور پھر ہتیار لگا کر سپاہیون مین ملے نداتے رہین لہذا
بمناسبت مقام و رفع الزام کچھ تحفہ اثنا عشریہ کے جوابونکا نام یہان
مرقوم ہوتا ہی تا بخوبی واضح ہو جاے کہ جاء الحق کا مصداق کون ہوا
اور زہق الباطل کا کون اور رسول و اہلبیت کا تابع و مطیع کون ہے

اور عمرؓ و ابو بکر کا ساتھی کون اصل فتح و شکست یہی ہے ز بانی زیر و
زبر کا کچھ اعتبار نہیں بہت اندھے حافظ قرآن ہیں زیر کی جگہ زبر
اور زبر کی جگہ زیر پڑ جاتے ہیں اور تراویح طولانی مخترع ثانی
میں وضو کو شکست فاش دیا کرتے ہیں یہ زیر و شکست قلعہ امعا
کی بند و بست کا کون ایسا آپکو سرمایہ فخر و ناز ہی ازینجا است کہ جب
کاتبان قضا و قدر نے خرجین دفاتر اعمال کا وزر پشت کابلی پر بار
کرکے طرف ملک عدم ہکایا اور طویلہ دنیا اُس جانور سے خالی نظر آیا
تو شاہ صاحب نے فرصت غنیمت جانکر پس خوردہ کابلی سے لسرقہ
کشکول اپنا بھر لیا اور نمک و مرچ اپنے ترجمہ کی صرف کرکے گزک
تحفہ درست کی پھر تو ہمشہ بونکی خوب بن پڑی خرابا نبیذی عمری
میں کہ جسکو اضربوا شیطانہ بالماء فرماتے اور شیرہ بوجہلی میں پانی
ملاتے اُسکا صرف ہوا حالت نشہ نے کیا کیا بیخودی و بیہوشی دکھائی
یارونکو کیا کیا فلک السیر کی دھن سمائی ورق الخیال کے پتے لگائی
بیروح الصنم کی بدلی ضمی قریش میں دھیان جمائے ہنوز یہ مئی کہنہ
سہ آتشہ بھی نہونے پائی کہ محتسبان شریعت مطہرہ نے وہ نمک پاشی
کی کہ سارا نشہ ہرن ہو گیا پیالہ تبختر و غرور بالکلیہ چور چور ہوا بجز ندامت
و پشیمانی کے کوئی خمار سر میں نرہا خود شاہ صاحب کی جیوہ مستعار
بھی مبدل بہ شرمندگی و عار ہوئی چنانچہ سب سے پہلے پہلو میں ایک بغلی
گھونسا کہ جس سے کمر ٹوٹی اعنی مصداق السابقون السابقون
اولئک المقربون و سزاوار شرف فضل اللہ المجاہدین علی
القاعدین آیۃ اللہ المنان فی العالمین کاشف اسرار القرآن

اس مقام پر ایک لطیفہ ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ باب امامت میں اپنی والد شاہ

حاوی علم الابدان والادیان المظفر المنصور بالحجۃ
والبرھان علی عبدۃ الاوثان کموسی بن عمران علی فرعون
ھامان المویدالمجد المسدد من اللہ القوی المتخلص
بالکامل جناب الحکیم مرزا محمد الدھلوی جزاہ اللہ احسن
الجزاء عن الدین المصطفوی والمنھاج المرتضوی وحشرہ اللہ
مع موالیہ من محمد وعلی علیھم الصلوۃ والسلام من اللہ
العلی کو حق سبحانہ وتعالے نے اپنے کرم و فضل سے مطابق وعلی اللہ
نصر المومنین کے اسی سرزمین دہلی پر ایسی توفیق رفیق شامل حال
فرمائی کہ جواب باصواب اُس رسالہ سرقہ کے ہر باب کا ایک مجلد کامل
مین تحریر فرمایا جسکو مصداق کتاب احکمت آیاتہ ثم فصلت من
لدن حکیم خبیر وجواب مفحم لا یتصور مثلہ ولا نظیر اگر
کہا جاے تو بجا و درست ہی اور نام اُس کتاب مستطاب کا نزھۃ
اثنا عشریہ ہی ملقب بہ نصرۃ المومنین وزلۃ الشیاطین جسکو حسب
تصریح صاحب معین الصادقین و ایماے مولوی حیدر علی فی
منتھی الکلام بارہ مجلد مین تحریر فرمایا تھا کہ ایک بدبخت نے اخلاف
عمری سے بتاسی اپنی اسلاف تیمی وعدوی واموی کے زہر دیکر
اُنکو شہید کیا فرحمہ اللہ وغفرہ ومع موالیہ حشرہ ولا اقال اللہ
عن قاتلہ کما لم یقل عن قابل اقیلونی ولست بخیرا لخ و فے
معرکہ اقرہ بعد اسکے علماے لکھنؤ سے اولاً جناب غفران مآب آیۃ اللہ
فی العالمین حجۃ الاسلام مولانا السید دلدار علی اعلی اللہ مقامہ و
زاد فی الخلد اکرامہ نے جواب باب دوازدہم مسمی بہ ذو الفقار و

وجواب باب ہشتم مشہور بہ احیاء السنۃ وجواب باب پنجم مسمی بہ
صوارم الہیات وجواب باب ششم ملقب بہ حسام الاسلام تحریر فرمایا
کہ مطبوع ہوکر مشہور بھی ہوا بعدہ تلمیذ رشید انکے علامہ کنتوری
المؤید من اللہ العلی جناب السید مفتی محمد قلی خان طاب ثراہ وجعل اللہ
فی الجنۃ مثواہ نے جواب باب اول تحفہ مسمی بہ سیف ناصری وبرہان
امامی وجواب باب دوم مسمی بہ تقلیب المکائد تحریر فرمایا اور جواب باب
دہم مسمی بہ تشئید المطاعن وکشف الضغاین تین مجلدین کہ ہر مجلد کتاب
ضخیم ہی تحریر فرمایا اور باب امامت کا جواب مشہور نہ ہوا اور جناب
سلطان العلماء رضوان مآب روح اللہ روحہ وطیب رمسہ واسکنہ فی
فرادیس قدسہ نے بجواب حدیث قرطاس فدک کتاب مستطاب
طعن الرماح فی کبد النباح اور متعلق بہ مسئلہ متعہ بارقہ ضیغمیہ اور
جواب باب ہفتم مسمی بہ بوارق موبقہ تحریر فرمایا کہ طعن جان ستان
اور ضربت برق آتش فشان سے اسکے ہنوز ناشتہ کی روح وادی
برہوت میں نالان وفریاد کنان ہی اور علاوہ ان حضرات کی بعض دیگر
علماے اعلام وافاضل کرام لکھنؤ مثل علامہ احد الناس جناب
مولانا المفتی السید محمد عباس دام ظلہ صاحب جواہر عبقریہ وفاضل
مرزا محمد اخباری اکبر آبادی وحسان زمان سبحان علیخان وغیرہم
من فضلاء العصر رحمہم اللہ تعالیٰ نے بعض دیگر ابواب
تحفہ کا جواب اور فاضل اکبر آبادی نے کل ابواب کا جواب تحریر فرمایا
ولم اعثر علیہا الا علی بعض منہا اور جناب مستطاب کرامت انتساب آیۃ
اللہ فی العالمین امام المتکلمین ماحی آثار الکفر والمبتدعین

باب ۱۲ فرقہ اثنا عشریہ
باب ۲۰ ذوالفقار
باب ۸ احیاء السنہ
باب ۵ صوارم الہیات
باب ۶ حسام الاسلام

قامع قلاع الماتریدیہ والاشعریین حامی شریعۃ جدہ خیرالمرسلین ناصر طریقۃ ابیہ امیرالمومنین علیھم الصلوٰۃ والسلام الی یوم الدین ظہیرالملۃ والدین کہف الایمان والمومنین ملاذ الاسلام والمسلمین شمس العلماء البارعین بدر الفقہاء المجتہدین بحرالعلوم کہف اولی الحلوم قاسم ظہور الجاحدین والمعاندین کاسر اعناق المنافقین قاطع دابر الناکثین والمارقین والقاسطین دافع بقیہ اسلاف الحنین والبدر والخیبر والجمل والنہروان والصفین مولانا ومقتدانا ومولی الکونین علامۃ الزمان جناب السید حامد حسین لازال ظلہ العالی مادام الملوین وایدہ بحرمۃ محمد والہ المصطفین وابدہ الی ظہور حجۃ الغالبۃ الذی بمنہ یحصل سعادۃ الدارین نے صرف باب امامت کا جواب تیس مجلد کتاب مستطاب عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار مین تحریر فرمایا ہی کہ بعض مجلد اسکے مطبوع ومشہور ہوے اور بقیہ کو بھی پروردگار عالم باسرع اوان واعجل احیان مشتہر کرے کہ شبہات قلوب منافقین ومنکرین آئمہ اطہار علیہم السلام کے دور ہون بالجملہ یہ اجمال حال ہے آپکے شاہد عادل خاتم المحدثین کی تصنیف لطیف کا بقول آپکی اور وا سے بر حال تالیف کثیف وتحریر خبیث دیگر اسلاف اجلاف آپکے جنکے فضلہ بردار وذلہ خوار یہ حضرت خاتم المحدثین آپکے تھے مثل ابن کثیر وابن جمہور وابن جماعت وابن ثعلب وابن جوزی وفضلہ روزبہان وغیرہ

کے لیس انمین سے ہر ایک اسم بامسمی کو اسی خاتم المجد تمین سینہ پر قیاس کرنا چاہیئے کہ یہ جوہر انہین فضلات کا اور نطفہ اُسی جماعات کا ہی کیونکہ اول بآخر نسبتے دارد سہ قیاس کن زگلستان من بہار مرا تو لا اگرچہ مقابل مین اسکے اقول جسطرح حق و باطل باہم مقابل ہین اسیطرح اہلحق و اہل باطل بہی باہم مقابل ہین لیکن تقابل حق و باطل سے حق مضمحل اور باطل کسی قابل نہین ہوتا حق حق ہی ہے اور باطل باطل و عاطل ہی لا یستوی الظلمات و النور و لا الظل و لا الحرور کہان شاہ جی کا مکر و زور کہان حجج الہیہ کا ظہور کہان کتب شب تاب کہان شعلہ طور کہان سحر سحرہ کہان عصاے موسوی کہان طلسم اندر جال کہان اعجاز عیسوی کجا موسی کجا فرعون کجا ہارون کجا سامری کجا محمدؐ کجا مسیلمہ و بوجہل کجا علے اسد اللہ کجا مرحب و عمر و چہ نسبت خاک را بعالم پاک ؛ قولہ مگر خاک آفتاب پر ڈالنے سے الخ اقول حقیقت مین آفتاب عالمتاب وہ دین حق تھا جو برج اثنا عشر سماے امامت مین دایرہ و سایر تھا شاہ صاحب دہلوی نے ادھر اُدھر سے جرا کر کچھ خاک اُسپر ڈالی خفاش چشموںکی نظر مین وہ آفتاب تو ظلمات نظر آیا اور وہ ظلمات خاک روز روشن دکھائی دیا مگر توجہ علماے حق نے اُس خاک کو تو وہ خاکستر بنا کر کما داشتدت بہ الریح فے یوم عاصف کر دیا فقد تبین الرشد من الغی و الناجی من الہالک فالحمد للہ علے ذلک قولہ خود مُنہ کی کہا گیے جب صحیح ہوتا کہ شاہ جی اور تلامذہ اُنکے جو ابن الحجر و ابن الصخر کیطرح سنگ دل اور اشد قسوۃ من الحجارۃ مین داخل تھے بعد جواب دندان شکن

پائے کے صم بکم عمی فھم لا یعقلون نہ بنتے اور باوصف اصحاب
معاویہ ہونیکے بمفاد شراحم ذاناب کچھ بھی عوعو کرتے اور مثل
کلاب اب جواب بھی شور وغوغا مچاتے کچھ بھی دعوے باطلہ پیش
کرتے چہ جائیکہ مصداق فبہت الذی کفر کانہ القم الحجر بنکے صدق
دعوے کے لیئے بھی کافی ہی کہ باوجودیکہ اسوقت شاہ جی زندہ تھے اور شاگرد
رشید ایسے مرید موجود تھے اور مولوی حیدر علی سا یاوہ گو ہرزہ
دراجو کل کتب کلامیہ اہل حق کے رد لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے آمادہ
ومستعد تھے اور مثل مشرکین قریش جگر ریش بہت سی فکرین کین
مگر کچھ سر نہ اٹھا سکے بجز اسکے کہ بعض مباحث پر مجلد نہم تذکرہ اثنا
عشریہ کی جو متعلق بجواب باب الفقہ تحفہ ہی بعض شیاطین نے
چند اوراق مثل نامہ اعمال اپنی ہفوات بیہودہ ومقالات مردودہ
سے سیاہ کیئے آخر وہ بھی آخر کو نہ پہونچی تھک کر بیٹھ گئے انصاف
اس بحث کا بھی رد نہ لکھ سکے چنانچہ بوجہ مناسبت اسمی اس سر
الشیاطین نے نام بھی اسکا رجوم الشیاطین رکھا جسکا حال کالبعد
واضح وآشکار ہوگا قولہ اور فاضل ملتانی اقول اولاً خود یہ غول
بیابانی مرید شیطانی گل ملتانی ناشدنی گردن زدنی کیا ہی جو اسکی
تنبیہ سفیہ کی جو حقیقت مین تو یہ سفیہ ہے کچھ وقعت ہوگی مگر
مثل مخاطب و دیگر جہلا کے کہ جوہر کافر وفاجر کو خلیفہ رسول اللہ
وامیر المومنین بہت جلد بنا لیتے ہین انکو بھی اگر بام سقیفہ پر
چڑھائین تو کیا عجب سگو رشید الدین وکفش دوز اپنا حامی جانتے
ہین اور اسکے مزخرفات پر مثل طامات ابن حنیفہ نازد کرشمہ

۱۹۔ باب الجواب صفحہ

دکھاتے ہین مگر آپ ہی کے دیگر علماے اعلام اُس مرید سلطانی کو خارج از دائرہ اسلام بتاتے ہین چنانچہ بطور نمونہ واسطے دریافت حال اُس سفیہ اور اُسکی تنبیہ وتمویہ کے اسیقدر کافی ہی کہ یہی ملتانی اپنی تنبیہ السفیہ مین کہتا ہی کہ بسبب باسباب در محافظت وکوشش دران منافی اعتماد بر وعدہ صادقہ الٰہی نیست چہ باوجود اللہ یعصمک من الناس وکتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وان جندنا لہم الغالبون ان سرور چہ قدر در جمع اسباب وزرہ پوشیدن و خود بر سر داشتن وجمع رجال واستعمال خیل وسلاح توغل فرمودند اگر خلفاے راشدین آنجناب بر روش ایشان در جمع توکل وتسبب رفتہ باشند چہ جاے طعن وملامت است ۔ بیچارہ بحکم قضا از بلا گریخت ؎ ز وطعنہ جاہلی کہ فلان از قضا گریخت ؎ گرنیست از سبب بسبب التجا رو ؎ خیر البشر زمکہ بہ یثرب چرا گریخت ؎ انتہے

ف کفر ملتانی صاحب تنبیہ السفیہ

جس سے معلوم ہوا کہ وہ سفیہ خدام جناب رسالتمآب کیطرف بہی نسبت فرار دیتا ہے اور اپنے خلفا کو عار فرار سے بچانیکے لیئے ان اشعار کو استحسانا واستشہادا اس مقام پر ذکر کرتا ہے اور بتصریح شاہ جی وشاگرد رشید نقل قول بلارد وانکار دلیل قبول وتسلیم وعلامت وثوق واعتبار ہے اب سنئے کہ شاہ سلامت اللہ کشفی جنکی سلامت روی مسلم عقول غیر سلیمہ فرقہ ذمیمہ ہے لاعن شعور اس قول مردود کی تردید کرتے ہین اور اُس مولاے مولی الادبار کی تہجین وتہدید کرتے ہین کہ کتاب معرکہ آرا مین فرماتے ہین ودر مذہب اہلسنت ثابت است کہ

ف تقریر شاہ سلامت اللہ در کفر ملتانی

نسبت فرار و انہزام بسوے سید انبیا اصلا جائز نیست بلکہ کسیکہ قائل باین
شناعت باشد اگر توبہ نکند در مذہب ارباب تسنن لائق کشتن و قابل
گردن زدن ہست ملا علی قاری کہ از اجلہ علمائے ما ست در شرح شمائل
علی ما نقل عنہ نوشتہ کہ لم یروا انہ انہزم ولم یقل احد من الصحابۃ
انہ انہزم فی موطن من المواطن ومن ثم اجمع المسلمون علی
انہ لا یجوز علیہ الانہزام فمن زعم ان النبی انہزم فی موطن
من مواطن الحرب ادب تادیبا عظیما لا یقا بعظم جرأتہ الا
ان یقول علی جہۃ التنقیص فانہ یکفر فیقتل مالم یتب علی الاصح
فما وقع لبعض السلاطین الماوراء النہری وہو عبید اللہ خان
فی بیتہ المشہور المنسوب الی الملا جامی حیث جعل ہجرتہ من
مکۃ الی المدینۃ فرارا فالحذر من التلفظ بیتہ علی وجہ الا
ستحسان فانہ کفر صریح عند العلماء الاعیان والبیت المشہور
ہکذا است ناگاہ علی زقضا از بلا گریخت ٭ زد طعنہ جاہلے کہ
فلان از قضا گریخت ٭ گر نیست از سبب بسبب الفجار رواہ خیر البشر
زمکہ بہ یثرب چرا گریخت ٭ پس از تصریح ملا علی قاری بتحقیق رسید
کہ قائل بیت مذکور عبید اللہ خان ماوراء النہر است کہ از بعض سلاطین
است وعوام بغلط نسبت شعر مرقوم بطرف ملا جامی کردہ اند و تلفظ
بیت مسطور بروجہ استحسان کفر صریح نزد علما اعیان الخ پس
بتصریح شاہ سلامت اللہ کفر یا فسق گردن زدنی و کشتنی ملتانی ثابت
شد پس ایسے کافر و فاسق کے اقوال سے استدلال کرنا اور اسکے ہفوات
پر فخر و مباہات کرنا ویسا ہی ہے کہ کفار یہود و نصاری کے اقوال سے

بمقابلہ اہلحق استدلال کیا جاے اور اُنکے کفریات پر نازو کرشمہ دکھایا جاے
والذین کفروا اولیائہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی
الظلمت اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون قولہ مولانا رشید
المتکلمین اقول اولا اگرچہ مطالعہ رجوم الشیاطین سے نہین معلوم
ہوتا کہ تصنیف رشید الدین خان ہی کیونکہ مولف کا نام بجہ بوجہ لکہا گیا
ہی نہ اسندیہ ملتانی شاید تقیۃً اخفا کیا ہو بلکہ خود فاضل رشید اپنی شوکت
عمریہ مین رجوم الشیاطین کو تصنیف غیر قرار دیتے ہین حیث قال و
صاحب رجوم الشیاطین از ارشاد الاذہان نقل نمودہ الخ اور واقعی
رجوم الشیاطین کو فاضل رشید کیطرف نسبت کرنا اُنکی رشادت
کو خاک مین ملاتا ہے معذلک بلاشک رجوم الشیاطین لبعض اخوان
الشیاطین ہی جو مولف کے کمال شیطنت کی دلیل متین ہی اور اسکی
مرجومیت کے لئے انظار ثاقبہ علماے دین شہاب مبین ہی یہ چار پانچ
جز کا رسالہ ہی مگر خود مصنف کے لئے آتش کا پرکالہ ہی صرف بعض
مسائل پر مجلد نہم کتاب مستطاب نزہہ اثنا عشریہ کے جو متعلق بابواب
فقہ تہا بعض اعتراضات غیر واردہ وعلل باردہ وارد کئی کہ اصل کتاب
کی بہی تردید نکرسکا اور نام اسکا رجوم الشیاطین رکہا اور تمامی رسالہ
کو سب وشتم و دشنامہاے افحش سے مملو کردیا تہا گو بوجہ سخافت ظاہرہ
باہرہ قابل التفات نہ تہا مگر جواب اسکا بہی شیعونکی طرف سے بحمد اللہ
حسب تصریح صاحب معرکہ شکن و سنگ افگن بجواب معرکہ آرا اسلامت
اللہ کئی تحریر ہوا ایک مسمی بجواب الشیاطین جسکو مفتی امیر اللہ خان صاحب
مرحوم نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ نظر فقیر سے نہین گزرا دوسرا معادن الصادقین

(معین الصادقین)
جواب رجوم الشیاطین

درجوم الشیاطین مصنفہ حکیم مبرور سید جعفر عرف ابو علی حسینی
شاہجہان آبادی اسبغ علیہ الایادی جو ۱۳۰۹ھ مین طبع ہو کر
نزد فقیر موجود ہے جسکو شبہ و شک ہو دیکھ لے جواب کیا
جواب ترکی بہ ترکی ہے جس عنوان سے ہدایت رجوم الشیاطین نے
گفتگو شروع کی تہی اُسی انداز سے یہ جواب دندان شکن مدلل مبرہن
تحریر ہوا کہ مصداق سے کلوخ انداز را پاداش سنگ است تا ثانیا
فاضل رشید کی دیگر تصنیفات مثل شوکت عمریہ و الشہاب لطافۃ المقال
کو مخاطب نے یا بوجہ جہل و عدم وقوف یہان تلک نظر انداز کیا جو رجوم
الشیاطین سے لطافت و متانت مین کمین بہتر ہے یا بوجہ سخت الزامی
وسلوک طریقہ عامی حضرت منکر کو رجوم الشیاطین ہی زیادہ تر مرغوب
ہوئی و للناس فیما یعشقون مذاہب یا بوجہ مردود ہو جانے
شوکت عمریہ کے مجلدات ضربت حیدریہ و شعلہ ظفریہ سے مخاطب کے
نزدیک نام لینے کے لائق بہی نرہی اور خیال اپنے رجوم الشیاطین
کو لا جواب سمجھا اسلئے یہان اسکو لکھا کہ مصداق ع خود غلط بود آنچہ
ما پنداشتیم بنا قولہ ذلت فاش دی اقول جب معاذ اللہ شیطان ملتان
نے فرار و انہزام سرور انام صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کے لیئے ثابت کیا
تو بیشک بدانست خود کافہ اہل اسلام کو شکست فاش دی اور
جب خلفائے ثلثہ کا ہر جہاد مین بہاگنا مسلم ہے تو یہ دوسری ذلت
فاش مخاطب کی ہوئی اور جب ایسے کفار اشرار کو مخاطب نے اپنا مقتدا
و سردار بنایا اور اُنکے ہفوات و خرافات پر نازش و فخر و مباہات کی
تو تیسری ذلت فاش ہوئی مگر یریدون لیطفؤا نور اللہ

بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون حق تعالےٰ اعلی الزعم آپکے
اپنے بندگان خاص کی محافظت فرمائی اور بخلعت فاخرہ العزۃ للہ و
لرسولہ وللمومنین ہم نے مومنین کو عزت دارین بخشی ہی کون ذلت
دلبسکتا ہے ان مولین ادبار سے مجاہدین فی سبیل اللہ قاتلین کفار
بضرب ذوالفقار صاعقہ کردار کو کیا ذلت ہوگی کیا الرجل لیسیعا
کہنے سے معاذاللہ شان نبوی مین کوئی نقص پیدا ہو حاشا وکلاشانہ
اجل واعلی ہان قائل کا خبث باطنی اور نفاق دلی ظاہر ہوگیا کبرت
کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا اور اگر کوئی بکمال
بیحیائی وتراژ خائی اسی بیہودہ گوئی وہرزہ سرائی وسخت کلامی کو
ذلت فاش دیتا کہے تو ہمیشہ سے ہر نبی وہر ولی کے مقابل جبابرہ
وفراعنہ درپے ایذا دہی وتذلیل رہے ہین اور کل اولیا اللہ نے
ظلم وستم سے اعداے دین کے شدائد ومصائب سہے ہین مگر پیش خدا
بعوض ان ظلم وستم سہنے کے اور زیادہ مقرب وعزیز ہوے اور
ان جندنا لھم الغالبون کے ساتھ مخاطب اور ان حزب
اللہ ھم الغالبون کے ساتھ ملقب ہوے اور ہر چند تمام فراعنہ
وجبابرہ امثال ثلثہ ومعاویہ ویزید وبنی امیہ وبنی عباسی مقلدان
وتابعان اُنکے باعتبار دنیوی غالب رہے اور اولیاء اللہ کو ایذا
وذلت دیتے رہے مگر اس ایذادہی سے پیش خدا خود ہمیشہ مقہور
وذلیل ہوے فان الباطل کان زھوقا پس نظر اہل باطل مین
بالفرض ملتانی وبارشید کو اگر شوکت عمری وغلبہ یزیدی ملی ہو اور
صاحب نزھہ وسواران کو ذلت فاش معاذاللہ مثل جناب امیر و

حسنین علیہم السلام کے ملی ہو تو ہم لوگ راہ خدا میں ایسی ذلت کو
عین عزت جانتے ہیں جیسا کہ خود جناب سید الشہداء روحی لہ
الفداء نے اسیطرف اشارہ فرمایا ہے سہ الموت اولی من رکوب العار
والعار اولی من دخول النار قولہ سر بگریبان نہوے اقول
سر بگریبان کبھی کہنے والے نہیں ہوتے بلکہ کوٹھوں پر چڑھکر پکارتے
ہیں ہان سر بگریبان سننے والے البتہ ہوتے ہیں بنظر عبرت دیکھنا
چاہیئے کہ جو لوگ ایسی ممات کو عین حیات اور ایسی ذلت کو عین عزت
سمجھے تال کار آنکا اور آنکے مخالفین کا کیا ہوا کہ زبان ایک خلائق
سے کسکے گلے میں تا قیامت طوق لعنت پڑا اور کون قابل صلوات
ورحمت ٹھیرا اور سنیون نے کیا سنا شیعون نے کیا کہا فللہ الحجۃ
البالغہ اور حق پر اگر کوئی سر بگریبان ہوتا تو وہ بھی ہوتے
فان اللہ لا یستحی من الحق والحق یعلو ولا یعلی علیہ ستے
قولہ فرزند مومن جا ایسی الخ اقول اولا بمقتضاے الولد سر لابیہ
مومن کا فرزند بھی مومن ہوتا ہے اور کافر کا فرزند بھی کافر اور
خوشا بحال اُس فرزند صالح کے کہ کار پدر صالح کو تمام کرے ع
میراث پدر خواہی کہ علم پدر آموز، باب مدینۃ العلوم کے ذریات
صالحین سے اور وہ رتبا کے وارثین علم الاولین والآخرین سے ہیں
پھر کیون نہ اپنے جد امجد کی شریعت مطہرہ کی ترویج کریں اور کیون
نہ اپنے اباے طیبین معصومین کی حمایت میں سرگرم ہون ولا یخافون
اللہ لومۃ لائم اور تصدیق میرے اس دعوی صادقہ کی خود مخاطب
کی رشید المتکلمین کے کلام سے ظاہر ہے کہ اپنی شوکت عمریہ میں

بہ نسبت انہین دو نون علامہ دوران سیدین سندین نورین نیرین جناب غفران مآب مولانا السید دلدار علی صاحب صوارم و تجلی علامہ آنکے جناب سلطان العلما مولانا السید محمد طاب ثراہ و جعل اللہ فی الجنۃ مثواہما کے خطبہ ہی مین تحریر کرتے ہین کہ فاضل رفیع المقام سلالۃ الکرام عالی الکعب فی الفنون العقلیۃ والنقلیۃ راسخ القدم فی العلوم الفرعیۃ والاصلیۃ سید مجد سید محمد خلف المولی الاکمل والنحریر الاجل مجتہد الشیعہ طالع المقامات الرفیعہ صاحب الفخر الجلی مولانا دلدار علی اور بعد دو ورق کے فرماتے ہین مقام عذر ترک سخت کلام مین اول آنکہ صاحب رسالہ در سلک سلالہ سادات کرام منتظم و مراعات احترام شان بر کافہ اہل اسلام متحتم الخ اب خود مخاطب سر بگریبان ہو اور اپنے اعمال سیئہ پر پشیمان کہ بعد اعتراف بومنیت ان دو نون علامہ علامین کے بیشک مقابل انکا کافر یا منافق یا فاسق ہوگا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوٗن اور جسکو رسد بالتکلمین آپکے مکرر مسلم کرمولائی و مولانا فرمائین اور اُسکے احترام کو عامہ مسلمین پہ واجب و لازم بتائین اُسکو کون فاجر فاسق کہہ سکتا ہی کہ عماد اسلام قائم نکیا ہان آپ سا معاند اگر از رہی عناد اسلام عماد اسلام کو عناد اسلام پڑھے تو ممکن ہے کہ بتصریح فاضل رشید آپ ربقہ اسلام سے خارج ہوئے اور بوجہ ترک مراعات احترام کہ کافہ اسلام پر واجب ہے آپ زمرۂ کفار و فساق مین داخل ہوا لخ ہوئے وکفی ذلک لمن القی السمع وھو شہید الیس منکم رجل رشید ثانیاً سیاق کلام دلالت کرتا ہی کہ مخاطب نے تشبیہ المیاکے

وطعن الرماح کو جواب تنبیہ السفیہ و رجوم الشیاطین تصور کیا ہے حالانکہ یہ امر دلیل جہالت ہے اسلیئے کہ تشئید المبانی کو جواب یا بجوالجواب تحفہ سے کوئی علاقہ نہین ہے بلکہ وہ تردید بصارۃ العین مولفہٗ مولوی حیدر علی دربارہ شہادت جناب سید الشہداء روحی لہ الفداء و اثبات خلافت خلیفۂ خامس اہلسنت یزید بن معاویہ ہے بطرق ثلثہ مثبتہ خلافت عند اہلسنت اور طعن الرماح جواب تحفہ ہے متعلق بطعن غصب فدک جسکا جواب آجتک کسی سنی سے نہو سکا اور نہو گا تا لثاً نسبت تشئید مبانی الایمان مین طرف جناب رضوان مآب سلطان العلما قدس سرہ کے مخاطب نے خطائے فاحش کی ہے اسیلئے کہ اصل کتاب مین نام جناب حاوی المفاخر سید باقر صاحب مرحوم فرزند جناب سلطان العلما طاب ثراہ مرقوم ہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مخاطب اُسکے مطالعہ سے مشرف نہوے فقط سنی سنائی بات لکھدیتے ہین ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۱۱ قولہ امام المتکلمین مولانا حیدر علی الخ اقول اولا از انجا کہ مخاطب نے اپنے حیدر علی کفش دوز کو امام المتکلمین بنایا لہذا حکم علم کا بیان کرنا بمذاق اہلسنت ضرور ہے پس واضح ہو کہ ازالۃ الخفا مین ہے قال الشافعی حکمی فی علم الکلام حکم عمر فی ضبیع ان یضربو بالجرید و یحملوا علی الابل و یطاف بہم فی العشایر و القبایل و ینادی علیہم ہذا جزاء من ترک الکتاب و السنہ و اقبل علی علم الکلام انتہی یعنے حکم میرا صاحبان علم کلام مین حکم عمر ہے در ضبیع کہ حد جاری کیجاے اُنپر اور تشہیر کیجاے اُنکی اور منادی کیا جا[illegible] یہ سزا ہے اُس شخص کی

جو کتاب و سنت کو ترک کرکے علم کلام کیطرف متوجہ ہوا ہی پس
افسوس ہی کہ خلیفہ ثانی اور امام شافعی توحید رعلی و شاہ عبدالعزیز
ورشید الدین خان کے لیئے یہ سزا تجویز کرین بلکہ بوجہ امام المتکلمین
ہونیکے کچھ زیادتی کے ساتھ حکم ہونا چاہیئے کہ انکا منھ سیاہ کرکے
گلے مین موتیونکا ہار دیکر گدہے پر سوار کرکے دربدر شہر بشہر تشہیر
کیئے جائین اسیطرح مخاطب کیلئے کیونکہ یہ بھی بقول عبدالحق
امام المتکلمین مین اور مخاطب خود اپنی امامتکا قایل ہی افسوس
صد افسوس چہ نسبت خاک را بعالم پاک زبان آپکے اختیار مین ہی جس
کبنہ جاہل کو چاہیئے عالم شریف کے مقابل مین لائیے رسول کے مقابل
مین مسلمہ کذاب بھی تو مدعی نبوت ہوا تھا شاید آپنے مشیر مرحوم کے
جواب دندان شکن کو ملاحظہ نہین فرمایا ہے والا یہ کلام کبھی آپکی زبان
ناکام پر نہ آتا یہ بیچارہ بقیہ نسل متولدین واقعہ حراکفش دوز فیض آباد
موچی کا کام جانیگا یا علم کلام ہرچند آپکے مذہب کے لیئے کفش دوز
زردوز و موچی ہی کو مولانا و امام ہونا مناسب ہے کیونکہ اس مذہب
کی بنا ہی ایسی پڑی ہی کہ ہر کا خلفا باورچی و دلال ہوں تو مجتہد کو
بھی اسی حال پر ہونا لازم ہے چنانچہ خلیفہ اول کے باپ کی جب آنکھ
نہی تو ھری مار میر شکار رہے بعد نابینا ئی عبداللہ بن جزعان کے گہر
مکہ کے سفرہ بردار ہوے کہ اسکے مکان پر مہمانون کو بلائین جو انکا
فضلہ بچے تو نوالہ کہائین خود خلیفہ صاحب گاہے خیاط رہی گاہے
طباخ گاہے دلال گاہے میانجی اور خلیفہ ثانی مدۃ العمر دلالی کرتے
رہے کما ہو مسطور فے کتب السیر والحرقہ وقد نقل الکشافی مصائب النواصب

ومعرکہ شکن بالجملہ مخاطب کے حاجی مولانا جی موچی نے بمصداق - ع
ز جاہل نباید بجز افعال بد - منتہی الکلام کو بڑے طمطراق سے بجواب
بعض عبارات ایک رسالہ کے رسایل خمسہ سے مصنفات حسان زمان
سحبان دوران علامہ اوان سبحان علیخان اعلی اللہ مقامہ فے
فرادیس الجنان کے لکھا ہے ہر چند بقیہ رسالہ مذکورہ در رسایل
اربعہ مشہورہ کا کوئی جواب نہو سکا مگر اسی ایک رسالہ سے سنیونکے
امام المتکلمین بنگئے اور یا خلیفۂ رسول اللہ کہلانے لگے جیسا کہ
خود حضرت مخاطب کو اُنکے برادر نے اپنی تقریظ مین امام المتکلمین
بنایا اور خاتم علما ٹھہرایا اور بحکم امام شافعی ان سبہونکی تشہیر
ضروری ہی بالاخر لکل فرعون موسے ولکل دجال عیسے آیۃ اللہ
فی العالمین ظہیر الملۃ والدین دام ظلہ العالی علی روس المومنین
نے مجلدات ہفتدہ گانہ کتاب مستطاب قامع دابر الکفار اللہام
قاطع عروق عبدۃ الاصنام استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام
مین بتحقیق تمام وتدقیق تام جواب باصواب اُس منتہی الکلام کا
ایسا تحریر فرمایا کہ کفش دوز کی کفش کاری کے لیئے کافی اور
گرز آہنین کیطرح عذاب الٓہی کی یادگاری کے برہان وافی ہوئی
جس سے تمامی سنیونکی فرعونیت کے لیئے عصاے موسوی اور اہلحق
کیطرف سے نمونہ اعجاز عیسوی ہوا اور کفش دوز کی نعل دوختہ
آدلشکر اُسکے واسطے لعن اندوختہ ہوگئی چنانچہ دو مجلد شریف
اُس جواب باصواب کے جو چند گونہ منتہی الکلام کے حجم سے افزون
ہے مطبوع ہوکر اطراف واکناف مین مشہور ومقبول ہوئی

وجیزہ پنج رسائل

مجلدات استقصاء الافحام استیفاء الانتقام

اور یہ برکت اُسکے اکثر سنیان منصف مزاج نے بھی راہ حق کو
قبول کیا ہے امّا ازالۃ الغین جو حقیقۃ اثارۃ الغین ہے بوجہ سخت
کلامی و دشنام اُس جاہل عامی کے قابل التفات علماے کرام
نہین ہے اور مجذوبونکی طرح خودہذیان وجنون اُسکا مردود و
مطرود ہی کوئی حاجت اُسکے تردید کی نہین ہے بلکہ جو اندک
شعور رکھتا ہے اس فرقۂ لاشعوریہ سے بھی کبھی نام اُسکا نہین
لیتا مگر راقم الحروف باوجود اسکے بھی چونکہ زمرۂ علما مین اپنی
کو نہین جانتا اور اس فرقہ ضالہ مبتدعہ اعداے اہل بیت
علیہم السلام کے قلع وقمع کا عزم مصمم رکھتا ہے بلالحاظ سب و
شتم اُسکے جو عین دلیل سفاہت وجہالت وعاجزی صاحب
ازالۃ الغین ہے ازالہ اُسکا کرونگا اور اُس مرید جاہل یعنی ابّ
وکلالہ کو اب غسالہ ازالہ پلاؤنگا انشاء اللہ العزیز القدیر المسہل
نکل عسیر چنانچہ وقت تحریر اس عجالہ کے عند المطالعہ اکثر مقام پر بطور
یادداشت حواشی کاشف غواشی لکھتا گیا ہون واللہ بالغ امرہ قولہ
ومولانا لطف اللہ الخ اقول اولا کمالات مکمل الذات انکے بھی مثل آپکے
مولانا موجی صاحب کے ہین یعنی یہ مولاے سنیان بقول بعض ثقات
بولد الحرام مجہول الاب والاعمام ہین ثانیا تصنیف قبقاب پر
فخر ونا زبعد از تصنیف الایقاب فے القبقاب لصاحب الفضل الجلی
فضل علی رحمہ اللہ کہ مصداق یخرج الحی من المیت ہین اور بعد
از رسید ضرب کذاب جواب قبقاب مصنفہ مداح بشیر ونذیر شیخ
مشیر مرحوم آپ ہی کا کام ہے لطف تو یہ ہے کہ آپکے اہل علم نہ لطف اللہ

ازالۃ الغین

رد قبقاب الایقاب

کو کچھ شمار کرتے ہین نہ انکے لطیفہ جیفیہ کثیفہ کا کچھ اعتبار فاعتبروا
یا اولی الابصار قولہ نقض الرماح الخ اقول یہ فرضی عنقا
سندونکا لنکالنا ہے اگر شیعونکے طعن الرماح کا نقض ممکن ہوتا
تو آپکے عمرو عاص جنکی محبت حسب تصریح صاحب صواعق محرقہ
واجب ہے معرکہ کارزار مین کیون ازار اُتار کر رسوائی خلائق
ہوتے اور بے پس و پیش اپنے پس کو پیش کرتے بالفرض اگر کچھ
ذکر شکستہ بھی ہوئی ہو گی تو وہ سینونکے سینونمین ٹوٹ کر رہگئی ہو گی بلطعنت
یہ ہو کہ کسی حجام سے کچھ ترین آئی ہو گی چنانچہ خود لوی حیدر علی اپنی تمامی کتاب
ازالۃ الغین مین اسی صدمہ سے نالان و فریاد کنان ہین اور خاتمہ ازالۃ الغین
بجمادی الاولیٰ مطبوعہ مطبع ثمر ہندی ۱۲۹۵ھ مین یہ عبارت مرقوم ہے نقض طعن
الرماح مجتہد ثانی بدو جلد ضخیم کہ نامش نقض الرماح فی کبد النباح
است بر حواشی بلتسوید در آورد کہ عنقریب بعد التبیض بقوت و
توفیق ایزدی مطبوع میشود انتہی گو تمامی ازالۃ الغین مین کفش دوز
اُسکے ناتمام ہونیکا اظہار کرتے ہین اور یہان اُسکی روسیاہی کی
تکمیل کا دعوی اور تبییض کی تمنا بیان کیجاتی ہے اس سے بھی
بخوبی معلوم ہوا کہ ہنوز اُسکی روسیاہی بحال خود ہے اور اب تو
یقین ہے کہ اس طعن الرماح کا ناسور مخاطب کے دل ناصبور مین
ہمیشہ کے لیے ممتنع الاندمال رہے اور ناسور سے بڑھتے بڑھتے
نواصیر عسیر التدبیر بالید موجب صد نکال و وبال بنے وکفی اللہ
المومنین القتال واللہ شدید المحال قولہ طعن السنان
اقول مخاطب کثیر الہذیان نے شاید نام سے طعن السنان کے

یہ گمان کیا ہے کہ جواب طعن الرماح ہی پس یہ خیال فاسد اُنکا محض
بے بنیان و مالیخولیا کا عنوان ہی کیونکہ اصل یہ ہے کہ جب ایک
شخص مجہول الاسم والمسمی اسنی المذہب نے ایک نام فرضی محسن
صاحب نصرانی کیطرف سے ایک استفتا دربارۂ قرآن ایزد منان
جناب سلطان العلما طاب ثراہ کے پاس بھیجا اور جناب ممدوح الالقاب
نے جواب مدلل اُسکا کتب سینہ سے تحریر فرمایا تو بگمان تردید اُسکی
یہ طعن السنان سراسر ہذیان تحریر ہوا اور آن مصادیق ختم
اللہ علی قلوبہم نے اُسکو مختوم و مطبوع بہی کرایا بجواب اُسکے
اولا فاضل حاوی الفضایل والفواضل مولوی سید ناصر حسین
صاحب جونپوری سلمہ اللہ القوی نے رشق النبال علے اہل الضلال
تحریر کیا اور ثانیا صاحب فضل جلی مولوی فضل علی لکھنوی رحمہ اللہ
تلمیذ جناب رضوان مآب طاب ثراہ نے لهب النیران لصاحب
طعن السنان تحریر فرمایا اور لهب النیران کا ذائقہ چکھایا فجزاہما
من الاسلام واہلہ خیرا کہ وہ دونوں رسالہ عجالہ مطبع مجمع البحرین
لودہیانہ مین مطبوع عالم ہوے آور بعد ازان پہر کسی نے ان
ذوات الاذناب سے سرنہ اٹھایا اور دعو معاویہ غاویہ کا شور
نہ مچایا اس سے بہی ارباب انصاف کے نزدیک بخوبی ظاہر ہوگیا
کہ برابر علماے اہلسنت زیر مشق طلب علوم وعلماے فحول اولی
الحلوم الحق کے رہے اور حجج باہرہ وبراہین قاہرہ حقیت اہل الحق
فرقۂ شیعہ دیکھا کئی معذلک اب بہی اگر ایمان نہ لائین اور راہ
حق پر نہ آئین تو بیشک مصداق جحدوا بہا واستیقنتہا

رشق النبال

لهب النیران

انفسہم کے ہیں اور بمفاد ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوہ ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا رہینگے والسلام علی من اتبع الھدے
قولہ بیخ و بنیاد کھود ڈالی اقول اب یہان سے مخاطب نے حرفہ معماری کی نیو ڈالی اور اپنے خاندانی حرفہ کے اظہار کی نرالی ترکیب نکالی یہ نہ سمجھے کہ جس عماد اسلام کی بیخ و بنیاد خدا ورسول کی امداد اور حیدر کرار کی ضرب ذوالفقار خداداد سے بنیان مرصوص ہوا اور جس تشئید المبانی کی بنا بتائید ربانی وتاسیس فرقانی وجد وکد رسالت پناہی و مدد طعن الرماح ید اللہی بذکر حمید وقصر مشید مذکور و مخصوص ہوا اور جو نصرۃ المومنین کہ جنود مجندہ اُسکے ادلہ و براہین سے بمقدمۃ الجیش ولقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین واستظہار وکان حقا علینا نصر المومنین منصور و منصوص ہوں اور روہ استقصاء الافحام و استیفاء الانتقام کہ بمصداق فانتقمنا من الذین اجرموا مصدق ہوا اور تیغا ضد وایدناہ بروح القدس موفق اور ابواب اُسکے بہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا مبوب و مکمل ہوں اور فصول اُسکے بآیات وفصلت من لدن حکیم خبیر مشید و مفصل و حجج بالغہ اُسکے بہ فللہ الحجۃ البالغۃ و ذکر رفیع اُسکا بتذکرہ صاحب ورفعنالک ذکرک مزین و مسجل ہوا ور روہ عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار کہ باشعہ نور واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون منور ہو اور ثغور اُسکے بضربت حیدریہ و بوارق مولقہ و ذو الفقار

وصوارم وحسام وسیف ناصری وبرق خاطف وسیف ماسح منصور ومظفر اور معاندین ومخالفین کے مکاید عام فریب کے لیئے تقلیب المکاید وتشئید المطاعن سد راہ ہوا ور اشعریہ وماتریدیہ کی تردید کے لیئے حجج باہرہ وسیف اللہ ہو ہیر کیا تاب و توان رکھتا ہے کوئی اہل ضلالت وجہالت اور کیا زہرہ رکھتا ہے کوئی اہل نفاق وشقاوت کہ اسکے حریم حرم مرتبت تک دست درازی کرے یا بدغاو فریب اُسکے بنیان مرصوص سے بازی اور اُسکی بیخ کنی مین کچھ کارسازی کرے ہرچند آپکے بزرگون نے بمقتضاے ۵ اسے یوم بھر کجا نشینی بکنی ہا بہت کوشش کی مگر بعوض کندہ کردن خایب وخاسر ہی رہے فانہ قد حفظہ اللہ حفظا من کل شیطان مارد لا یسمعون الی الملاء الاعلی ویقذفون من کل جانب دحورا ولهم واصب الا من خطف الخطفہ فاتبعهم شهاب ثاقب قولہ ایک خشت شکستہ اقول کیون نہو آپ بہی تو اُنہین دین کی نیو کھود نیوالونکی زینت ونگین سے ہین جنہون نے اپنی دیدۂ انشاء کی سجعاتی دہ قائم کی خشتگر بہی انہین نیو کھود نیوالونکے ابا واجداد سے ہونگے صاحب استقصاء الافحام یا دیگر علماے اعلام شیعہ کرام کو خشتگری سے کیا کام آپنے سنا ہوگا کہ خشتگری کام عمر اور عمریون کا ہی شیعونکا نہ قیاس اول من قاس ہی آرے بضرورت جواب مناسب حال آپلوگونکے مصرع کلوخ انداز را پاداش سنگ است کیئے تو نہایت زیبا اور بہت بجا ہے اگرچہ

مصداق لنرسل علیہم حجارۃ من طین جواب دندان شکن ہونے
کے سبب سے میری خشت شکستہ بھی مخالفونکے سر پھوڑنے
اور دانت توڑنے کیواسطے کافی ہے جیکے تبئین کے لیئے آیہ
ترمیہم بحجارۃ من سجیل فجعلہم کعصف ماکول حجت وافی
و دلیل شافی ہے اُس خشت شکستہ کی ضرب سے تو آپ عوعو کر گئے
اب اِس ذو الفقار حیدر کو دیکھکر یقین ہے کہ دم دبا کر پیش
معاویہ بھاگ جائیگا قولہ اسی مادہ سے الخ اقول وہ تو آپہی
لوگونکے علما کے مسطورات مستورات سے ہے جس سے تحقیقت
ہملوگونکو تمتع ہوتا ہے اور رکم خرتج وبالانشین کا خطاوسے
ملتا ہے اور بنائے فاسد علی الفاسد کیون نہوگا کہ اتصال
اس مادہ کا جدہ فاسدہ سے ہوا ہے ہرچند مینے چاہا تہا کہ اُس
مادہ فاسدہ سوداویہ کی آپکی اصلاح کردن مگر معلوم ہوا کہ
علاج پذیر نہین ہے لن یصلح العطار ما افسدہ الدھر
بقول شیخ سعدی ؎ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ✤ گرچہ باآدمی
بزرگ شود ✤ مگر ایک علاج اخرالعلاج الکی آپکے لیئے باقی ہی
فانتظرہ لیوم تکوی جباھہم وجنوبہم قولہ بقول شیخ
سعدی اقول وہی آپکے شیخ سعدی پندنامہ کریما مین کہ گئے
ہین ؎ ترا اژدہا گر بود یار غار ✤ ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار ✤
قولہ کوئی دام مین آسکے نہ آیا اقول اسیطرح آپکے اسلاف معدن
نفاق واختلاف بھی کہتے تہے جسکی وجہ سے آیہ کریمہ انک لا
تھدی من احببت نازل ہوا لیکن آپکے بزرگونکے دام مین

تو بہت آپ ایسے جبل پھنسے قولہ قادر قوی نے الخ اقول یہ بھی
آپکا اعتقاد فاسد از قبیل بناء الفاسد علی الفاسد ہی چونکہ ہر
خیر و شر کا فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کو ٹھہراتے ہین اور اپنے
بدکرداریونکو خدائے پاک کیطرف نسبت کرنے مین باک نہین
کرتے ہین فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا قادر قوی نے
اپنے بندونکو خیر و شر کا اختیار دیا ہے فمن شاء فلیؤمن ومن
شاء فلیکفر اور سامان ہدایت و ضلالت واسطے امتحان کی مہیا
فرمایا ہے کہ بسوء اختیار و حسن اختیار جسمین چاہین صرف کرین یہ
خود فرماتا ہی وما کنت متخذ المضلین عضدا والذین کفروا
اولیائھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات
قولہ برادرم مولوی شیخ عبدالحق اقول رب لا تذر علی
الارض من الکفرین دیارا انك ان تذرھم یضلوا
عبادك ولا یلدوا الا فاجرا کفارا اس بھولے بھالے
لڑکے کو جو مخاطب کا علاتی یا اخیافی یا کسی طرحکا برادر ہے ہم
خوب جانتے ہین کہ واقعہ حرا سے انکا شیوخ فاروقی مین شمار
ہی اور اس شخص شرافت خاندانی کا عالم عالم اشتہار ہی جیسا یا
لنبا زمانہ مین دودمان خلیفہ دوم و امام مالک یا امام حنبل کا
یادگار ہے قلیلا او کثیرا زیادۃ او نقصانا فلا نزید علیہ
ذکرا وکفی بذلك لہ فخرا قولہ ابن الامیر الکبیر الخ اقول سچ ہی
الدنیا راس کل خطیئۃ ہرگاہ مخاطب کے اسلاف معدن
اختلاف نے محض لطمع دنیائے دون علاوہ ظلم وستم بخاندان

رسالت خود جناب رسالتمآب پر جھوٹھی حدیثیں بنا کر تہمت لگائیں
مثل مامون بن احمد کے اور مثل غیاث بن ابراہیم نخعی کے کہ خوشامد
میں مہدی عباسی خلیفہ کی حدیث لا سبق الا فی خف او نصل او
حافر میں او جناح بڑھا دیا کہ خود مہدی مذکور پہچان گیا کہ اسنے
جھوٹھی حدیث بنائی اور اسلیئے ان کبوتروں کو جنکا بڑا اشتیاق تھا
اور غیاث نے انہیں کے بدولت یہ اضافہ کیا تھا فوراً ذبح کرادیا
کما فی نزہۃ النظر تو اگر مخاطب نے بخوشامد اپنے اس امیر کبیر کے
(ص ۴۰ نزہۃ النظر مطبوعہ دہلی)
یا اسکے فرزند کے خواہش کے مطابق مجادلہ و مکابرہ پر کمر باندھا
تو کیا عجب ہی فلیس ہذا باول قارورۃ کسرت فی الاسلام قول غفر
ذنوبہ الخفی والجلی الخ اقول ہاں ہاں شور اشوری یا باین بے نمکی
ابھی تو اپنے برادر علاتی کے صفات ذاتی کس خوبی سے بیان
کیئے اور یہاں اگر انکے اسلاف کے ساتھ کیسی بے ادبی کی اگر
کوئی اس قسم کا رشتہ ہو تو خیر گنجایش ہے ورنہ سراسر علامت جہالت
ہے اگر وقوف عربیت کا نہ تھا تو عربی لکھنا کیا ضرور تھا ہندی ہی میں
بیلچہ باشی یا کاشی باشی لکھدیا ہوتا خود فضیحت دیگرے را نصیحت
ایسی لوگوں کا دستور ہے کہاں تو یاں ہمہ دانی و چیرہ زبانی تا حق
و دروغ اپنی طرف سے ایجاد کرکے میری عبارت تو نہیں ایک دو
خطاے صرفی و نحوی شمار کرتے اور خود بدولت کی یہ لیاقت
ہے جسکی خطائیں بے شمار گویا اونٹوں کی قطار ہے عربی و نحو و صرف
تو درکنار اردو کی عبارت بھی ہر جگہ ناہموار نظر آتی ہے اپنے
تمثیل خود غلط املا غلط انشا غلط کے آپ ہی مضروب المثل معلوم

Presented by Ziaraat.Com

ہوتے ہین باوجود اعراض کے اغلاط لفظیہ ومعنویہ وترکیبیہ سے بعض مقامونپر بطور نمونہ کمالات ذات مجہول الصفات کو دکھلا دیتا ہون تا آیندہ الیسی غلط خانی اور ہرزہ درآئی اور بیہودہ سرائی سے باز آے اور قطع زبان فرماے دیکھیے کہ ایک جملہ مختصرہ دعائیہ فقرہ مین جو زبان زد عوام ہے خطا ہاے لفظی ومعنوی و صرفی ونحوی آپکی نہ خطا سے متجاوز ہوکر دس ہوتی ہین شمار کیجیے اول خطا یہ ہے کہ غفر متعدی بنفسہ کو بمعنے عفا سمجھا حالانکہ وہ بمعنے ستر کے ہین جیسا قاموس مین ہے غفرہ لغفرہ سترہ دوسری خطا یہ کہ غفر بمعنے عفا جیسا کہ مقتضاے مقام ہے متعدی بلام ہوتا ہے جیساکہ قاموس مین غفر اللہ لہ ذنبہ تیسری خطا یہ باوجود دعوی ہمہ دانی وواقفیت احادیث وایات قرانی مخالفت قران و حدیث بھی کیا ہے چنانچہ اکثر آیات مین مثل اللھم اغفر لنا اللھم اغفر لی اور اسیطرح احادیث مین بھی وارد ہے پس بقول مخاطب یہ مخالفت آیات قرآن واحادیث کی منطوق صریح کی ہے کہ آمر بتکلم وقت دعا ساتھ اسی عنوان قوی البنیان کے ہے دلالت کرتی ہے اور جہالت وسفاہت وحماقت وضلالت مخاطب اور عدم متابعت اسکے قول احکم الحاکمین ورسول رب العالمین کو الجواب الجواب چوتھی خطا یہ ہے کہ غفر اگر فعل معروف ہو تو فاعل اسکا غایب ہے اور یہ غلطی صریح ہے اور اشتہار ضمیر وارجاع بلا مرجع بھی بالمرہ فعل قبیح ہے اور اگر فعل مجہول ہے تو بوجہ عدم مطابقت نایب فاعل کے کہ ذنوب جمع حکم تانیث مین ہے کلام مختل النظام ہوگا بلکہ عند الاشتباہ ناجایز وممنوع ہے پانچوین

مجرب منکر

خطا یہ بھی خفی و جلی صفت ذنوب کی ہے جو حکم تانیث مین ہے اور
اوسنے نحو میر خوان بھی جانتا ہے کہ موصوف و صفت مین مطابقت
تانیث و تذکیر وغیرہ ضروری ہے بقول مخاطب موصوف و صفت
مین خیال تذکیر و تانیث کا نہ کیا لفظ ذنوب کو جو صیغہ جمع بحکم تانیث
لاے اور اسکی صفت سے تا ہی تانیث چٹ کر گئے یہ نادانی کا کام
کیا الجواب الجواب چھٹی خطا یہ ہے کہ تائب الفاعل زنا ذنوب کا مثبت
ذنوب ہے اور اسمین میت کی سراسر بیحرمتی و بیعزتی ہے کما لا یخفی
علے اولی النہی ساتوین ذکر ذنوب بوصف خفی و جلی مفید تغلیظ و
تشدید ذنوب ہے وہو اذرء بموتاہ فواسوتاہ اور خلاف اذکروا
امواتکم بالخیر کے ہے آٹھوین مراعات قوافی و فواصل محسنات کلام
سے ہے نہ ضروریات سے چنانچہ فواصل و قوافی کلام مجید جسکی
فصاحت و بلاغت حد اعجاز پر ہے اور اسیطرح احادیث وغیرہ
سے بھی یہ امر بخوبی ظاہر ہے مگر مخاطب کا قافیہ جب تنگ ہوا تو
اپنے توسیع قافیہ کیواسطے مطابقت صفت موصوف کو جو ضروری
ہے چھوڑ کر ترک واجب مین گرفتار ہوا اور اکبر و منکر کے عدم
درستگی قافیہ پر جو بیجا ہنستا تھا اور تمسخر کیا تھا جیسا کہ عنقریب
معلوم ہوگا اس سے بدتر مین خود مبتلا ہوا خود فضیحت دیگرے
را نصیحت نوین خطا یہ ہے کہ عموما سیرت اہل اسلام بہ نسبت اموات
عظام اس طور پر جاری ہے کہ میت کو بلفظ مرحوم وغیرہ ذکر
کرتے ہین اور کلمہ علیہ الرحمہ و الرضوان رفع اللہ مدارجہ
فی فرادیس الجنان وغیرہ سے اسکے حق مین دعا کرتے ہین مگر

ذنوب منکر

مخاطب نے میت کو لفظ مرحوم سے محروم کیا اور دعاے رحمت کو
معدوم کیا یا میت کو قابل رحمت نہ جانا حالانکہ شیطان بہی مایوس
نہین ہے یا خود با وجود لا تقنطوا من رحمۃ اللہ رحمت خدا سے
روگردان ہوا ہو کفر صریح و خطاء فضیح دسوین خطا یہ ہے کہ
دعا مین شان میت کو لحاظ رکھنا چاہیئے پس جب القاب مین
الحاج الیار لکہا تہا تو بعد اُسکے ذکر ذنوب بڑی بدگمانی ہی
خدا کے ساتہ اور نہایت تفضیح ہے اموات کی نمعلوم قاضی صاحب
کے ایسے ذنوب کیا تہے کہ حج و بر و صلوۃ و صوم وغیرہ موجب
غفران اُنکی نہوے اور کل اعمال حسنہ اُنکے ان ذنوب خفیہ و جلیہ کے
سامنے حبط ہو گیٔے وھل ھی الا ترک ولایۃ علی و اولادہ
الطیبین و ایثار خلافۃ غیرھم من الفاسقین و الکافرین
کما نص علیہ سید المرسلین و اشرف النبیین کما نقل فی
کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابیطالب لمحمد بن یوسف
الکنجی الشافعی قال رسول اللہ خلق الانبیاء من اشجار شتی
وخلقنی و علیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلہا و علی فرعہا و فاطمہ
لقاحہا و الحسن و الحسین ثمرہا فمن تعلق بغصن من غصانہا
نجی و من زاغ عنہا ھوی ولو ان عبدا عبد اللہ بین الصفا
و المروۃ الف عام ثم الف عام ثم لم یدرک محبتنا اکبہ
اللہ علی منخریہ فی النار ثم تلا قل لا اسئلکم علیہ الخ و بعد
ھذا الحدیث بطریق اخر یا علی لو ان امتی قاموا حتی یکونوا
کالحنایا و صلوا حتی یکونوا کالاوتار ثم الغضوک لاکبہم

۱۵۳
۱۱۲
کفایۃ الطالب ص

اللہ فی النار الخ پس بعد ان جملہ مراتب کے آپکے ایک جملہ کی دعا کیا کام کریگی خصوصاً جب آپ بہی اُسی عذاب وبیل مین گرفتار ہون خفتہ را خفتہ کے کند بیدار ۔ پیر درماندہ شفاعت کے کند فہا تلک عشرۃ کاملۃ مع ان مقولات لا ضعاف اضعافہا حاملۃ وللعشرات العشرات شاملۃ یعنے فرمایا رسولخدا نے کہ کل انبیا مختلف درختون سے پیدا ہوئے اور ہمکو اور علی کو شجرہ واحدہ سے خدا نے پیدا کیا ہم اصل ہین علی فرع فاطمہ شگوفہ ہین اور حسن وحسین ثمر اُسکے ہین جو ہملوگ سے متمسک ہوناجی ہے اور منحرف گمراہ ہے اور اگر کوئی بندہ خدا کی عبادت کرے ہزار سال پھر ہزار سال درمیان صفا ومروہ کے اور ہملوگ کی محبت اُسکو نہو خدا مُنہہ کے بہل اُسکو جہنم مین گرائیگا اور دوسری روایت مین ہے کہ اگر امت میری بوجہ قیام مثل حنایا ہوجاے یعنے دوہرے ہوجائین اور بوجہ کثرت نماز مثل تارکمان ہوجائین اسپر بہی اگر تجہسے عداوت رکھین یا علی تو خدا اُنکو مُنہہ کے بہل جہنم مین گرائیگا پس مخاطب نے بغرض اظہار کمال ناصبیت قاضی ماضی ذنوب مین اُسکے یہ تغلیظ وتشدید کی فتامل قولہ عرصہ دوماہ ہوا اقول یہ اظہار تعداد دوماہ صرف بنظر اظہار کلالیت ذات جہالت و نجالت سمات اس امر کے ہے کہ باوجود تصنیف ہونے رسالہ فاروق اکبر کے سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین کما ہو ظاہر من خاتمتہا جواب اُسکا جو مبنے محض سخت کلامی ودشنام دہی واستراق عبارت تحفہ پرہے

کہ با وصف مکرر تردید ہونے تحفہ کے مخاطب نے ہر جگہ لفظ بلفظ ترجمہ
تحفہ کا کیا اسپر بھی دس برس کی بعد ۱۳۰۲ ہجری لکھا گیا حالانکہ اسکی ضرورت
نہ تھی اہل فہم حال لیاقت کو تحریر خرافت تحفہ سے اور اس استعجال
کو دس برس کی تاخیر سے بخوبی دریافت کر لینگے اور ہر گاہ مدار
اس رسالہ منکرہ ضربۃ المنکر کا محض دست برد کالائے تحفہ شاہ صاحب
پر ہی کہ اُسکی بھی مٹی خراب کی اور رہی سہی بات بھی اُسکی تباہ کر دی
تو دو مہینہ کی مدت بھی بہت ہے ایک روز کافی تہا مگر یہ کیہئی کہ ایسے
نابلد تہے کہ اسپر بھی وقوف نہ تھا قولہ رسالہ ابتر الخ اقول یہ قول
مع قایل خود کئی وجہوں سے مردود و ابتر و بدتر ہی اوّلاً یہ کہ
حدیث مشہور ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کل امر ذی بال لم یبدء
ببسم اللہ او بحمد اللہ فھو ابتر یعنے جو امر ذی بال فہم کہ شروع
کیا جاے ساتھ نام خدا یا حمد خدا کے وہ ابتر ہے کہ مفہوم مخالف اُسکا
یہ ہوا اور جو شروع کیا جاے بہ بسم اللہ والحمد وہ ابتر نہین ہی اور
رسالہ اطہر فاروق اکبر شروع کیا گیا ہے بہ بسم اللہ والحمد للہ تو
ہرگز ہرگز ابتر نہوگا بمانص علیہ الرسول بلکہ جو اُسکو ابتر کہیگا
وہ دشمن خدا و رسول اطہر کا فر ہو کر داخل زمرہ ان شانئک
ھو الابتر ہوگا ثانیاً قول رسول مقبول بیشک کاشف قول جناب
باری ہے اور مخالفت رسول بیشک آذیت آنحضرت ہی پس مخاطب
مصداق آیہ و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ
ہو کر معاتب بہ والذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی
الدنیا والاخرۃ ہوا ثالثاً جب نام اُس رسالہ اطہر کا فاروق اکبر

ہوا تو بلحاظ شرکت القاب جناب خلافت مآب ابن الخطاب لازم تہا
کہ مخاطب اُسکو کبریت احمر تصور کرتا اور بلحاظ حفظ حرم حریم اُنکے
دوسرونکو توہین و تہجین سے باز رکھتا نہ خود مرتکب ایسی بےادبی
کے ہوں اور اپنے فاروقؓ کے ہمنام کو بلفظ ابتر تعبیر نکرین شاید
یہی وجہ واو فاروقی کو ساقط کرکے بلا سبب فارق الاکبر لکھنے
کے ہوی لیکن ان روباہ بازیون اور جعلسازیون سے کیا ہوتا ہی
رائیگان اگر پہلے فاروقؓ کو دفتر پارینہ سمجھکر نا قدر تہا تو بارے اپنے
فاروق ثانی مولوی محمد فاروق فیروزپوری مجیب مصیب کے
قدردانی کرتے جنکے الطاف و اعطاف کے آپ ممنون احسان ہین
اور حق اُستادی اُنکے آپ پر فراون و بے پایان ہین کہ بجایت
اُنکے یہ چرب زبانی و خوش بیانی آپنے اس رسالہ منکرہ مین
ازراہ دانائی صرف کی اور مفت اپنی عمر عزیز کو ضائع و تلف
کیا انہین کے لحاظ سے سخت کلامی و بدلگامی بہ نسبت اس نام
نامی کے نہ کرتے اور بے ادبی سے باز آتے والا بقول مخاطب من
لا ادب لہ دین لہ کردہ خویش آید پیش قولہ مولیان ادبار اقول
این کار از تو آید و مردان چنین کنند ہ تطویل سے کوئی فائدہ
نہین ہے موالیان ادبار پر لعنت فرمائی ہم بہی آمین و بیش باد
کہنے کو تیار ہین یا مین اون موالیان ادبار بد کردار پر تبرہ کا وا
کردن اب بیش باد کہئے دیکہئے جو بدر سے بہاگا جو خیبر سے شکست
کہاکر اُلٹا پہرا جو حنین سے منہ چراکر فرار کر گیا اور روز
احد کو پہاڑی بکری کیطرح پہاڑ و پنرا چلتا پہرا اور رسول نے

اسیوجہ سے اُن موالیان ادبار پر لعنت فرمایا اور سب وشتم کیا بتاسیّے
رسول اسی لعن مسنون کو جاری فرمائی ہین ہہی آپکے پیچہے موجود
ہون ونحن اقرب الیہ من حبل الورید قولہ غار تاریک
اقول غار تاریک تو ایک ہی غار خلیفۂ اول کا البتہ مشہور ہے
جسکو شیخ سعدی نے بہی کہا ہے سہ ترا اژدہا گر بود یار غار ٭ ازان
بہ کہ جاہل بود غمگسار ٭ مگر اسمین انکو عافیت کہان ملی جیسے پاؤن کی سوراخ
سے سانپ نکلا قولہ فقیر کو مکابرہ ومجادلہ اقول اولا اس عبارت
سے مخاطب کے معلوم ہوا کہ درحقیقت رسالہ فاروق ہین کوئی
امر قابل تردید ولایق مناظرہ نہ تہا کیونکہ امر حق ہمیشہ لاجواب
ہوتا ہے اور بسبب کمال متانت وغایت رزانت تقریر دلپذیر
وتحریر عدیم النظیر اسکے بقول مخاطب مناظرہ اس بارے مین
عنقا صفت مفقود تہا ثانیا مخاطب کا بوجہ انعدام مناظرہ اس
مقام پر کہ مقصود اسکا احقاق حق ہوتا ہے اور یہی فرق ہے
درمیان مناظرہ ومجادلہ کے دل سے مستعد ہونا مجادلہ ومکابرہ
پر اس رسالہ منکرہ مین بمقابلہ رسالہ فاروق اکبر بخاطر ہیرا ادر
موصوف باقرار مخاطب ثابت ہوا ثالثا اقرار کیا کہ ان ابحاث
متعلقہ رسالہ ہین بلکہ عموما ان مباحث مین مخاطب کے لیے
مناظرہ عنقا صفت مفقود ہے اور درفتنہ باز ہی پس مخاطب نے
اپنے درفتنہ کے باز ہونیکا بہی یہان اقرار کیا کیون نہو تحفہ کا
بچہ ہے اور شاہ صاحب کا فضلہ اور آسکو خود مولوی حیدر علی
کفش دوز موجب فتنہ وفساد ومباحثہ کی بیخ وبنیاد بتاتے ہین

ف فرق مناظرہ ومجادلہ وتمامی خر منکر مجادلہ ہے

جیسا کہ ازالۃ الغین مین ہی وازانجملہ است حجۃ اللہ علی البریۃ صاحب تحفہ
اثنا عشریہ کہ در زمان متاخر بنیاد مناظرہ شیعہ وسنی بعنوانیکہ قلوب
مخالفین بکنہش مے رسد نہادہ اوست انتہے والفتنۃ اشد
من القتل سابقاً مخاطب نے اقرار کیا کہ پہلے ہمنے اس مجادلہ ومکابرہ
ودر فتنہ باز کرنے سے انکار کیا پہر اس عہد سے اپنے نکث کیا ومن
نکث فانما ینکث علی نفسہ اور شاید اسیوجہ سے نام اس رسالہ
کا ضرب منکر بکسر کاف رکھا اور لفظ منکر کو قرینہ اپنے توثیق انکار
کا قرار دیا اور چونکہ قلبا مجادلہ ومکابرہ ودر فتنہ باز کرنے کو
مکروہ وقبیح وواجب الاحتراز جانتے تھے گو بسبب کسی سانحہ
دنیاوی کے جسکے لیئے وظیفہ پاتے رہے اسمین مبتلا ہوگئے اسیلئے
اُسکی قباحت کا اشعار یہی نام رسالہ ضرب منکر مین اگر بفتح کاف
پڑہین ظاہر کیا اور اہلحق کو خود اُسکی قباحت بتادی وکفی اللہ
المومنین القتال مخاطب صاحب مکابرہ ومجادلہ وفتنہ سے قلبا احتراز
رکھتے تھے تو پہر دل سے مستعد ہونا اسکے کیا معنے سا وسا جوبات بد
اور قابل احتراز ہو اور اُسکے ارتکاب سے در فتنہ باز ہو اسمین
خاطرداری کیسی یہ ویسا ہی ہے کہ اگر آپکو کوئی کوئین مین گرنیکو
کہے تو اُسکی خاطر سے گر پڑیئے حالانکہ امر باطل مین اطاعت
والدین بہی جائز نہین چہ جائیکہ برادر بلکہ یہ کہ احسانات موفورہ
اُنکے آپکو داعی ارتکاب اس امر قبیح کے ہوئے ع زر بر سر
فولاد نہی نرم شود جیسا کہ ابوہریرہ نے بعوض چہار صد درہم
چارسو حدیثین وضع کین ۵ بدوزد طمع دیدہ ہوشمند

ور آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند ۔ یہی مقولہ کفار بہی ہے جیسا کہ اطعنا
سادتنا و کبرائنا فاضلونا السبیل شاہد ہے سابعا ہر گاہ بلحاظ
خاطرداری اپنے برادر موصوف کے آپ آمادہ مکابرہ و مجادلہ و در
فتنہ باز کرنے پر ہوئے تو معلوم ہوا کہ جملہ تحریفات و تشددات و
تغلیظات آپکے بخاطر انکے صادر ہوئے کہ انہونے بلحاظ عار و قیعت
خاندانی غلظت و فظاظت کی خواہش کی ہو گی تا خشونت و شدت
ظاہر ہے اور دونی تسکین انکی حاصل ہو تو جہان انکی خاطرداری یہ
اپنی کمر باندھی تہی تو پاس خاطر منصف اوحد جنکو بلفظ جناب مولانا
حکیم مفتی یاد کرتے ہین کچھ تو کرا اپنی ڈھیلی کی ہوتے اور حسیتی کو مبدل
بہ سستی کرتے کہ جو کچھ آپکے مولانا موصوف نے وقت معاینہ رسالہ
منکر آپکو اور آپکے برادر مولوی عبد الحق کو درباب ہرزہ درائی
و تراژ خائی و بیہودہ سرائی موعظہ فرمایا تہا اور فتوی دیا تہا یاد
ہوگا محمد یعقوب دلاور پوری برادر محبوب حسین قرشی محبیب
شاہد عادل آپکے ابہی موجود ہین اسپر بہی آپنے بیہودہ گوئی اپنی
نچہوڑی اور سارے مواعظ کو انکے گوز شتر سمجہا ثامنا آپنے ایک
فقرہ مجملہ سے اپنے مذہب و تمامی اہل مذہب کی آپنے قلعی کہولدی
(خصوصا جب انہون نے مذہب حق کی پاسداری پر کمر ہمت
باندھی ہے) کیونکہ پہلے تو آپنے فرمایا کہ مجادلہ و مکابرہ سے بوجہ
انعدام مناظرہ و انفتاح در فتنہ مجھکو بس احتراز ہے اسوجہ سے
اولا انکار کیا مگر ہر گاہ خاطرداری برادر موصوف کی عزیز تہی
بدل مستعد ہوا اور آپنے اپنی اصرار پر مجادلہ و مکابرہ کو مذہب

Presented by Ziaraat.Com

حق کی پاسداری کہا ہے تو اب حقیقت اس مذہب کی بھی معلوم ہوئی
کہ محض از راہ مجادلہ و مکابرہ حق بنایا جاتا ہے اور اہل مذہب
کا بھی حال عموما و خصوصا معلوم ہوا آتا شعا ہر گاہ خود آپ
مجادلہ و مکابرہ و فتنہ کو واجب الاحتراز جانتے ہین تو دوسرے
ارتکاب کو بھی ضرور برا جانتے ہونگے پھر اسکے بقا کی دعا دینا
اور اسپر اجر عظیم کا طلب کرنا ویسا ہی ہے کہ کیسے شراب بادہ پینے
کی تمنا کیجاے اور اسپر اجر عظیم کے طالب ہون غاشر ا اسس
مجادلہ و مکابرہ کو خود آپنے واجب الاحتراز کہا اور یہان
اسکو امر خیر کہتے ہین یہ امر موجب آپکے تکفیر یا تفسیق کا بھی ہے
کیونکہ جو محرمات کا ارتکاب بہ تحلیل یعنے حلال جانکر اسکو کرے
وہ کافر ہے کما ہو ظاہر بعدہ مستعد ہونا انجاح مرام پر اپنی برادر
ذوالاحترام کے عجب لطف انگیز و حیرت خیز عبارت ہی کہ فلاح و
صلاح سابقین کو بصیغۂ افعل التفضیل گشت کرتا ہی ؎ عمرت
دراز باد کہ انہیم غنیمت ست ؎ فقلنا امور عشرۃ بل عشرۃ
مبشرۃ لصاحب الرسالۃ المنکرۃ قولہ بنظر غور دیکھا اقول کہ
کہان کہان تک مجادلہ و مکابرہ کام دے سکتا ہی ؎ گرم تا کے
بماند این بازار ؎ اور بوجہ فقدان مناظرہ حقا صفت کہانتک
در فتنہ باز ہو سکتا ہی الا فی الفتنۃ سقطوا وھم لا یشعرون
قولہ ظاہر مین الخ اقول اولا ظاہر مین ابتر نظر آ یکا نتیجہ تو بقول
رسول آپ پر سابقا ظاہر ہوا باطن بھی آپکا اسی پر قیاس ہوگا
؎ از برون طعنہ زنی بر بایزید ؎ واز درونت شرم می آرد یزید

ثانیاً باطن مین تحریفات وغیرہ کا دفتر پیش نظر ہونا بھی نئی بات ہے
شاید وساوس شیطانی و مکاشفات شیخ جیلانی و ہواجس نفسانی
و شکوکات جناب ثانی کا بیناب اغوال مشکل باشکال ہو کر پیش نظر
آپکے آئے ہونگے والا آپکے ان ہذیانات و خرافات کا کہین وجود
نہین ہے اگر ایک مقام پر بھی اپنے باطن کا کشف کرتے اور تحریفات
ولغویات وافترآآت وغیرہا کو فاروق کے پکڑتے تو شاید کسی عنوان
تصدیق آپکی ممکن ہوتی واذلیس فلیس ثالثاً آپکی تحریفات و
لغویات وافترآآت وبطالات کا نمونہ تو ایک یہی ہی کہ رسالہ اطہر کے
نام مین تحریف کرکے کہین فاروق بغیر الف ولام کہین الفارق لکھا
اور خلافت مآب کے لقب کا بھی ادب نہ رکھا اور اسیطرح الحمد للہ
کو الحمد اللہ کہ تحریف لفظ قرآن ہے اگرچہ یہ تاسی سیرت عثمان ہے
مگر حرکت شیطان ہی علے ہذا القیاس تمام رسالہ منکر کی تحریف و تصحیف
اکثر من ان یحصی و یذکر فتذکر و تدبر۔ قولہ ناک کاٹی اقول فی الواقع
رغم و قضم و قصم الوف ملحدین و معاندین و جاحدین لئام شعار
شیعیان حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ہی خواہ مسیلمۂ کذاب ہو یا
ابن سبا مرتاب یا طائفہ ابن الخطاب یا مخاطب والاخطاب
باعلما آسکے اصحاب ذوی الاذناب قولہ ہر عاقل اسکو رائی سلیم سی الخ
اقول قدرت خدا کی مینڈکی کو بھی زکام ہوا جسکو خود اردو عبارت
لکھنے کا بھی شعور نہو اسکو اسقدر لاف و گزاف جہالت کیا ضرور
عربی دانی آپکی تو دیکھی گئی اب یہان آپکی مادری زبان اردو
دانی مین آپکی نادانی دیکھی جاتی ہے بہرکیف یہ قول مثل آپکے

بوجوہ عدیدہ مدخول و مخدوش ہے اولاً ہر عاقل کا کلیۃً صاحب رائے
سلیم ہونا ممنوع ہے عقل نکرہ سے تو واقف ہونگے فرب عاقل
لاسلامۃ لہ پس اپنی رائے سلیم سے ہر عاقل کا کہنا غلط
ہوا ثانیاً شرط دیکھنے کی لگانا بھی عجب العجائب ہے شاید آپکے حافظوں کا
نکالنا مقصود ہو تو خیر اندھا بے ایمان مشہور ہے ورنہ صاحب عقل و
فہم سنکر بھی تسلیم کرسکتا ہے ثالثاً ہر عاقل کا بغیر صرف و نحو جانے ہوئے
بھی تسلیم کرنا حماقت ہے پس مخاطب کو لازم تھا کہ پہلے اپنی عاقلوں کو
مقید بقید سلامتی رائے و صحت سمع و بصر و واقفیت نحو و صرف کرتا
تب یہ تجویز اپنی سناتا قولہ کہ مولف متعسف کو الخ اقول زبانی دعوے
استعداد کا نہ اعتبار ہے نہ اعتماد البتہ بعد مقابلہ و معائنہ تحریرات
طرفین ناظرین با استعداد خود دریافت کرلینگے آپکی فرمایش
کی ضرورت نہین قولہ شاہد الخ اقول جب شاہد عدل کا آپکے
غیر معتمد ہونا شہادت اول و روغ فے الاسلام ابن زبیر سے اور
شاہ صاحب سے سابقاً معلوم ہوا تو آپکے اس شاہد غیر عادل کو
انہین و امادان نامراد کا شاہد حجلہ نشین اور عروس لعبت چین
اور امرد نمکین تصور کرنا ضرور ہے فان البعرۃ تدل علی البعیر
قولہ تسمیہ رسالہ ابتر الخ اقول مخاطب سراپا اعتساف نے بحسب
اپنے اسلاف معدن اختلاف کے بتحریف عثمانی و تصحیف مروانی
اس رسالہ اطہر کے نام مین بھی جابجا خصوصاً اس مقام مین کیا
کیا تحریفات و تسویلات کو کام دیا اور جھوٹ اور افترا بہ درازی
و اتہام مین اپنا نام کیا اور منت کا لغو الزام دیا حالانکہ اصلی

Presented by Ziaraat.Com

نام رسالہ مطہر کا الفاروق الاکبر بین عارف امام آخر الزمان و
الجاہل المنکر ہے جیسا کہ خود مخاطب نے بھی تحریف ایک الف عثمانی
کے صفحہ ۱۲ سطر ۹ مین عبارت تقریظ یون نقل کی ہی کہ رد جواب
مسمی بالفاروق الاکبر بین عارف امام الزمان و الجاہل المنکر الخ
اور صفحہ ۲۲ سطر ۱۶ مین بعد نقل عبارت تقریظ کہا اول رسم خط
لفظ بالفاروق الاکبر جاے غور ہے الخ اور صفحہ ۳۳ سطر ۳ مین
جہان عبارت رسالہ نقل کیا ہی یہ عبارت ہے مسمی بالفاروق الاکبر
بین عارف الامام و المنکر الخ اور صفحہ ۳ سطر ۱۳ مین بعد نقل عبارت
رسالہ بمقام رد لکھا ہے قولہ بالفاروق الاکبر الخ اقول اس جگہ بہ
مولف نے پیروی بیجا کی اتنی کی ہے کہ موصوف کو معروف باللام لائے
مگر پیروی بھی الخ پس اب مخاطب کا کہنا شاہد اس قول کا تسمیہ
رسالہ ابتر بالفاروق الاکبر بین عارف الامام و المنکر نقل گوز شتر
با ضرط ثانی بر سر تبر موجب ضحکہ صبیان و خندہ ہر ابجد خوان ہوا
کہ ہر مقام پہ خود مخاطب نادان نے باضافہ الف لام بلکہ دو الف کے
ساتھ نقل کیا ہے اور یہان یون ان انکر الاصوات کا ہم آواز
بنا بلکہ بفحوای زاد نعمۃ علے الطنبور کیئے تحریفون مین یہان گرفتار و
ماسور ہوا کہ صفحہ ۵ کی ہفوات طبعزاد مین لکھا رسالہ ابتر مسمی بہ
فاروق الاکبر بین عارف الامام و المنکر الخ یہان واو فاروقی کو بھی
محذوف کیا اور یہان باسقاط اولین و ابقاے ثالث فرمایا اور
صفحہ ۱۲ و صفحہ ۲۲ مین بابقاے ثالثہ و اضافہ ایک الف زائد تحریر کیا
بہرکیف مخاطب معاتب سے کوئی ذرایعہ دریافت کرے کہ اوکا مقام

ل ادر
ل ہا تفات
طب مین کہ یا فی
ن نقل کیا ۔ ۱۲

تسمیہ کیا ہی یا اصل کتاب یا تقریظ دونون مقام مین تو خود آپ
اپنے منہہ سے جھوٹے بنے تیسری جگہ تو کوئی مثل تیرے کے قبر کے معلوم
نہیں ہوتی تا بنایہ کہ اپنے ہفوات طبعزاد مین کس غرض سے آپنے
مسمی بہ فارق الاکبر لکھا بہرحال ان شہود خمسہ سے کون شاہد
آپکا سچا ہے اور کون کاذب ایسے ہی تحریفات کو اگر شاہد اپنا بنائیگا
تب تو خلافت ثلثہ کو خوب ثابت فرمائیگا سے قیاس کن زگلستان
من بہار مرا + قولہ قافیہ کا بھی لحاظ ہے الخ اقول یہان اگر ہمارے
مخاطب بالکل جہالت کے پتلے اور سفاہت کے ہیولے بنگئے جہل
مرکب مین ایسا گرفتار ہوے ہرچند تفصیل اسکی اس مختصر مین
دشوار ہے مگر بکمال اختصار اُن حماقتونکے طرف مخاطب کے اشعار
کیا جاتا ہے اوّلاً یہ کہ مخاطب مولانی یہ بھی نہین جانتے کہ قافیہ کس
جانور کا نام صحرائی ہی یا کوہ قاف پر اُسکا مقام ہے حیف ہی کہ اتنا بھی
شعور نہین کہ قافیہ کی تعریف کیا ہے اور شعر مین ہوتا ہے یا نثر مین
دیکھیے قاموس مین ہے القافیہ اخر کلمۃ البیت الخ یعنے قافیہ
آخر کلمہ شعر ہے کہیے آپکا قافیہ اب تنگ ہوا یا بند ہوا ثانیا الفاظ منکر جو
صفت جاہل ہے اُسکو اس جاہل منکر امام نے عارف پر معطوف لکھا
عادت حافظیت نے ایسا آنکھونپر انکے پردہ ڈالا کہ حرف عطف
کا عدم و وجود بھی نسمجھا لا یبصرون تا لثا یہ عطف جو حالت
بغرض تقابل و تضاد ہے معنی صحیح نہین ہو سکتا یعنے منکر کو جیسا
کہ منکر نے سمجھا ہے کہ معطوف عارف پر ہے حماقت ہے کیونکہ درمیان
عارف و منکر تقابل نہین ہے کیونکہ عارف منکر ہو سکتا ہے مرد شد

جواب عدم
پستگی قافیہ

عالم ہی وضد جاہل ہے اور منکر ضد مقر فتد بر را بعًا منکر بالفتح کاف ہمقافیہ اکبر اس مقام پر منا کیرسے بمعنے قبیح و ناشایستہ ہی کما فی ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر جس معنے مخاطب نے اپنے ضرب کو منکر کے ساتھ موصوف کیا ہے اُسیطرح یہان جاہل موصوف ہی اور منکر بالفتح اسکی صفت ہی اس سمجھ کے قربان کہ مخاطب نے اُسکو بصیغۂ اسم فاعل بکسر کاف پڑھا سچ ہے سہ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد ہ اسیوجہ سے مخاطب نے اپنی کو مفعول بنایا اور منکر بالفتح بصیغۂ مفعول اپنی صفت قرار دیا سبحان خالق الازواج کا ہا خامسًا یہ کہ مخاطب نے قافیہ منکر بالکسر و اکبر بالفتح مین کہا کہ کیونکر ہمقافیہ ہوسکتا ہی لیکن مخاطب نے کوئی وجہ اسکے محال عقلی یا عادی ہونیکی نہ بتلائی برائے خدا برائے خلفا اس ہمقافیہ کے محال ہونیکو خلفا کی خلافت ہی کیطرح ثابت فرمائیے کہ اپنے ہم مشربون عالم کہلاتے جہالت کے دہبہ سے بچ جاتے سادسًا یہ کہ بے بصری کے لوازم کو حافظ صاحب نے اپنی شیئتم کے عموم کے ساتھ خوب صرف کیا اسی سے اپنے والد ماجد کے نام کو جو بمفاد الولد سر لابیہ یقینی بصفت حفظ موصوف و بعوارض اسکے معروف تھے ہونگے اخفا کیا اور یہان آکر انی شیئتم کو بصنعت ایہام بیان کیا سچ ہے مطلب سعدی دیگر است سابعًا مخاطب نے ثالثة فہم غلط اپنے قافیہ کے عدم مطابقت کو پہلی خطا علم صرف لکہا ہے حالانکہ علم صرف اور علم قافیہ سے کوئی تعلق نہین ہے اگر برعایت نام کافیہ پڑھکر خطائے نحوی لکہتا تو اسیہ محمول ہوسکتا تہا کہ اکثر جاہل قاف کو کاف پڑھتے ہین کہ کافیہ کو

قافیہ پڑھ لیا تھا تمنا ادعائے خطائے نحوی بے بنیاد و دعوے باطلہ اتہام
ترک الف ولام باوجود اقرار اصلاح عم علام تقریظ مین در اظہار
اسکے کہ اس جگہ پر مولف نے پیروی چھاپی اپنے کی ہے کہ موصوف کو
معرف باللام لائے الخ سراسر دلیل خطائے اصلی مخاطب ہی اصل بد
از خطا خطا گنند سچ تو یہ ہے کہ تم بھی حکیم جی کوئی دن ہوئے کہ ظرفہ ہوا
گن ھک یا خشکہ کا نسخہ تو خوب ایجاد کیا اور یہ دھوئیں کے
آتشبازی خوب چھوڑی مگر بدبو بہت پھیلی اور اگرچہ گندہ است
کی خوب تصدیق ہوئی شاید یہ خشکہ ہضم ہو اعرق گوگردیا حب
کبریت کبیر کا استعمال فرمائیے لکل داء دواء یستطب بہ ۔ و
لکن داء الجہل لا دواء لہ ۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم
من الشیطان الرجیم تاہم واسطے تعلیم مخاطب جاہل کے
ضروری ہوا کہ اس مقام مین تعریف صرف و نحو و قافیہ و عروض
بیان کی جائے تا پردہ غفلت و بے بصری چشم بد بین مخاطب سے
کسی نحو صرف ہو جائے اور قافیہ انکا اور بھی تنگ اور عروض
مرض سفاہت سے مبتلائے عار و ننگ ہون کشاف اصطلاحات
الفنون مین ہے جو آپکے ہم مشرب کی تصنیف و تالیف ہے اور فاضل
رشید شوکت عمریہ مین جابجا اسکے کلام سے سند لاتے ہین ذکر
تقسیم علوم عربیہ مین اما عن المفردات من حیث جواہرہا
وموادہا فعلم اللغۃ او من حیث صورہا وہیأتہا
فعلم الصرف و اما عن المرکبات الموزونۃ فاما من حیث
وزنہا فعلم العروض او من حیث اواخر ابیاتہا فعلم القافیۃ

ص ۱۳ تا ۲۱ کشاف اصطلاحات الفنون ق
ص ۲۹ ورق شوکت عمریہ ۱۵۳

الخ کہ محصل اسکا یہ ہے کہ علوم عربیہ منقسم باصول و فروع ہین
اور اصول کے دو قسم ہے متعلق بمفردات و متعلق بمرکبات پس
مفردات کلمہ سے اگر من حیث جواہرہا و مواد ہا بحث ہو تو علم
لغت ہے اور اگر من حیث صورہا وہیاتہا بحث ہو تو علم صرف ہی
اور مرکبات کلمہ سے اگر من حیث الترکیب والاعراب و البنا بحث ہو
تو علم نحو ہے اور مرکبات موزونہ مین اگر بحث من حیث الوزن ہے
تو علم عروض ہی اور اگر من حیث اواخر الابیات و ما بنی علیہ
القصیدۃ بحث ہو تو علم قافیہ ہے اور تعریف علم صرف و علم قافیہ
مین یہ لکھا ہے علم الصرف وہو علم باصول تعرف بہا احوال
ابنیۃ الکلم التی لیست باعراب ولا بناء ہکذا قال ابن الحاجب
الخ و علم القافیہ ہو علم تعرف بہ کیفیۃ الاشعار من حیث
التقفیۃ والقید الاخیرا حترازعن علم العروض موضوعہ
اللفظ المرکب من حیث ان لہ قافیۃ الخ یعنے علم صرف متعلق
باصول الفاظ ہے کہ جس سے حال ابنیہ کلمہ کا سوائے اعراب و بنا
کے معلوم ہو اور علم قافیہ وہ علم ہے جس سے کیفیتہ اشعار کی
باعتبار تقفیہ کے معلوم ہو اور اس قید سے منظور اخراج علم
عروض ہے اور موضوع علم قافیہ کا لفظ مرکب ہے اس اعتبار
سے کہ اسکے واسطے قافیہ ہے الخ پس علاوہ خطایائے سابقہ
کے مخاطب ایک لفظ مین مصداق سہ خطا کے ہے اول یہ کہ
درستگی قافیہ کو داخل علم صرف قرار دیا حالانکہ قسیم در قسیم ہی
و قسیم الشئے یباینہ دوسرے یہ کہ عبارت نثر مین قافیہ کی ضرورت

کے قایل ہوئے حالانکہ قافیہ محض متعلق بابیات و اشعار و قصائد ہے جیسا کہ قاموس سے بہی سابقا منقول ہوا تیسرے یہ کہ درمیان فاصلہ و قافیہ کچھ فصل نکرسکے یعنے فاصلہ پر اطلاق قافیہ کا کیا اور یہ محض جہالت ہے اسلیئے کہ جسطرح قافیہ نظم مین ہوتا ہے اور اُسکو قافیہ کہتے ہین اسیطرح نثر مین فاصلہ ہوتا ہے اور اُسکو فاصلہ کہتے ہین کما حققہ المحققون علیہم السلام اگرچہ سابقا اشعار کیا گیا ہے کہ لفظ منکر نام مین اس رسالہ اطہر کے مفتوح الکاف ہی بمعنے قبیح و زشت جو صفت جاہل ہی جیسا کہ منکر کے ضرب منکر مین ہے اور اگر ہم بقول منکر منکر بکسر کاف بصیغۂ اسم فاعل بہی تسلیم کرین تو کچھ مضائقہ نہین ہے بچند وجہ اول یہ کہ قافیہ بنفسہا کل اشعار مین ضروری نہین ہے چنانچہ نظم کی دس قسمین ہین اونمین سے فرد بہی ہے جسکی تعریف یہ ہے فرد مراد از یک بیت است خواہ ہر دو مصراعش قافیہ داشتہ باشد خواہ یک مصرعہ آخرش چنانچہ سعدی فرمودہ فرد ہر کہ زر دید سر فرود آرد ور ترازوئے آہنین دوش ہست کما فی مجمع العلوم دوسرے یہ کہ فاصلہ کا ہونا ہر نثر مین بہی ضروری نہین ہے اور مراد فاصلہ سے مخاطب کا قافیہ ہے کہ بوجہ جہالت فاصلہ کو قافیہ کہا چنانچہ نثر کی تین قسمین ہین کہ ایک عاری ہے و عاری آنست کہ نہ وزن دارد نہ قافیہ فغایتہ ما فے الباب اینکون عاریا تیسرے یہ کہ اختلاف حرکت ماقبل روی قافیہ مین باوصف

۱۲۵ مجمع العلوم

معیوب بیت عموماً جائز و مستعمل ہے اور شواہد و نظائر اسکے بہت
ہین کہ اس مختصر مین احصا انکا نا ممکن ہے مگر یہان اصحاب
تلاش کے لیئے تینون زبان یعنے عربی فارسی اردو کی دو ایک
نظیر و نیر اختصار کرتا ہون عربی مین آپکے امام شافعی فرماتے
ہین کما فی سلم الادب ۔ الجد یدنی کل امر شاسع ؛ والجد
یفتح کل باب مغلق ؛ واحق خلق اللہ بالھم امرؤ ؛ ذو ہمۃ
یبلی بعیش ضیق ؛ ومن الدلیل علی القضاء وحکمہ ؛ بوس
اللبیب وطیب عیش الاحمق دیکھئے آپکے امام نے مغلق و
احمق اسم تفضیل مفتوح ماقبل حرف الروی کا قافیہ ضیق
بکسر یا ماقبل حرف روی سے کیا ہے اب بقول مخاطب امام
شافعی یا مخاطب سے یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ اسمین قافیہ کا
بھی لحاظ ہے یا انکا قافیہ تنگ ہوگیا احمق و مغلق مفتوح ماقبل
الروی و اسم تفضیل کا ضیق مکسور ماقبل الروی کیونکہ ہم قافیہ
ہوسکتا ہے شاید امام شافعی انی شنتم کے عموم مین آکر واسطے
قافیہ بندی ضیق بکسر یا ماقبل روی کے زیر و زبر احمق مقولہ
اپنے مین تمیز نکر سکا اور یے بصری مین زیر ہے کو اختیار کیا
اگرچہ خلاف قواعد صرفیہ ہوا حتی کہ جائے خندہ ہر ابجد خوان
علوم عربیہ ہوا مگر امام شافعی عامل مثل مشہور ہوا کہ ؛ گندہ ھک
با مشکہ اگرچہ گندہ است ایجاد بندہ است لاحول ولا قوۃ
الا باللہ اسی علم پر حضرت امام بنے تھے اور شوق تصنیف و
تالیف و شعر گوئی بھی ہوا ہے سہ گرہمین مکتب است واین ملا

کار طفلان خراب خواہد شد یہ تو انکی پہلی خطا ہے علم صرف مین
الجواب الجواب اب فرمائیے کسکا قافیہ مضیق ہوا اور کس کا
باب مجادلہ مغلق اور آپ اجہل بنے یا امام شافعیؒ آپ کے
احمق مطلق چوتہے فارسی مین اُستاد مسلم کا شعر آپکے حق مین
ناطق و صادق ہے ؎ آدمی را آدمیت لازم است ٭ عود را گر
بو نباشد ہیزم است ٭ لازم بکسر زاے ماقبل روی ہی اور ہیزم
بفتح زاے ماقبل روی اور ملا جامی فرماتے ہین ؎ نکشد از
سر شر ہیزم ٭ آن ضرر کز حسد کشد مردم ٭ ہیزم بفتح زا ہی
اور مردم بضم دال روی پانچوین اُردو مین مومن دہلوی
کہتے ہین ؎ بیوفا بندۂ خدا گر ہون ٭ لیک تجھسے پہر دن تو
کافر ہون ٭ گر بالفتح کافر بالکسر پس بقول مخاطب ملا جامی
و مومن دہلوی سے یہ دریافت کرنا چاہیئے الخ چھٹے رعایت
فواصل نثر مین بدرجۂ اولے فتح و نصب زیر و زبر ملحوظ
نہین ہے آیات فرقانی و انشق القمر و سحر مستمر و عسر و نذر
سے دریافت کرے ساتوین تتمیہ کتاب مین بہی باوجود
فواصل رعایت زیر و زبر نہین ہوتا جیساکہ درر الکلم عز ا
لحکم وغیرہ سے تشفی خاطر علیل مخاطب ممکن و من لا یقنع
علی الیسیر لا ینتقع بالکثیر فتامل و لا تحتر قولہ دوسری
خطا کہ نحوی ہے اقول اب مخاطب صاحب پورے بزا خفش
اور فرّاکے خر بارکش بنے سابقا کلام مخاطب سے مذکور ہوا
کہ موصوف معرف باللام ہے اور یہ سب اعتراض محض اتہام ہی

اور بالفرض اگر تسلیم لفظ فاروق معرف باللام ہے ہو تو بھی کچھ
مضائقہ نہیں کیونکہ فاروق یہاں علم ہی ہر شخص معین کا اور
علم خود معرفہ ہے محتاج بتعریف جدید نہیں ہے عمر الفاروق
شاید یاد ہو لیس از قسم اضافت توصیفی ہوگا فلا یحتاج اسے
تعریف جدید فتامل الیس منکم رجل رشید قولہ اصلاح خطائے
ثانی کی کرتے گئے اقول اولاً یہاں تک جو کچھ مجادلہ و مکابرہ مخاطب
سے ہوا باصرار و خفت بار ہی برادر موصوف کے بہت اول انکار
کیا آخر میں اس موقع مہلکہ میں گرفتار ہوا اب یہاں سے
مخاطب نے اپنے انکار تعجب کا انتہا شروع کیا اور ... کی
طرف رجوع ہو کیوں نہو سے این کار از تو آید و مردان چنین
کنند ثانیاً اصلاح خطائے ثانی موسس اساس سلطانی کہ بیان
خود مقر نادانی تھے کل الناس افقہ من عمر حتی العجائز کما فی ازالۃ الخفا　ص ۱۵۹ ازالۃ الخفا مقصد دوم
انکا مقولہ لولا علی لہلک عمر انکا قضیہ مقبولہ ہے بہت مشکل
ہے مگر متقرظ علامہ و مولف فقیر نے تاسی اباء طاہرین و اجداد
معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام الی یوم الدین مہما امکن پورے
طور سے اصلاح کیا ہے و کرتے ہیں و کرینگے ثالثاً قولہ کمال
اولے الخ دلیل کمال تعظیم و توقیر خلیفہ پیر ہے ضلع جگت بیت
چوکنا چاہیئے کسی باشد ثانی کے پیچھے علت اولی کا جوڑ خوب
لگا اور سیوطی کا فرمانا کانت بہ علۃ ما کان دواءھا الا
ماء الرجال بہت ٹھیک ہوا رابعاً قولہ الزام اول الخ سچ ہی
آپکے ثانی الزام اول کے زیر بار ہیں وما اصابکم من مصیبۃ

کہا ہما کیا بیت ابد بکمر سے اسیطرف اشعار ہی خود کردہ را
چہ علاج ثانیا قوا خطائے ثالث ثلثہ الخ واقعی خطائے
ثالث ثلثہ ایسے ہی تھی کہ خطائے منکر اور حافظ افعال
عہدہ اول ابتر و دوم بدتر ہے لیکن ثالث نے جو خطائے
ثلثہ میان تحریر کئے اپنے ثلثہ کی تو تعمیر کی اور اپنی حماقت
کی تشہیر کی ع خطائے بزرگان گرفتن خطا است ہے جائے
انصاف ہے کہ خود تو اپنے بیچارہ فاروق کی کیا گت بنائی کہ
کہ کبھی فارق کبھی فاروق کبھی بالفاروق بنایا اور الٹا
الزام و اتہام مولف رسالہ اطہر کیطرف لگایا حالانکہ مولف
نے تو فاروق کو موصوف بلفظ اکبر کیا ہے نہین معلوم ان
دشنام کس لفظ سے سمجھ لیا یحسبون کل صیحۃ علیہم ھم
العدو اس کذب صریح وبہتان فضیح کا کیا جواب ہے اور
ایسی دیوانگی کا کیا علاج ہے خیریت ہوئی کہ مولف رسالہ
اطہر نے اپنے رسالہ کے نام کی حرمت کیا والا جو آپکے دلمین ہی
یعنے حرف اگر آسیکو کہتا تو شاید آپ کچھ نہ بولتے سچ ہی کہ جو
جس لائق ہوتا ہے اسیکو چاہتا ہے سادسا بقول شاعر ؎
ہر دم ازردگی غیر سبب را چہ علاج ہے مخاطب کی ناحق خفگی و غضب
کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی بلکہ یہ عین خوش ہونیکی بات
ہے کہ آپکے فاروق ہملوگ کی استعمال مین آے افسوس ہے
کہ مخاطب لفظ فاروق سے جو لقب ہے یا صفت اس درجہ
ناراض ہوئے کہ مولف پر اعتراض کرنا شروع کیا نہ معلوم

اپنے رشید المتکلمین کو کیا کہینگے کہ انہون نے لفظ عمر سے خار کو
ملحق کیا اور شوکت عمری کتاب کا نام رکھا سابعا قولہ اسلاف

۵ شوکت کے معنے کانٹے ہین ۱۲

الخ بیشک اسلاف طاہرین و آبائے طیبین ہمارے بہ نسبت
مقصودین مخاطب کے لعن وطعن فرماتے تھے بلکہ خالق آن
اسلاف طیبین کا قرآن مبین مین لعنت فرماتا ہی الا لعنۃ اللہ
علی الظالمین لعنۃ اللہ علی الکاذبین موجود ہے اور اسلاف
طیبین سے فرقہ حقہ ناجیہ شیعہ اثنا عشریہ کے اول جناب
افضل المرسلین ہین جو بروز احد فراریون پہ لعنت فرماتے
تھے جیسا کہ سابقا گذرا فتح القدیر سے کہ جناب رسالتمآب نے
فراریونکو دشنام دیا تھا دوسرے اسلاف طیبین شیعونکے
نفس رسول خدا جناب امیر ہین کہ آنحضرت بھی مستحقین لعن پہ
لعن فرماتے جیسا کہ شاہ صاحب تحفہ مین فرماتے ہین دوم
آنکہ جناب مرتضوی وسائر ائمہ اطہار در حق نواصب اشقیا
بملاحظہ شرارت وبدذاتی وخباثت وبدطینتی آنہا ونظر بغلبہ
ظاہری انہا کردہ کلمات لعن آمیز در ضمن اوصاف عامہ
مثل غصب وظلم وبغض اہلبیت وتغیر سنت رسول واحداث
بدعات واختراع احکام مخالفہ شریعت وامثال این صفات
میفرمودند الخ پس جناب امیر وسائر ائمہ اطہار جو ہم لوگ کے
اسلاف سے تھے جو امر فرما گئے اور جنپر لعن کہہ گئے تھا سی اون
حضرات کے ہم لوگ بھی بجالاتے ہین اب اسکے بعد مخاطب کو
اختیار ہی کہ اپنے شعر دشنام بمذہبیکہ طاعت باشد مذہب معلوم

ص ۱۰ تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ دہلی

ہ اہل مذہب معلوم پڑھے یا پڑھے اور کلمات بیہودہ کا اپنی معاذ اللہ
یہان استعمال کرے یا نکرے وما علینا الا البلاغ فتلک سبعۃ
سیارۃ من اول المخاطب الیٰ اخر قولہ فرمایا رسول خدا نے
اقول اولا مخاطب کو تتمیہ رسالۂ اطہر لفاروق اکبر سے سب وشتم
بہ نسبت صحابہ یا ثلثہ کے ثابت کرنا لازم تھا بعد اسکے حدیث کا لانا
والا ہے آب موزہ کشیدن و بے ضرب نالیدن فعل مجانین است ثانیا
روایت بغیر سند ونشان کتاب عموما ومقام استدلال مین روبرو
اپنے خصم کے خصوصاً کب مستند ہے دعوی بے دلیل قبول عقول
نہین ثالثا ثلثہ کا بخصوصہ عموم اصحابی مین داخل ہونا ممنوع
ہی خصوصاً درصورتیکہ بعض اصحاب کا مرتد ہونا بھی حدیث
حوض سے متیقن ہے جیساکہ بتفصیل تمام عنقریب مذکور ہوگا۔
رابعا اس حدیث مقبول مخاطب سے بھی عموما جواز لعن ظاہر
ہی ہرگاہ صحابہ کے سب ولعن پر لعن جائز بلکہ واجب ہوا
لان اصل الامر للوجوب تو موذیان رسول وظالمان وصی
رسول مقبول وغاصبان حقوق جناب سیدہ بتول پر بدرجہ
اولے جائز بلکہ واجب بلکہ فرض حتمی ہوگا بسبب اجتماع عدم
صحابیت وفضل اہلبیت عترت ہونیکے خامسا جائز ہے کہ
مراد حدیث مذکور مین بشرط صحت اہلبیت ہون جیساکہ حدیث
نجوم مین آپکے ملک العلما شہاب الدین دولت آبادی نے
لکھا ہے قرینہ اسپر یہ ہے کہ عہد رسالتماب مین کوئی بطور عادت
کسیکو لعنت نہین کرتا تھا اور بعد آنحضرتؐ کے اول بادی اسکے

معاویہ ہوئے کہ اُسنے جناب امیرؑ و حسنینؑ پہ سر منبر لعنت کرنا
شروع کیا اور باتفاق مورخین بطور تواتر ثابت ہے کہ یہ سنت
سیئہ زمانہ بنی امیہ مین تا عہد عمر بن عبد العزیز جاری رہی
پس مورد العنوا کے آپکے معاویہؓ ہوے بلکہ آنکے ارباب بہی کہ
جنھون نے اپنے کیئے کو منبر چڑہایا اور اسکے اذناب بہی یہان تک
مخاطب والا خطاب بہی تشادسا حضرت عمر نے سعد ایسے صحابی جلیل
القدر کو فرمایا اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا فانہ صاحب فتنۃ
کما فی النہایہ اور بہی اُسی نہایہ مین ہی کہ ام المومنین عایشہ نے
حضرت عثمان کو کہا اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا اور قاموس مین ہے
کہ قتل بمعنی لعن کے ہے و قاتلہم اللہ اے لعنہم اللہ اب فرمائیے
کہ یہ لعنت قائل کیطرف گئی یا مقتول کیطرف یا آپکی طرف اور اگر فرمایئے
کہ یہ لعنت تو پوشیدہ اور در پردہ ہی تو ہم کہینگے کہ گو پردہ صاحب
قاموس نے فاش کر دیا ہے مگر بعد اسکے ہم کُھلی کُھلی لعنت کا بہی
نشان دیتے ہین فانتظرہ سابعاً دشنام و سب و شتم عموماً فرقہ حقہ
کے نزدیک ممنوع ہے حتی کہ بہ نسبت کفار یہود و نصاری ہنود
بہی جائز نہین ہے اسکی نسبت کرنا شیعونکی طرف افترای محض
و اتہام بحت ہے ہان لعن یعنے بد دعاے دوری از رحمت خدا
جو سنت رسول ہی اور آپ بلفظ تبرا بہی اُسکو استعمال کرتے ہین
مطابق حکم خدا کہ یلعنہم اللاعنون ولعنۃ اللہ والملائکہ والناس اجمعین
ولعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ ہے و مطابق طریقہ مرضیہ رسولؐ و ائمہ
اطہار مستحقین پہ کرتے ہین اور غاصبین و ظالمین و کاذبین و

Presented by Ziaraat.Com

منافقین کو بیشک ملعون جانتے ہین اب آپکو اختیار ہے کہ لعنت
کرنیکو سب وشتم کیجیے یا گالی و دشنام مگر دونون مین آسمان و
زمین کا فرق ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۸ اور
جواز اسکا آپ ہی کی حدیث مقبول اور شاہ صاحب کے قول
منقول سے ثابت ہے اور اُن لعنتون کو آپ اگر نہ قبول فرمائین
تو چنین مقتضاے سرکشی و عناد بھی یہی ہے اب مین خاص آپکے
اسلاف اجلاف معدن اختلاف کی لعنت کو آپ کے روبرو
پیش کرتا ہون چاہیے قبول فرمائیے یا قائل کیطرف رد کیجیے
گو سابقاً مقام الصبیان آپکے حمیرا کا آپکے سوتیلی مام حبیبہ پر
لعن کرنا مذکور ہو چکا ہے مگر یہان کی لعنت آپکے لیے حلواے
بے دود ہے اور اُسمین راہ چارہ ہر طرح مسدود شاہ ولی اللہ
پدر مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی ازالۃ الخفا اور رسالہ
انصاف مین فرماتے ہین قال ابن عمرؓ لا تسئل عما لم یکن
فانی سمعت عمر ابن الخطاب یلعن سائل عما لم یکن الخ کہا
ابن عمر نے کہ مت پوچھو اُن چیزون سے جو نہو کیونکہ مینے سنا ہے
عمر بن خطاب کو کہ لعنت کرتے تھے اُس شخص کو جسنے پوچھا
اُس چیز سے کہ جو نہ تھی انتہی سبحان اللہ کیا مذہب تھا حضرت
خلیفہ کا کہ اگر کوئی اُنکے مریدان خاص و معتقدان با اخلاص سے
کوئی مسئلہ غیر واقعہ زمانہ رسول اللہ سے دریافت کرتا تھا تو
جواب مین لعنت عنایت ہوتا تھا کیون حضرت مخاطب یہہ
لعنت انکا مذہب تھا یا خلاف مذہب اُنکے تھا اگر اول تھا تو

شاعر نے شاید انھین کے حق مین کہا ہے سے دشنام بمذہبیکہ طاعت
باشد ہا مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ہا اور اگر خلاف مذہب
آنکے لعنت ہو تو آپ جانیئے اور اگر اسپر بھی آپ مدعی ہون کہ
شیعہ ثلثہ کو دشنام دیتے ہین تو بتقدیر تسلیم فتح القدیر کی
روایت مذکورہ پیش نظر رکھنا چاہیئے قیل انہ علیہ السلام
سب الذین انھزموا یوم احد وفیھم عثمان انتھی یعنی کہا
گیا ہے کہ رسول خدا نے دشنام دیا تھا اُن نامردونکو جو روز
احد بھاگے تھے جسمین عثمان رض بھی تھے بلکہ اُن بھاگنے والون مین
آپکے ثلثہ شریک تھے کما مر پس اگر شیعہ بمتابعت رسول اون
لوگونکو جنکا شیوہ گالی سننا ہے دشنام دیتے ہین تو درحقیقت
امتثال ولکم فی رسول حسنۃ کا انصرام کرتے ہین اور وہ
لوگ مصداق شعر مذکور کسیطور سے نہین ہو سکتے والا کفر
آپکا اور شاعر کا لازم آتا ہے والعاقل یکفیہ الاشارۃ قولہ
جن لوگونکے زور تلوار الخ اقول لاریب کہ بعض اصحاب متصف
بصفات مذکورہ تھے جنکے سردار کرار غیر فرار تھے مگر آپکے ثلثہ
تو ہرگز اسمین شامل نہین ہو سکتے خود رسول مختار جنکو فرار
کہین انکے زور تلوار سے کیا شدنی ہے چہ خفتہ چہ بیدار روز
احد و خیبر و حنین کا حال سابقا مذکور ہوا کہ خلیفہ دوم کہتے تھے
کہ ہم پہاڑ پہ پہاڑی بکری کیطرح اُچھلتے تھے ولا نطیل الکلام
باعادتہ فی ھذا المقام کیون مخاطب صاحب کیا ایسے
بکریون سے اور انہین بھگوڑون کی روز تلوار سے اسلام کا نام

بلند ہوا اور کیا انہین ہیرون نے ارکان دین کو ارجمند کیا
اور ایسے ہی نامردونسے چار دیواری ایمان کی قائم ہوئی ہرگز
کیا ایسے ہی منافقین کی ذات سے بناے کلمہ طیبہ کی دائم ہوئی
حاشا وکلا ہرگز نہین بلکہ انہون نے اسلام کو بدنام کیا اور
ایمان کی چار دیواری کا انہدام کر دیا چنانچہ آپکے امام
فخرالدین رازی نے بہی اسکی تصریح کی ہے واعلم ان ھذا
الذنب لاشك انه کبیرة لانهم خالفوا صریح نص
الرسول الخ یعنے یہ گناہ انکا گناہ کبیر تہا اسلیئے کہ بیشک انہون نے
مخالفت صریح نص رسول کی کی اور یہ باعث انہزام لشکر
اسلام ہوا اور قتل اکابر صحابہ کے جمع عظیم کا باعث ہوا اور
معلوم ہے کہ یہ کل امر باب کبائر مین داخل ہے اور ظاہر
قول تعالے ومن یولہم یومئذ دبرہ الآیہ بہی دلالت کرتا ہے
اسکے گناہ کبیرہ ہونے پر اور مشکوۃ مین علامات نفاق سے
لکہا ہے والتولی یوم الزحف یعنے بہاگنا روز زحف کا علامات
نفاق سے ہے پس اب التماس ہی کہ بعد ملاحظہ ان آیات اور
روایات سابقہ ولاحقہ کے مخاطب بلکہ ہر سنی درباب خلفاے
ثلثہ غور و فکر کرے کہ یہ اصحاب مخصوصین کس القاب کے
مستحق ہین ناحق ان صفات کو بہی شل خلافت کیون حیدر
کرار غیر فرار من یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ سے
غصب کرتے ہین اصل قائم کرنے والے دین کے اور مروج
شرع متین کے جناب مرتضوی نفس جناب مصطفوی ہین

نہ یہ جو ہر معرکہ سے دم دبا کر بھاگتے تھے قولہ چنانچہ فرمایا رسول
خدا نے اقول اولا بغیر ذکر سند کب مستند ہے ثانیا یہ حدیث
اہلسنت کی ہی اور حضرت مخاطب کے والد ماجد کا تحفہ مسروقہ
مین اور اُنکے جدامجد کا ازالۃ الخفا مین بہی دستور ہی کہ اپنے
احادیث سے بمقابل شیعہ استدلال کرتے ہین اور یہ نہین سمجھتے
کہ اُنکا خصم اُنکی رواۃ کے قول اور بول کو ھا حدجانتا ہے ثالثا
اگرچہ یہ عام طریقہ اہلسنت ہی خلفا عن سلف کہ اپنی روایات
موضوعہ سے بمقابلہ اہلحق استدلال کرتے ہین مگر یہ دونو باپ
بیٹے یعنے شاہ عبدالعزیز و شاہ ولی اللہ کچھ سب سے زیادہ چالاک
ہین چنانچہ یہی حدیث با وصفیکہ بتصریح امام ترمذی غریب ہی
جیسا کہ براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ مین ہی و در حدیث کہ
رجال او ثقات اند اگرچہ ترمذی گفتہ کہ غریب است اللہ اللہ
فی اصحابی الخ اسپر بہی شاہ صاحب اس حدیث ضعیف سے
روبروے اہلحق استدلال کرتے ہین ماجراے عجیب و واقعہ غریب
ہے کہ نہ اہلحق کے یہان کی حدیث ہے نہ خود اہلسنت کے یہان
علل ضعف و غرابت وغیرہ سے بری ہی فتامل رابعا بالفرض صحت
اصحاب سے مراد اصحاب اخیار ہین مثل سلمان و ابوذر و عمار
جنکو ثلثہ نے و بالخصوص ثالثہم نے ذلیل و خوار کیا نہ اصحاب
اشرار فساق و فجار و مرتدین و کفار کیونکہ ببدیہۃ عقل و نقل
مرتدین و منافقین صحابہ اس حکم سے خارج ہین پس اپنی ثلثہ
اور اُنکے احزاب کو زمرہ منافقین و مرتدین سے پہلے خارج

ص ۵۲ ورق ترجمہ صواعق محرقہ

کر لیجئے تب ہوس استدلال باین حدیث کیجئے ورنہ خرط القتاد خار مسا جائز ہے کہ حال اس حدیث کا بھی مثل حدیث سابق کے ہو کہ مراد اصحاب سے اصحاب العصمت ہون یعنے اہلبیت بقرینہ من بعدی اسلئے کہ بعد آنحضرت کے انھین سے لوگون نے بغض وعداوت کا منہ اور رضعاین بدریہ وحنینیہ ظاہر کیئے یہان تک کہ اُنکے گھر جلانے کے لیئے آگ اور لکڑیان جمع کین اور سالہا سال اُنکو بر سر منابر برا کہا اور قرینہ دیگر اسپر یہ ہے کہ احادیث دیگر مین تصریح باہلبیت وارد ہوئی ہے والاحادیث تفسیر بعضہا بعضاً جیسا کہ مودۃ القربی مین سید علی ہمدانی کے ہے قال رسول اللہ احبوا اللہ لما ارفدکم من نعمہ واحبونی لحب اللہ واحبوا اہلبیتی لحبی یعنے فرمایا رسول خدا نے دوست رکھو خدا کو بسبب اُسکی نعمتونکے اور مجھکو دوست رکھو بوجہ محبت خدا کے اور میرے اہلبیت کو دوست رکھو بسبب میری محبت کے اور یہ حدیث تو خود مشہور اور متواتر بین الفریقین ہی کہ لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق وعن الجابر کنا نعرف المنافقین ببغض علی ابن ابیطالب ومن احبک فقد احبنی ومن ابغضک فقد ابغضنی کما ہو المشہور بالجملہ جب اصحاب سے اصحاب عصمت وطہارت مراد لیئے جائیں کما حققہ المحقق المدقق فی رمی الجمرات بالادلہ العقلیہ والنقلیہ والاحادیث والایات فتلک لاحادیث لنا لا علینا سادساً اس حدیث کو بعد تسلیم اگر بنظر غور ملاحظہ

کیجیے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اس حدیث مین محبت
اور عداوت صحابہ دونونکا حکم دیا ہی کہ فرمایا من احبھم فبحبی
احبھم یعنے جو انکو دوست رکھے بسبب میری محبت کرنے کے
اور دوست رکھینگے انکو دوست رکھے ومن ابغضھم فببغضی
ابغضھم یعنے اور جو انسے بغض رکھے پس بسبب میرے بغض رکھنے
کے اور دشمن جانینگے اون لوگونکو دشمن جانتے پس معلوم ہوا
کہ محبت رکھنا چاہیئے محبوب رسول کے ساتھ اور بغض رکھنا
چاہیئے مبغوض رسول کے ساتھ یعنے جیسا بعض اصحاب کے ساتھ
بسبب محبت رسول خدا کے محبت رکھنا چاہیئے ویسا ہی بعض کے
ساتھ بوجہ اسکے کہ وہ دشمن رسول ہین بغض رکھنا ضروری ہی
اسیلئے حضرت نے اسباب محبت وعداوت با اصحاب دونونکو بتایا
تا امت ہر امر مین ماجور ومثاب ہو از نیجا است کہ چونکہ مودۃ
ومحبت عترت بہر طور واجب وفرض ہی مثل صلوۃ وصوم کے
بلکہ زیادہ ازان آپکے سبب کو بھی ظاہر فرمایا کہ بسبب میری محبت
کے محبت کرو اور بغض وعداوت اہلبیت کیسطور سے جائز نہین
ہو لہذا اسکو بیان بالکل متروک فرمایا اور دوسری احادیث
مین اسکو کفر وعلامات نفاق ونشانیہاے حرامزادگی سے قرار
دیا ہی پس اس حدیث کا یہان نقل کرنا خود آپ اپنے خلاف کی
مدد کرنا ہی تتذکرہ سابعا مخاطب کی تحریف کی اس ترجمہ مین داد
دینا چاہیئے اور انعام مین اس جعل سازی کے ویحرفون الکلم
عن مواضعہ کا خلعت دینا چاہیئے تا منا بعد اللتی واللتیا

کل احادیث منقولہ دربارۂ فضائل صحابہ خلیفہ ثانی و خلیفہ ثالث کی
روبرو و پیش کرنا چاہیئے کیونکہ شاید انکو ان احادیث کی خبر نہ
تھی جو بیچارہ سعد اسعد ناصر رسول امجد پر حکم اقتلوا سعدا
قتلہ اللہ صادر فرمایا اور بہ نسبت ابوذر غفاری و عمار یاسر و
ابن مسعود و ابی بن کعب و عبداللہ بن صامت و ابوہریرہ و
ابن عوف وغیرہ کے لا تتخذوهم غرضا کا لحاظ نہ کیا کسیکو کوڑے
مارے کسیکی پسلیاں توڑیں کسیکو ایسا لکد کوب کیا کہ مرض فتق ہوا کسیکو
سب و شتم و دشنام دیا کسیکو شہر بدر کیا کسیکا قرآن جلایا کسیکو
منافق کہا کما مر و سیجی فیما بعد پس اگر ہم لوگ بھی بتاسی خلیفہ دوم
و سوم کے بعض اصحاب کے ماریٹ و جلا وطن کرانیکے بدلے مین
بعض اصحاب اہلسنت کو بغض خدا و رسول کچھ برا بھلا کہین تو کیا
سنت شیخین کی ادا نہو گی نہین نہین ضرور ضرور ہو گی گو تعین
شخصی مین فرق ہو مگر سنت سنیہ وہی ہی کما لا یخفی علی اولی النہی
تا سمابقیہ تحریر کا جواب بھی اسی تقریر سے اولی الالباب پر واضح ہی
قولہ پر لکھتے ہین اقول خدا و رسول نے جنپر لعنت کی اور دشنام دیا
ہم لوگ بھی بخدا انکے سوا کسی دوسرے کو نہ لعنت کرتے ہین نہ دشنام
دیتے ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نھاکم عنہ فانتھوا و
لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لیکن شیعونکا مقلد عبداللہ
ابن سبا ہونا جیسا کہ مخاطب نے دعوی کیا ہے عنقریب بطلان
اسکا اور سنیونکا مقلد ابن سبا ہونا بتفصیل تمام ما بعد اسکے
مذکور ہو گا فانتظر انک من المنتظرین حتی یاتیک الیقین

Presented by Ziaraat.Com

قولہ افترا پردازی اقول پہلا راگ ختم ہوا اب بہاگ شروع ہی
کہان سے کہان خیال پٹے مارتا ہے ابہی تو ہائے ہائے لعن وطعن
پر تہی اب استغاثہ وفریاد افترا پردازی پر آئے اپنی مفتری ہونگے جنکے اُستاد
شاہ جی اور اُنکے ہمزاد شاگرد رشید اور خیمہ دوز پلید ہین کس مجلس مین
بند کیا ہی جو بنا بر المرء یقیس علی نفسہ دوسرے کو بہی مفتری کہتے ہین
ذرا برائے خدا اُس افترا کو بیان فرمایئے کہ کیا ہی بفرض تسلیم کیا ایک
مسئلہ کا جواب لکہا اور دوسرے کا جواب نہ لکہنا افترا ہی کس احمق
نے اسکو افترا کہا ہے قولہ دو اعتراض مخدوش اقول یہ قول کئی
وجہون سے مثل اُسکے قایل کے مردود اور قایل کی افترا پردازی
کی سند موجود ہی اولاً یہ کہ یہ قول بالکلیہ غلط وکذب بحت ہی اسلئے
کہ کوئی اعتراض وارد ہی نہین کیا گیا دو سوال البتہ تہی ایک
دربارہ امام زمان دوسرا حسب تحریر بے نظیر مخاطب محض ذکر
حدیث اصحابی کما سیجی مفصلاً اور سوال کو اعتراض کہنا دلیل حماقت
ہی ثانیاً مخدوش کہنا مخدوش ہی جیسا کہ مخاطب کے دل پر منقوش ہے
ثالثاً اگر نسبت ایراد عموم فرقہ حقہ کیطرف کیجائے تو افترا ہی اور
اگر خصوص مؤلف رسالہ اطہر کیطرف ہو تو کذب بحت ہی جیسا کہ خود
منکر نے اسی رسالہ منکر مین بیان کیا ہی (اسواسطے کہ سائل جیسا ہی
معلوم ہوا یہ بزرگوار انکے تہے الخ) ہر چند یہ نسبت بہی دروغ محض ہے
بقول محقق دروغ گو را حافظہ نباشد بہر کیف وار دکنندہ اسکو مطلقاً
بیان نہ کیا کہ کون تہا فعل ومفعول موجود فاعل غائب اگر مضمر ہے
تو اضمار قبل الذکر کی علت غائب کے لیئے مثل سرسام وبرسام

Presented by Ziaraat.Com

در سرو دربرہی لیکن گاہ نسبت وارد کرنے والے کی مثل والد مخاطب
یا فاعل والد خطاب کے مجہول رہی تو بقول مخاطب خود خطائے ثالث ثلثہ
مین گرفتار ہوا اور الزام اول وخطای ثانی کا زیربار ہوا قولہ
جواب اعتراض دوم کے بارے اقول الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اولاً یہ دروغ اسوجہ سے قابل اعتبار نہین ہی کہ جسطرح جواب
سوال اول کا رد کیا گیا اگر سوال ثانی کے جواب کا وجود ہوتا تو
اسکے ابطال وتردید مین بہی کد کی جاتی ثانیاً جواب وسوال دستخطی
مجیب مریب راقم الحروف کے پاس موجود ہے جو چاہے آکر دیکھ
لے کہ تسکین خاطر ہوجائے ثالثاً خود مخاطب کی تقریر پر تزویر
سے تکذیب اسکی ظاہر ہے کہ جب بقول مخاطب درجواب اعتراض
اول کے ابطال مین عادت جبلی وشرارت ذاتی کو اپنے دخل دیا ام
تودوم کے ساتھ شرارت بغرض اطفاے حرارت حطفہ شیطانی
کرنیکو بقول مخاطب کون مانع تہا کہ اسکو بہی شرارہ جہنم دکھاتا و
نرسل علیہم شواظ من نار کا مزہ چکھاتا رابعاً بغرض تسلیم بقول
مخاطب جب جواب باصواب پاگیا جواب اعتراض دوم کے بارے
مین اٹھا سکا الخ تو اسمین افترا پردازی کیا ہی یہ تو عین طریق
صواب ہے کہ جواب صحیح کو تسلیم کرے پس اگر بزعم فاسد آپکے وہ جواب
باصواب تہا تو سکوت اسپر عین طریق صواب تہا نہ افترا پردازی
جیسا کہ آپنے کہا اور حقیقت بے حقیقتی اور ناصوابی اس جواب
ناصواب کی باللہ اسکے بخوبی واضح ولائح ہوگی فانتظروا حتی حین
انی معکم من المنتظرین الی یوم الوقت المعلوم قولہ جواب اعتراض اول

الخ اقول بیشک احقاق الحق والطال الباطل شیعیان حیدر کرار غیر فرار موالیان علی مع الحق حیثما دار کی عادت جبلی و سیرت اصلی ہے جیسا کہ آپنے اقرار کیا اور برعکس اسکے خباثت نفسانی و طبیعت شیطانی موالیان ثانی لاثانی متابعان تیمی وعدوی اموی و مروانی مولیان ادبار پیروان منافقان و کفار کی ہے جیسا کہ آپنے اظہار کیا لہذا بمتابعت حکم محکم حدیث رسول مکرم صلعم اذا ظہر البدعۃ فلیظہر العالم علمہ علمائے اہل الحق مہما امکن حمایت دین و حفاظت شرع مبین و نصرت مومنین و مسلمین و سیاست فاسقین و منافقین بازالہ بدعات مخالفین و زلالات معاندین جو بقیۃ السیف قاسطین و مارقین و ناکثین ہین کرتے ہین اور جب کوئی اہل باطل سے کسی سیرت سفیانی یا طریقہ مروانی یا بدعت اول و ثانی یا خرافت عثمانی کو قائم کرنا چاہتا ہی تو اہل الحق بایات قرآنی و احادیث رسول یزدانی و حجج بالغہ ربانی و دلایل برہانی بہ سیرت وصی عمرانی ذوالفقار صاعقہ کردار کی شرر افشانی دکھلاتے ہین اور اہل بدعت و ضلالت کو ملوما مدحورا اور انکے اباطیل و اکاذیب کو کرماد اشتدت بہ الریح فجعلہ ہباءً منثورا کر دیتے ہین ازینجا است کہ جب جواب اعتراض اول سراسر ناحق و باطل و مجیب سراپا ناحق و جاہل نظر آیا ابطال اُسکا بدلائل و براہین کتب معتمدہ مخالفین سے باحسن وجوہ کیا گیا اور جواب اعتراض دوم بقولہ جوابکار افکار سے مجیب کے تھا اور اب پس از دوازدہ سالگی بذریعہ ملازادہ مخاطب سادہ اُسکا جلوہ نظر نظارگیان پاک بازمین بصد ناز و انداز دکھائی دیا اور مثل متبرجات علی الجمال والبغال کے مواقع نزال مین آیا انشاء اللہ انظار فحول سے

پردہ دری اسکی بجملہ ہائے کاری بر روئے کار آویگی بار اول چونکہ یہ معشوقہ
ممشوقہ پردہ خفا مین تھی دست برد شیران وغا سے محفوظ رہی
اب کہ بذریعہ عنایات مخاطب معاتب کہ بوجہ احتوای جوابین موصوف
بصفت جمع بین الاختین ہین بکمال زیب زین ہم تک اسکی رسائی
ہوئی بعد از تمتع کامل بمصداق عطائے تو بلقائے تو یہ باکرہ ثیبہ
ہوکر خدمت مخاطب مین آتی ہی اور رسالہ منکرہ بھی چونکہ حقوق تربیت
مخاطب کا حامل اور بوجہ اکراہ اکرہ علے البغا کا مصداق کامل ہے
اور حقیقت مین معین الباطل و قرین الجاہل ہی مثل شیطان کہ بئیس
القرین ہی ایک ہی لاحول مین مدفوع و مردود ہوگا وھل ھذا الا
تائید من اللہ الودود فالحمد للہ المعبود والصلوۃ علے
النبی المحمود المسعود وآلہ الذین ہم شفعاء یوم الورود
قولہ تقلید ابن سبا اقول جواب ان ہفوات کا بتفصیل مخاطب کے
تفصیل پر تضلیل کے ساتھ مذکور ہوگا فانتظرہ قولہ جب مولف متعسف
تسمیہ رسالہ ابتر الخ اقول یہ تسمیہ آپکے واسطے سم افعی ہوگیا کہ رہ رہکر
لہر دیتا ہی اور مخاطب مثل مار پیچان کے بل کھاتا ہی اور مثل مرغ مذبوح
کی پھڑکتا ہی اور ٹھہر ٹھہر کر تڑپتا ہی اور سنگ و دیوار پر مثل دیوانہ مجنون
کے سر ٹپکتا ہی اب معلوم ہوا کہ حضرت کو اس بات کا غصہ ہے کہ فاروق
کیون نام ہوا برائے خدا غور فرمائیے کیا بے ادبی ہوئی کیا تقصیر کیا خطا
کسنے نیش لگایا کسنے ڈنک مارا لفظ فاروق سے تو آپ اسقدر ناراض ہوے
اگر حضرت فاروق سابق یا حال کو دیکھتے تو آپکا کیا حال ہوتا خیریت
ہوئی کہ آپنے دیکھا نہین خیر ہوش مین آئیے فصد کھلوائیے لوگونکو کچھ

اور شبہ ہوتا ہی قولہ شیطان الطاق الخ اقول ہرگاہ شیطان علے
الاطلاق مشہور فے الافاق نے جو اپنی شیطنت مین طاق اور شیطان
اُسکی شیطنت کا مشتاق تھا اور سامنے اُسکے آنا اُسکو از حد شاق تھا
کہ الشیطان یفر من ظل عمرؓ اُسکا مبین ہی جب اُسنے اس لقب کو اپنے لیے
بلا استحقاق بغصب یا باستراق بغایت اشتیاق کسب کیا تو کون ایسا
متنفس ہوگا جسنے اسے نہ سنا ہوگا اور کسکے خیال و وہم مین نہ آیا ہوگا
کہ وہ تو یوسوس فی صدور الجنۃ والناس کا پورا مصداق تھا والتفصیل
لہ فیما بعد باقی والی ربک یومئذ المساق قولہ الضرب
المنکر علے فرق الاظہر اقول بسم اللہ و باللہ و علی ملۃ رسول اللہ
و منہاج علی ولی اللہ فزت برب الکعبۃ کلام مجید مین بھی
آیا ہی ان انکر الاصوات لصوت الحمیر اگر الضرب المنکر کی جگہ
الصوت المنکر کہتا تو صنعت اقتباس بھی ہوجاتی بنوع من التجنیس
ورنہ یہ تسمیہ کا تسمیہ کئی وجہون سے مردود و اسم با مسمّٰی منکر و غیر محمود
ہی اولاً باقتضاے مقابلہ مخاطب اپنی رسالہ منکر کا نام الضرب المنکر علے فرق
الفاروق الاکبر قرار دینا لازم تھا ہرچند اب بھی مآل وہی ہی کہ یہ ضرب
اُسی پر ہی و الکنایۃ ابلغ من التصریح ثانیاً الضرب بمعنی زدن
متعدی بنفسہ ہی نہ بلفظ علی کما فی القاموس ثالثاً جب ضرب موصوف
بکلمہ منکر بفتح کاف ہو تو اُسکے صادر کنندہ پر بیشک اطلاق منکر بکسر
کاف لازم ہوگا وہو المقصود اور اسیوجہ سے مخاطب اب مخاطب بلفظ
منکر ہونگے اور اب جہان منکر کا اطلاق ہوگا وہان یہی حضرت
مقصود ہونگے رابعاً قولہ راس الاظہر کلمہ اظہر نہین ہی کیونکہ نام صاحب

رسالہ اظہر کا علی ہے نہ اظہر جو مضاف الیہ راس کا ہوسکے پس مقصود
مخاطب حاصل نہوا اور وار خالی گیا اور بشرط تسلیم وقوع ہمکو بسبب
مشارکت اسمی تاسی ہوگی بوصی نبی امی الذی قال فیہ الرسول
لحمک لحمی ودمک دمی کی اور آپکو تاسی واقتدا ساتھ آپکے امام
مجتہد مسلم الاجتہاد ابن ملجم مرادی نامراد کے جسکو آپکے امام ہمام ابن
حزم محلے مین یون یاد فرماتے ہین اور اُسکے اجتہاد کو یون بلا خلاف
امت ثابت کرتے ہین وھذہ عبارتہ فی المحلی ولاخلاف
بین احد من الامتہ فی ان عبدالرحمٰن بن ملجم لم یقتل
علیا رضی اللہ عنہ الامتاولا مجتہدا مقدرا علی انہ
صواب وفی ھذا یقول عمران بن حطان شاعر الصفریۃ
ہ یا ضربۃ من تقی ما اراد بہا الا لیبلغ من ذی العرش
رضوانا ۃ انی لاذکرہ حینا فاحسبہ ؛ اوفی البریۃ عند
اللہ میزانا الی اخرہا ھفا ہ دفی السعیر القاہ علے
قفاہ یعنے کہا ابن حزم نے کہ درمیان امت کے اس امر مین مطلقاً
اختلاف نہین ہے کہ ابن ملجم نے جو جناب امیر کو قتل کیا تو وہ مجتہد تھا
اس مادہ مین اور متاول تھا اور وہ بقوۃ اجتہادیہ اپنی بر سر صواب
ہونیکو جانتا تھا اسی مادہ مین ہے شعر عمران بن حطان کا کہ کہا اُسنے
کیا ضربت تھی اُس تقی برگزیدہ و نیکوکار کی کہ جسنے ارادہ کیا
کہ اس ضربت سے رحمت ورضوان حاصل کرے جب ہم اُسکو یاد
کرتے ہین تو گمان ہوتا ہے کہ تمام خلائق کی نیکی وخوبیان اُسنے اپنی
میزان عمل مین بھر لیا انتہی خدا لعنت کرے اس قابل ومستند لیے

پس مخاطب کو اقتدا اوناسی ہوگی ایسی امام مجتہد سنی [illegible] مجتہدین الامۃ
تقی و نیکوکار کی جسنے بقول عمران تمامی اعمال حسنہ کو جمع کیا اور ہمکو
اسی مظلوم امام شہید جد اعلی اپنے جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام کے ساتھ
اقتدا ہوگی اور بجائے عمران برادر بجان برابر منکر مرادف عبدالرحمن
انکے ثناخوان ہونگے وسیعلم الذین ظلموا اے منقلب ینقلبون اور
واضح رہے کہ یہ ابن حزم مذہب سنی کا بڑا عالم کامل و فاضل جلیل القدر
ہی چنانچہ لسان المیزان ابن حجر عسقلانی اور سیر النبلاء علامہ ذہبی
امام المحدثین بقول شاہ صاحب سے ظاہر ہی اور ابن تیمیہ اکثر اسکے
اقوال سے بمقابلہ اہلحق استدلال کرتا ہے اور یہہ عمران بن حطان
مداح ابن ملجم وہ شخص ہی کہ جس سے صحیح بخاری و سنن ابوداؤد و صحیح
نسائی مین اُس سے روایت نقل کیا ہی چنانچہ شاہ عبدالحق دہلوی
اسماء الرجال مشکوۃ مین لکھتے ہین عمران بن حطان قال العجلی تابعی
بصری ثقۃ قال ابوداؤد لیس فی اہل الاہواء اصح حدیثا من الخوارج
وکان خارجیا مدح ابن ملجم یروی عن عمر و ابی موسی و ابی ذر و
جمع وعنہ قتادہ و محارب بن دثار وغیرہ و یروی لہ البخاری و ابو
داؤد و النسائی انتہی یعنی عمران بن حطان ثقہ تھا کہا ابوداؤد نے
کہ بدعت والو نمین خارجیون سے زیادہ کوئی سچا نہین ہی اور اس
عمران نے مدح مین ابن ملجم کے اشعار کہے ہین اور روایت کیا اس سے
بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے قاتل خامسا بنا بر اسکے کہ عربی
مین اکثر مصدر مضاف مستعمل ہوتا ہی طرف فاعل یا مفعول کے تو
الضرب کے الف لام کو بھی غلط کہنا چاہیئے سادسا جب ضرب متعدی

بعلے ہو جیسے ضرب علی یدیہ تو معنی امسک کا فائدہ دیتا ہی اور یہ مقصود
منکر کے بالکلیہ خلاف ہی سابعا ضرب سادات آپکے مذہب مین بھی
موجب غضب خدا و سرور کائنات ہی بلکہ اہانت و بغض سادات سے
باوصف ظہور بدعت کے بھی جائز نہین ہی جیساکہ جواہر العقدین مین
ہی واحذر ان تمنی النفس فی بغضھم بما یری من بعضھم
من الابتداع ومجانبۃ الاتباع فھذا لا یخرجھم من دایرۃ
الذریہ ولا النسبۃ النبویۃ وقل کل یعمل علی شاکلتہ انتہی یعنی
بچا اپنے نفس کو بغض سادات رفیع الدرجات سے اگرچہ انمین بدعت
بھی پائی جائے کہ بوجہ بدعت کے وہ ذریہ نبوی و نسبت مصطفوی
سے خارج نہین ہوتا ہر شخص اپنی نیت کے مطابق پہ عمل کرتا ہی
اور سابقا قول فاضل رشید دربارہ جناب سلطان العلما طاب
ثراہ منقول ہوا کہ باوصفیکہ علامہ موصوف شیعہ اثنا عشریہ سے
تھے اور نزدیک سنیونکے مبتدعہ وضالہ مین داخل تھے فاضل رشید نے
کیا کہا اول آنکہ جناب رسالہ درسلک سلالہ سادات منتظم و مراعات
احترام شان برکافہ اہل اسلام مہتم الخ پس منکر بسبب ترک مراعات
امر متحتم برکافہ مسلم دایرہ اسلام سے خارج ہو کر اپنے اسلاف سابقین
قاتلین ذریات خیر المرسلین کیطرح زمرہ فوج یزیدی مین محسوب
ومحشور ہوگا اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون اور
مولف انشاء اللہ اپنی سادات رفیع الدرجات مین ملحق ہوگا وحسن
اولئک رفیقا آئندہ ماہر گاہ معنی منکر بالفتح قبیح و زشت ہی کما فی
القاموس وغیرہ فالقبیح نفسہ قبیح اور قبیح مردود و مطرود ہی جیسے

Presented by Ziaraat.Com

پروردگار عالم منع فرماتا ہی ینہا کم عن الفحشاء والمنکر پس جب منکر نے اپنی ضرب کو خود ہی مردود کیا تو اہلحق کو بخشم مونث رد سے بچالیا اور کوئی اہلحق اگر امادہ تردید ہوا تو اُسنے تعرض نکیا تا شعا منکر نے خود اپنی ضرب کو سیئہ قرار دیا ہی وبنا ء سیئہ مثلہا اور مولف کیطرف یہ اعتراض نہین رجوع کر سکتا اسلئے کہ وہ اسکو سیئہ نہین قرار دیتا بلکہ ہدایت اہل غوایت کو حسنہ جانتا ہے ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا عانترا قول شیخ سعدی وغیرہ جو نقل کیا ہی وہ کل متاع بد بریش خاوندش ہم اُسیکی طرف پھرتے ہین فھذہ عشرۃ میسرۃ لمولف الرسالۃ المنکرۃ قولہ اگرچہ متکلم اقول ۱۱ تا ء بنز شیخ بما فیہ غیر مہذب ہونا منکر کا باقرار اُسکے ثابت ہوا اور بقیاس صحیح الولد سر لابیہ یہ عجیب فصیح دور تک امراض ساریہ کیطرح سرایت کرتا ہی جیساکہ شیخ سعدی نے کہا سہ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ہ گرچہ با آدمی بزرگ شود ہ قولہ طریقہ حق کو الخ قولہ الحمدللہ کہ ہم لوگ اہلحق متمسک بالثقلین بدلیل الحق مع علی وعلی مع الحق بر سر حق ہین فالحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ قولہ اور ایذادہی اقول اگر آپکے اسلاف معدن اختلاف باوجود حدیث متواتر متفق علیہ فاطمہ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد کفر کو خیال کرکے ایذا دہی سے اُس مظلومہ معصومہ کے باز آئے ہوتے تو ہملوگ کاہیکو اُسکی یاد دہی کرتے اور موذی کافر کو لعنت کرتے قولہ مومنین

Presented by Ziaraat.Com

صالحین اقول اولا ایمان بغیر تمسک بہ ثقلین غیر مسلم وثانیا
بتحقیق صاحب منتہی الکلام اطلاق مومن و ایمان اہلسنت پر
جائز ہی نہیں ہے جیسا کہ منتہی الکلام میں ہے کہ ہر گاہ حق تعالیٰ
از اطلاق لفظ مومن نہی فرماید غیر از حضرات شیعین حاشا کہ خانہ خراب
کیست کہ او باین لقب ملقب تواند شد انتہی ملخصا پس منکر
شیعہ تو ہی نہیں اب ضرور ہیں کہ اطلاق مومن کے لیے اپنے
کو حایک لا استی میں داخل کرکے مومن یعنے جولاہہ بنے مالشادعا
صلاح باین کردار ناہنجار ہرگز قابل باور نہیں ہے ع مر مرا
باور نیاید این زروئے اعتقاد حق زہرا خوردن و دین ہمیں
داشتن ہ پس کافر و فاسق پر اطلاق کفر و فسق بے تامل جائز
تا وقتیکہ ایمان لائے اور توبہ کرے ربنا اغفر للذین تابوا
واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم واھدنا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین واجعل
المنحرفین عن اھلبیت رسولک المتوجھین
الی غیرھم مغلوبین مقھورین مقتولین ملعونین
فی الدنیا والاخرۃ وحقق رجائنا وتقبل دعائنا
بمحمد وعترتہ الطاھرین واجعل سعینا فی احقاق
الحق وابطال الباطل سعیا مشکورا وصیر جوابنا
ھذا للمخالفین کما لقب بذی الفقار شاھرا
مشھورا انہ لقول فصل وما ھو بالھزل انھم

صفحہ ۱۶ منتہی الکلام

یکیدون کیدا و اکید کیدا فمهل الکافرین و امهلهم روید و الحمد لک و الصلوة علی نبیک و اهلبیت رسولک قریبا و بعیدا

تمت

الحصة الاولی من سیف اللہ الاکبر و ستیلوها
الحصة الثانیة فیما یتعلق بحدیث اصحابی
ولقد اتی فیها المصنف العلام دام
ظله الی یوم القیام بشئ
عجاب یتحیر فیه اولو الالباب
فالحمد للہ
۵

بتاریخ سلخ ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۱ ہجری

بمطابق ۲۶ جون [illegible]

اشتہار

جلد ثانی ذوالفقار حیدر ۸ / جلد ثالث ذوالفقار حیدر جس کا حجم ۳۰ جز ہے عہ / جلد رابع ذوالفقار حیدر جو خاص خلفای ثلاثہ کی شان میں ہے۔ کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم عہ مطبع اثنا عشریہ لکھنؤ سے اور اس حقیر سے وقت طلب مل سکتی ہے شائقین جلد طلب کریں ورنہ مثل ذوالفقار حیدر جلد اول دوبارہ طبع کا انتظار کرنا پڑیگا بہت کم نسخے رہ گئے ہیں تاجروں کو بذریعہ خط و کتابت کفایت کی جا سکتی ہے۔

مشتہر

سید محمد عسکری بازار بندی ضلع سارن

اعلان حق تصنیف و تالیف اس کتاب کا بحق مطبع ہذا محفوظ ہے

Presented by Ziaraat.Com